لعنت والے گناہ

اور

ناجائز معاملات

حضرت مولانا محمد عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

www.sukkurvi.com

مکتبۃ الاسلام کراچی

لعنت والے گناہ
اور
ناجائز معاملات

www.sukkurvi.com

لعنت والے گناہ
اور
ناجائز معاملات

اس میں ایسے چالیس گناہ لکھے گئے ہیں، جن پر قرآن وحدیث میں لعنت آئی ہے۔ اور ناجائز معاملات کی فہرست دی گئی ہے، تاکہ ان سے بچنا آسان ہو۔

www.sukkur.com

تالیف
حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم
اُستاذ الحدیث ومفتی جامعہ دارالعُلوم کراچی

جمع وترتیب
مولانا محمد حذیفہ
رفیق دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

حقوقِ طبع محفوظ

باہتمام : شاہد محمود
ناشر : مکتبۃ الاسلام کراچی
کورنگی، انڈسٹریل ایریا کراچی
موبائل : 0300-8245793
ای میل : maktabatulislam@gmail.com
ویب سائٹ : www.maktabatulislam.com

www.sukkurvi.com

ملنے کا پتہ

ادارۃ المعارف کراچی
احاطہ جامعہ دار العلوم کراچی
موبائل : 0300-2831960
فون : 021-35123161 ، 021-35032020
ای میل : ilmaarif@live.com

فہرستِ عنوانات

عنوان	صفحہ نمبر
پیشِ لفظ	۱۵
لعنت والے گناہ	۱۷
تمہید	۱۹
گناہ مصیبتوں کا سبب ہیں	۲۰
گناہِ صغیرہ اور کبیرہ کی دو مثالیں	۲۱
گناہوں کی تفصیل بیان کرنے کا مقصد	۲۱
ہمارے گناہوں کی شامتِ اعمال کا نتیجہ	۲۲
حضرت تھانویؒ کی چند تصانیف	۲۲
مسلمان کے حق میں لعنت کا مفہوم	۲۳
گناہ نمبر ۱: جسم گودنا اور گدوانا	۲۴
گناہ نمبر ۲: غیر کے بال ملا کر بال لمبے کرنا	۲۴
جسم گودنے کی وضاحت	۲۵
اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے جسم کو بگاڑنا	۲۵
بالوں کو غیر فطری طریقے سے لمبا ظاہر کرنا	۲۶
بالوں کو لمبا ظاہر کرنے کے حکم میں تفصیل	۲۶
ڈاڑھی مرد کے حق میں باعثِ زینت ہے	۲۷

www.sukkurvi.com

- کیا تمہیں گاڑی چلانا آتی ہے؟ ۴۶
- گاڑی چلانے کے چند اُصول ۴۶

گناہ نمبر ۹ — مرد اور عورت کا ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنا — ۴۷

- مرد و عورت میں فطری طور پر فرق ہے ۴۸
- ڈاڑھی مونڈنے کے حرام ہونے کی ایک وجہ ۴۸
- چار قسم کی مشابہتیں ۴۹

گناہ نمبر ۱۰ — غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنا — ۵۱

- کسی بڑے آدمی کی آمد پر جانور ذبح کرنا ۵۲

گناہ نمبر ۱۱ — بدعت ایجاد کرنے والے کی پشت پناہی کرنا — ۵۲

گناہ نمبر ۱۲ — والدین کو برا بھلا کہنا — ۵۴

- تین لوگوں کی دُعا قبول ہونے میں کچھ شک نہیں ۵۶
- ماں کی دُعا کا عجیب واقعہ ۵۶
- ماں کی دُعا کا ایک اور واقعہ ۵۷
- والدین کی قدر کریں ۶۰
- ماں باپ کو ستانا موجبِ لعنت عمل ہے ۶۱

گناہ نمبر ۱۳ — زمین کی حد بندی کے نشانات کو مٹانا — ۶۲

گناہ نمبر ۱۴ — جانور سے بدفعلی کرنا — ۶۳

گناہ نمبر ۱۵ — جانور کا چہرہ داغنا — ۶۴

- انسانی جسم کو داغنا ۶۵

گناہ نمبر ۱۶ — مسلمان کو نقصان پہنچانا اور دھوکہ دینا — ۶۵

گناہ نمبر ۱۷ — عورتوں کا قبرستان جانا — ۶۷

www.sukkurw.com

- مزارات اور قبروں پر ہونے والی چند خرافات ۶۸
- بزرگوں کے مزارات کی زیارت کرنا ۶۹

گناہ نمبر ۱۸ قبروں کو سجدہ گاہ بنانا اور وہاں چراغ رکھنا ۷۰

گناہ نمبر ۱۹ ایک شخص کو دوسرے کیخلاف بھڑکانا ۷۲

گناہ نمبر ۲۰ بیوی کے پاخانہ کی جگہ میں صحبت کرنا ۷۳

گناہ نمبر ۲۱ بلا عذر شوہر کو صحبت سے انکار کرنا ۷۵

- نکاح کا ایک بنیادی مقصد ۷۶
- جنت کا حصول اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوگا ۷۶

گناہ نمبر ۲۲ حقیقی والد کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کرنا ۷۷

گناہ نمبر ۲۳ مسلمان کی طرف اسلحہ سے اشارہ کرنا ۷۸

- ہتھیاروں کے استعمال میں بے احتیاطی ۷۹
- دھار دار چیز کو دوسرے کے حوالے کرنے کا ادب ۸۰

گناہ نمبر ۲۴ صحابہ کرامؓ پر طعن و تشنیع کرنا ۸۰

- تمام صحابہؓ عادل ہیں ۸۲
- حضرت معاویہؓ افضل ہیں یا حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ؟ ۸۳
- تین باتوں سے زبان قابو میں رکھیں! ۸۴
- رُوح اللہ تعالیٰ کے امر سے ہے ۸۴

گناہ نمبر ۲۵ زمین میں فساد برپا کرنا ۸۵

گناہ نمبر ۲۶ قطع رحمی کرنا ۸۵

- دوسروں کو تکلیف دینے کی چند صورتیں ۸۶

www.sukkurvi.com

- موقع محل دیکھ کر اصلاح کی بات کہیں، ورنہ خاموش رہیں ۸۶
- قطع رحمی کا گناہ ۸۷
- اِخلاص کا اَثر ضرور ہوتا ہے ۸۷

گناہ نمبر ۲۷ اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول ﷺ کو ایذاء پہنچانا ۸۷

- اللہ تعالیٰ کو ستانے اور ایذاء پہنچانے کا مطلب ۸۸
- اللہ تعالیٰ کو ستانے کا دوسرا مطلب ۸۹

گناہ نمبر ۲۸ حکمِ خداوندی کو چھپانا ۹۰

گناہ نمبر ۲۹ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا ۹۱

- بدکاری کی تہمت لگانا سنگین گناہ ہے ۹۲

گناہ نمبر ۳۰ کافروں کو مسلمانوں کے مقابلہ میں ہدایت یافتہ سمجھنا ۹۳

- کفار کے اچھے اعمال کا بدلہ دنیا تک محدود ہے ۹۴
- کافروں کی ایک بات پسند کرنے پر وبال.................. ۹۶
- جنّۃ البقیع میں دفن ہونے کی خواہش.................. ۹۷
- مرتے ہی خواہش پوری ہونا.................. ۹۸
- عبرتناک واقعہ ۹۹

گناہ نمبر ۳۱ رشوت کا لین و دین اور اس میں واسطہ بننا ۱۰۰

- رشوت کا مختصر مفہوم ۱۰۱
- معاشرے میں رائج رِشوت کی مختلف صورتیں ۱۰۲
- رشوت لینے والے پر ہولناک عذابِ قبر.................. ۱۰۴
- رشوت دینے کی ایک جائز صورت ۱۰۶
- حرام مال کی نحوست ۱۰۶

www.sukkurvi.com

❁ حرام مال کھانے کا ایک بڑا نقصان ۱۰۷

گناہ نمبر ۳۲ تصویر کشی کرنا ۱۰۷

گناہ نمبر ۳۳ لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کرنا ۱۱۰

گناہ نمبر ۳۴ نابینا کو راستہ سے بھٹکانا ۱۱۱

گناہ نمبر ۳۵ لوگوں کی ناپسندیدگی کے باوجود امام بننا ۱۱۳

گناہ نمبر ۳۶ بیوی کا خاوند کو ناراض کر کے سونا ۱۱۳

گناہ نمبر ۳۷ اذان کی آواز سن کر جواب نہ دینا ۱۱۳

گناہ نمبر ۳۸ بدنظری کرنا ۱۱۵

گناہ نمبر ۳۹ نوحہ کرنا اور سننا ۱۱۸

گناہ نمبر ۴۰ گریبان چاک کرنا اور ہائے واویلا کرنا ۱۱۸

گناہ نمبر ۴۱ راستہ میں یا سایہ دار جگہ میں پیشاب و پاخانہ پھیلانا ۱۱۹

گناہ نمبر ۴۲ ذخیرہ اندوزی کرنا ۱۲۱

ناجائز معاملات ۱۲۳

معاملہ ۱ سود کا لین و دین کرنا حرام ہے ۱۲۵

❁ سودی بینک میں سیونگ اکاؤنٹ یا فکسڈ ڈیپازٹ میں ۱۲۵

❁ رقم رکھوا کر نفع لینا ۱۲۵

❁ ذاتی ضرورت یا تجارتی مقاصد کیلئے بینک سے یا ۱۲۵

❁ کسی ادارہ/شخص سے سودی قرض لینا ۱۲۵

❁ سودی بینک سے گاڑی لیز پر لینا ۱۲۶

❁ لائف انشورنس یعنی زندگی کی بیمہ پالیسی لینا ۱۲۶

www.sukkurvi.com

- آڑھتیوں کا کسانوں / زمینداروں کو قرض دے کر انہیں
  پیداوار اپنے پاس لانے کا پابند بنانا ۱۲۷
- سیکورٹی کیلئے کسی کے پاس رہن یعنی گروی رکھی ہوئی
- چیز سے فائدہ حاصل کرنا ۱۲۸
- ایڈوانس کی رقم عام معمول سے زیادہ دے کر
- کم کرایہ لینا اور دینا ۱۲۹
- موبائل اکاؤنٹ میں مخصوص بیلنس رکھ کر
- فری منٹس وغیرہ کی سہولت لینا ۱۳۰
- بجلی اور گیس کا بل تاخیر سے جمع کرانے پر جرمانہ دینا ۱۳۰
- بروقت قسط کی ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں
- جرمانہ دینا اور لینا ۱۳۱

مُعاملہ ۲ — رشوت لینا اور دینا حرام ہے ۱۳۱

- رشوت دے کر نوکری حاصل کرنا ۱۳۱
- سرکاری ملازمین کا اپنی ذمہ داری کا کام کرنے پر پیسے لینا .. ۱۳۲
- عصری تعلیمی اداروں میں امتحان میں نقل کرنے کیلئے پیسے دینا ۱۳۳
- امتحان میں پاس ہونے کیلئے پرچوں کی چیکنگ کے
- دفتر میں پیسے دیکر اچھے نمبر لگوانا ۱۳۳
- پلاٹ پر خلافِ قانون تعمیر کی منظوری کیلئے
- پیسے دے کر بلڈنگ یا گھر وغیرہ بنانا ۱۳۴
- یونٹ کے تبادلے اور چھٹی کیلئے رشوت دینا ۱۳۴

www.sukkurvi.com

- آرڈر حاصل کرنے کیلئے سپلائر کا پرچیز آفیسر کو رشوت دینا...۱۳۵
- غیر قانونی طریقہ سے حج وعمرہ ادا کرنے کیلئے رشوت ۱۳۶
- مالک مکان کا کرایہ دار سے پگڑی اور رسید بدلائی کی رقم لینا .۱۳۶
- پگڑی کا جائز متبادل طریقہ ۱۳۷

معاملہ ۳ کاروبار اور ملازمت میں جھوٹ بولنا، خیانت کرنا اور دھوکہ دینا حرام ہے ۱۳۸

- اُوپر اچھا مال رکھ کر نیچے گھٹیا مال رکھنا ۱۳۸
- اور پورے عمدہ مال کے برابر قیمت لینا ۱۳۸
- نقلی چیز کو اصلی ظاہر کر کے فروخت کرنا ۱۳۸
- ٹیکسی / رکشہ والوں کا میٹر تیز کر کے زیادہ کرایہ وصول کرنا ..۱۳۹
- کمپنیوں اور اداروں کے ملازمین کا سستا مال خرید کر
- زیادہ کا بل بنوانا اور خفیہ کمیشن رکھنا ۱۳۹
- ملازم کا اپنے جاننے والے کو چیز سستی فروخت کرنا.........۱۳۹
- بیماری کی چھٹیاں لینے کیلئے جھوٹا میڈیکل سرٹیفکیٹ بنانا ۱۴۰
- ملازمت کیلئے یا مدرسہ / کالج میں داخلہ کیلئے جعلی سند بنوانا ۱۴۰
- سرکاری ملازمین کا کسی دوسرے کے مکان کے
- کاغذات جمع کروا کر ماہانہ کرایہ لینا ۱۴۱
- دوسرے کی گاڑی کے کاغذات دفتر میں جمع کروا کر
- سواری الاؤنس لینا............۱۴۲

معاملہ ۴ ناپ تول میں کمی کرنا، اسی طرح ملازمت کے فرائض میں کوتاہی کرنا، ناجائز ہے ۱۴۳

- مال فروخت کرتے وقت ناپ تول میں کمی کرنا.......... ۱۴۳

www.sukkurti.com

- ملازم کو تنخواہ مقررہ وقت پر نہ دینا یا بلا وجہ کچھ کم کر کے دینا . ۱۴۳
- ملازمت کے اوقات میں کام صحیح نہ کرنا اور ڈنڈی مارنا ۱۴۴

معاملہ ۵ چوری کرنا، ڈاکہ ڈالنا حرام ہے۔ ۱۴۴

- بجلی اور گیس کی چوری.......................... ۱۴۵
- ریل یا بس میں ٹکٹ کے بغیر سفر کرنا.................... ۱۴۵
- ٹیلیفون کی چوری ۱۴۶
- دفتری اشیاء اپنے گھر لے جانا ۱۴۶
- کسی دوسرے کا وائی فائی کنکشن اس کی اجازت کے بغیر
- استعمال کرنا........................... ۱۴۶
- چوری کے مال کی خرید و فروخت ۱۴۷

معاملہ ۶ کسی کا مال ناحق وصول کرنا حرام ہے ۱۴۷

- سودے سے انکار پر بیعانہ کی رقم ضبط کرنا یا دُگنی رقم واپس کرنا... ۱۴۸
- والد مرحوم کے ساتھ تعاون کرنے والے بیٹوں کا........ ۱۴۸
- کاروبار پر قبضہ جمائے رکھنا ۱۴۸
- شوہر کے انتقال کے بعد گھر کے ساز و سامان پر بیوہ کا قبضہ کرنا....... ۱۴۹
- بیوہ سے مہر معاف کرانا یا اسکو مہر دے کر میراث کا حصہ نہ دینا.... ۱۵۰
- بیوہ اگر دوسرا نکاح کر لے تو اُسے شوہر کی میراث سے محروم کرنا.... ۱۵۰
- جو عورت شوہر کے قبیلہ سے نہ ہو اُسے میراث کا حصہ نہ دینا.. ۱۵۰
- بہنوں کو میراث سے محروم کرنا اور زبردستی
- ان کا حصہ معاف کروانا......................... ۱۵۱

www.sukkurvi.com

- شادی شدہ بہنوں کو میراث کا حصہ نہ دینا ۱۵۱

معاملہ ۷ قمار اور جوا حرام ہے۔ ۱۵۲

- موٹر سائیکل اور گاڑیوں کی ریس میں جیتنے والے آدمی کا ہارنے والے سے طے شدہ رقم لینا ۱۵۲
- پتنگ بازی، کبوتر بازی اور کرکٹ وغیرہ پر روپیہ کی ہار جیت کھیلنا ۱۵۳
- اشیاء کا بیمہ کروانا (General insurance) ۱۵۳

www.sukkurvi.com

پیشِ لفظ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین والعاقبۃ للمتّقین والصّلٰوۃ والسّلام علیٰ رسولہ الکریم محمّد واٰلہ واصحابہ اجمعین امّا بعدُ:

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کا مشہور رسالہ ''جزاءُ الاعمال'' ہے، اس میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے گناہوں کے دنیاوی نقصانات تفصیل کے ساتھ بیان فرمائے ہیں، اس کے پہلے باب کی فصل نمبر ۱۷ میں حضرت رحمہ اللہ نے ایسے کام اور گناہ جمع فرمائے ہیں جن پر قرآن و حدیث میں لعنت آئی ہے اور اُن سب کو ایک فصل میں جمع فرمایا ہے، جس سے اُن کو پڑھنا، سمجھنا اور اُن سے بچنا بہت آسان ہوگیا ہے، تاہم پھر بھی اُنکی قدرے تشریح اور وضاحت کرنے کی ضرورت تھی، جو الحمدللّٰہ بقدرِ ضرورت کردی گئی ہے۔ اب مسلمان خواتین و حضرات کو چاہئے کہ ان گناہوں کو بار بار پڑھیں اور ان سے بچنے کی کوشش کریں، تاکہ ان گناہوں کا دنیا اور آخرت میں جو عذاب اور وبال ہے، اس سے بچیں اور خاص طور پر ان کاموں پر جو لعنت آئی ہے، اس سے خود کو بچائیں! اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والے ہیں۔

www.sukkurvi.com

دل سے دعا ہے، اللہ تعالیٰ اس کتابچہ کو قبول فرمائیں اور مسلمانوں کیلئے نافع اور مفید بنائیں۔

اٰمین بحرمۃ سیّد المرسلین وخاتم النّبیّین محمّد واٰلہٖ واصحابہٖ اجمعین الی یوم الدّین

بندہ عبدالرؤف

۲۲رشعبان المعظم ۱۴۴۲ھ

نزیل سکھر شہر (سندھ)

بندہ عبدالرؤف سکھروی عفا اللہ عنہ

استاذ الحدیث و مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى

نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ

وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا

مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ

وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

www.sukkurvi.com

لعنت والے گناہ

www.sulkurvi.com

قطع رحمی کرنا

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي
الْأَرْضِ وَ تُقَطِّعُوٓا أَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾ أُولَٰٓئِكَ
الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَأَصَمَّهُمْ وَ أَعْمٰى
أَبْصَارَهُمْ ﴿٢٣﴾

ترجمہ

پھر اگر تم نے (جہاد سے) منہ موڑا تو تم سے کیا توقع رکھی جائے؟ یہی کہ تم زمین میں فساد مچاؤ اور خونی رشتے کاٹ ڈالو، یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے دور کردیا ہے، چنانچہ انہیں بہرا بنادیا ہے اور ان کی آنکھیں اندھی کردی ہیں۔

(سورہ محمد، آیت ۲۲، ۲۳)

www.sukkurtri.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلاَ هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا۔ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾ [1]

ترجمہ

اور اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے پرہیز کرو گے جن سے تمہیں روکا گیا ہے تو تمہاری چھوٹی چھوٹی برائیوں کا ہم خود کفارہ کر دیں

[1] سورۃ النساء، آیت ۳۱

گے۔ اور تم کو ایک باعزت جگہ میں داخل کریں گے۔

صدق اللّٰہ العظیم

میرے قابلِ احترام بزرگو!

اللہ ربّ العزت نے قرآنِ کریم میں متعدد مقامات پر گناہوں سے بچنے کی سخت تاکید فرمائی ہے، بعض گناہوں پر مختلف سزاؤں کا ذکر فرمایا ہے، گذشتہ قوموں کی نافرمانی اور گناہ بیان کرکے اُن پر عذاب آنے کا بھی ذکر فرمایا ہے۔

سرکارِ دوعالم ﷺ نے بھی بیشمار اِرشادات میں اہلِ ایمان کے حق میں گناہوں کا نقصان دہ ہونا بیان فرمایا ہے۔ گناہ ظاہر کے ہوں یا باطن کے، معاملات کے ہوں یا معاشرت کے، اُن سب سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے۔

www.sukkurvi.com

گناہ مصیبتوں کا سبب ہیں

حقیقتِ حال بھی یہی ہے کہ دنیا میں جب بھی مسلمانوں کو انفرادی یا اجتماعی طور پر نقصان پہنچا، یا آئندہ کبھی نقصان ہوگا، اُس کا سب سے بڑا سبب یہی گناہ ہیں، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ نے اس حوالے سے ایک رسالہ "جزاءُ الاعمال" تحریر فرمایا ہے، اُس کے پہلے باب میں مختلف گناہوں کے دنیاوی اور اُخروی نقصانات بیان فرمائے ہیں اور اُنہیں الگ الگ فصلوں میں بیان کیا ہے، اس کے بعد فصل نمبر ۱۷ میں اُن گناہوں کو بیان فرمایا ہے، جن کے کرنے والے پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔

اکثر ایسے گناہ "گناہِ کبیرہ" ہوتے ہیں، اور گناہِ کبیرہ کی ایک تعریف یہ

بھی ہے کہ جن گناہوں پر قرآن وحدیث میں اللہ جل شانہ یا حضور ﷺ کی طرف سے وعید وارد ہوئی ہو، وہ کبیرہ گناہ ہیں، خواہ وہ وعید کسی عذاب کی ہو یا جہنم کی ہو یا اس پر لعنت وارد ہوئی ہو۔

گناہِ صغیرہ اور کبیرہ کی دو مثالیں

حضرت تھانوی ؒ فرماتے ہیں کہ گناہ خواہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ، ان سے بچنا ضروری ہے، اس حوالے سے سمجھانے کیلئے حضرت ؒ نے اپنے ایک وعظ میں دو مثالیں بیان فرمائی ہیں کہ کبیرہ گناہ ایسا ہے جیسے بڑا انگارہ اور گناہِ صغیرہ ایسا ہے جیسے چھوٹی چنگاری، کوئی عقلمند آدمی یہ نہیں کہے گا کہ انگارہ بڑا ہے، لہٰذا اُس سے بچنا چاہئے اور چنگاری چھوٹی ہے، اُسے جیب میں رکھ لیں تو کوئی حرج نہیں۔ بلکہ دونوں سے بچنے کا کہا جاتا ہے۔ ایسے ہی کبیرہ اور صغیرہ گناہوں کی مثال ہے، ہر عقلمند انسان ان دونوں قسم کے گناہوں سے بچنے کا اہتمام کرے گا، اور کرنا بھی چاہئے۔

دوسری مثال یہ ہے جیسے بڑا بچھو اور چھوٹا بچھو۔ کوئی شخص یہ نہیں کرسکتا کہ بڑے بچھو سے اپنے آپ کو بچائے اور چھوٹے بچھو سے اپنے آپ کو ڈسوائے، کیونکہ دونوں میں ڈنک ہے، دونوں ہی نقصان پہنچاتے ہیں، دونوں ہی سے بچنے کا اہتمام کیا جاتا ہے، اسی طرح گناہ خواہ وہ صغیرہ ہو یا کبیرہ، دونوں سے بچنے کا اہتمام کرنا چاہئے۔

گناہوں کی تفصیل بیان کرنے کا مقصد

ان گناہوں کی تفصیل بیان کرنے کا مقصد بھی یہی ہے، تا کہ ہم اُنہیں

www.sukkurvi.com

پڑھ کر اچھی طرح سمجھ لیں اور اپنے آپ کو ان گناہوں سے بچائیں، تاکہ اُمتِ مسلمہ کو پھر سے عروج حاصل ہو اور عالمی سطح پر ذلت اور رُسوائی کا خاتمہ ہو اور انفرادی سطح پر بھی ہر شخص کی ذاتی زندگی سے پریشانیاں، تکلیفیں اور مصیبتیں ختم ہوں اور راحت وسکون اور عزت وعافیت کی زندگی میسر ہو۔

ہمارے گناہوں کی شامتِ اعمال کا نتیجہ

آج مسلمان باوجود حکومت، اسلحہ، افواج وغیرہ کے تعداد میں بہت ہیں، لیکن دشمن کی نظر میں اُن کی کچھ حقیقت واہمیت نہیں ہے، بلکہ اکثر مسلمان حکومتیں کافروں کی غلام اور اُن کی آلۂ کار بنی ہوئی ہیں، یہ سب گناہوں کا نتیجہ ہے، حضرت تھانوی رحمہ اللہ کو اس لحاظ سے اُمت کا بہت احساس تھا، اس لئے حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے مسلمانوں کی اس ذلت وپستی کا سبب بننے والے اسباب بکثرت اپنی تصانیف میں بیان فرمائے ہیں۔

حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی چند تصانیف

اسی سلسلے کی ایک تصنیف ”حیاتُ المسلمین“ ہے، حضرت رحمہ اللہ نے سوچ سوچ کر اور استخارہ کر کے اس میں ایسے بنیادی اعمال بیان فرمائے ہیں، جن پر عمل کرنے سے ذلت، عزت سے بدلتی ہے، فقر وفاقہ اور تنگدستی، خوشحالی میں بدل جاتی ہے، ہموم وغموم، چین وراحت میں تبدیل ہوجاتے ہیں۔

اسی طرح معاملات کی درستگی کیلئے حضرت رحمہ اللہ نے ایک رسالہ ”صفائی معاملات“ تحریر فرمایا، اس کا مطالعہ کرنے اور اس کے مطابق عمل کرنے سے معاملات درست ہوتے ہیں اور معاملات سے متعلق اکثر وبیشتر گناہوں سے انسان بچ

www.sukkurvi.com

سکتا ہے۔

اسی طرح حضرت رحمہ اللہ نے ایک کتاب ''آدابُ المعاشرت'' تحریر فرمائی ہے، یہ کتاب ہر گھر میں ہونی چاہئے، آج کل گھر گھر لڑائی جھگڑا، نااتفاقی اور ناچاقی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی ہو رہی ہے، حضرت رحمہ اللہ نے اس کتاب میں معاشرت کے حقوق کو تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے، جن پر عمل کرنے سے گھر، جنت کا نمونہ بن سکتا ہے۔

بہرحال! لعنت کا سبب بننے والے گناہ عام گناہوں کے مقابلے میں زیادہ خطرناک اور سنگین ہیں، اس لئے حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے ایسے اکثر اور عام پائے جانے والے گناہوں کو ایک فصل میں جمع فرمایا ہے، اور کسی مسلمان کا اللہ کی رحمت کی بجائے (خدانخواستہ) اللہ جل شانہ کی لعنت کا مستحق بن جانا بہت بڑے نقصان کی بات ہے، ہر مسلمان مرد و عورت کو اس سے بچنا چاہئے۔

www.sukkurvi.com

مسلمان کے حق میں لعنت کا مفہوم

یہاں یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ قرآن و حدیث میں جس لعنت کا ذکر ہے، وہ مسلمان اور کافر کے حق میں یکساں نہیں ہے، بلکہ دونوں میں فرق ہے۔ مسلمان کے حق میں لعنت سے مراد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اُس رحمت سے محروم ہوگا جو رحمت اللہ تعالیٰ کے نیک اور فرمانبردار بندوں کے ساتھ خاص ہے، اور عدالت و شرافت کا مرتبہ اس سے ختم ہو جائے گا اور مؤمنین کی زبان سے اس کے حق میں اچھی بات نہیں نکلے گی، نیز جنت میں دخولِ اوّلی سے محروم ہوگا، اگرچہ اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر ایمان کی وجہ سے کسی نہ کسی وقت جنت میں

داخل ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سایہ میں آجائے گا، جبکہ کافر کے حق میں لعنت سے مراد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور جنت سے ہمیشہ کیلئے دُور اور محروم ہوجائے گا۔

ذیل میں ایسے چند گناہ لکھے جاتے ہیں، جن پر لعنت آئی ہے، جنہیں حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے رسالہ "جزاء الاعمال" کی فصل نمبر ۱۷ میں جمع فرمایا ہے جیسا کہ اُوپر لکھا گیا اور یہاں اُن کی مختصر مختصر تشریح کی گئی ہے تاکہ ان سے بچنے کا خاص طور پر اہتمام کیا جائے۔

گناہ نمبر ۱ — جسم گودنا اور گدوانا

گناہ نمبر ۲ — غیر کے بال ملا کر بال لمبے کرنا

حدیث

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: "لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔" [1]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے جو دوسرے کے بال اپنے بالوں میں ملا کر لمبے کرے اور اُس عورت پر جو دوسری عورت سے یہ کام لے۔ اور جسم گودنے اور گودوانے والی عورت پر بھی لعنت فرمائی ہے۔

---

[1] صحیح البخاري - ۷/۱٦٥

www.sukurvi.com

تشریح

جسم گدوانا اور بالوں میں غیر کے بالوں کو ملا کر لمبا کرنا، یہ دونوں گناہ ایسے ہیں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے، مزید گناہوں کی تفصیل ان شاء اللہ آگے آئیگی۔

جسم گودنے کی وضاحت

غیر مسلموں خصوصاً ہندؤوں میں جسم کو گودنے اور گدوانے کا عمل بکثرت پایا جاتا ہے، جسم گودنے کا عمومی طریقہ یہ ہے کہ کسی سوئی وغیرہ سے نیلا، کالا یا ہرے رنگ کا محلول جسم کے اُوپر والی کھال کے اندر بھرا جاتا ہے، اس سے مختلف پھول بوٹے اور نقش ونگار بنائے جاتے ہیں، کوئی اپنا یا دوسرے کا نام بطور یادگار لکھواتا ہے۔ ہمارے ملک میں اکثر وبیشتر ہندو عورتیں اپنے چہرے، بازو، کن پٹی وغیرہ پر گودنے کا عمل کرواتی ہیں۔ اور اسے اپنے لئے خوبصورتی کا باعث سمجھتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے جسم کو بگاڑنا

درحقیقت یہ عمل اللہ جل شانہ کی بنائی ہوئی شکل وصورت کو بگاڑنا ہے، اسے شریعت کی اصطلاح میں ''تغییر خلق اللّٰہ'' کہا جاتا ہے، اس طرح کا عمل کرنے اور کروانے والے پر احادیثِ شریفہ میں لعنت وارد ہوئی ہے، ان کی دیکھا دیکھی بعض مسلمان بھی اس گناہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں، حالانکہ یہ گناہِ کبیرہ اور باعثِ لعنت عمل ہے۔

اگر کسی مسلمان نے نادانی میں یہ عمل کرلیا اور بعد میں توبہ کرلی تو اگر آسانی

www.sukkurvi.com

سے یہ نقش ونگار اور نشانی وغیرہ مٹوائی جاسکتی ہو تو اُسے ختم کروادے۔ اگر مٹانے میں تکلیف زیادہ اور ناقابلِ برداشت ہو تو پھر صرف توبہ کرنا کافی ہے، وہ نقش وغیرہ مٹانا ضروری نہیں۔

بالوں کو غیر فطری طریقے سے لمبا ظاہر کرنا

اسی طرح بعض خواتین میں یہ عادت پائی جاتی ہے کہ جب اُن کے سر کے بال جھڑنے لگتے ہیں یا کم ہو جاتے ہیں تو وہ بازار سے کسی غیر کے بالوں کا وِگ لیکر اپنے بالوں میں لگالیتی ہیں اور ظاہر کرتی ہیں کہ یہ اُن کے اپنے بال ہیں، ایسا اس لئے کیا جاتا ہے کہ خواتین میں سر کے بالوں کا گھنا ہونا اور بالوں کا لمبا ہونا معاشرے میں خوبصورتی سمجھا جاتا ہے، اور بالوں کا کم ہونا یا چٹیا وغیرہ کا بہت پتلا اور چھوٹا ہونا بدصورتی سمجھا جاتا ہے۔ ہمارے زمانے کے اکثر بیوٹی پارلروں میں یہ کام کیا جاتا ہے۔ اس عمل میں لعنت کی وجہ ایک تو دھوکہ دینا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اکثر ایسا کرنے والی خواتین اپنے بالوں کی نمائش کرتی ہیں، اور ایسی نمائش پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے لعنت وارد ہوئی ہے۔

www.sukkurvi.com

بالوں کو لمبا ظاہر کرنے کے حکم میں تفصیل

حضراتِ محدثین رحمہم اللہ نے بالوں کو لمبا کرنے والی حدیث کے ضمن میں کچھ تفصیل ذکر فرمائی ہے، وہ یہ کہ یہ لعنت اس صورت میں ہے جبکہ عورت اپنے بالوں میں کسی دوسرے انسان کے بال استعمال کرے، اگر وہ انسانی بال نہ ہوں، بلکہ جانور کے بال ہوں یا اُون ہو یا مصنوعی بال ہوں، یا خاص قسم کا دھاگہ ہو، جیسے آج کل بازار سے مصنوعی بالوں کے وِگ ملتے ہیں، اُن کا

استعمال جائز ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ ان کے استعمال سے کسی کو دھوکہ دینے کی نیت نہ ہو، محض اپنے گنجے پن کا عیب چھپانا پیشِ نظر ہو۔ اسی طرح کسی عورت کی خواہش ہو کہ وہ مزید خوبصورت لگے اور مزید کچھ بناؤ سنگھار کرنے کیلئے ایسے بالوں کا استعمال کرنا چاہے تو اس کیلئے ایسا وِگ کا استعمال جائز ہے۔ البتہ دھوکہ دینے کی غرض سے مصنوعی بالوں کے وِگ کے ذریعہ بالوں کا لمبا ظاہر کرنا جائز نہیں۔ جیسا کہ بعض اوقات منگنی اور شادی وغیرہ کے موقع پر ایسا کر کے دھوکا دیا جاتا ہے یہ ناجائز ہے، اس سے بچنا ضروری ہے۔

ڈاڑھی مرد کے حق میں باعثِ زینت ہے

ایک روایت میں ہے کہ بیت المقدس کے اُوپر روزانہ ایک فرشتہ آواز لگاتا ہے:

سُبْحَانَ مَنْ زَيَّنَ الرِّجَالَ بِاللُّحٰى وَالنِّسَآءَ بِالذَّوَآئِبِ

ترجمہ

پاک ہے وہ ذات جس نے مردوں کو ڈاڑھی کے ذریعے خوبصورتی بخشی اور عورتوں کو زلفوں کے ذریعہ خوبصورتی بخشی۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ مردوں کے حق میں ڈاڑھی باعثِ زینت ہے، جبکہ ڈاڑھی منڈانا عیب ہونے کے ساتھ ساتھ، گناہ کا باعث بھی ہے۔ اور خواتین کو بال منڈوانا حرام ہے۔

گناہ نمبر ۳ دانتوں کو گھسوانا

احادیث میں ان دو گناہوں کے ساتھ ایک تیسرا گناہ یعنی ”دانتوں

www.sukkurvi.com

کو گھسوانا'' بھی مذکور ہے۔ پہلے زمانے میں بعض بوڑھوں کے دانت بہت لمبے ہوجاتے تھے، آج بھی اکثر بڑی عمر کے افراد میں یہ چیز مشاہدہ میں آتی ہے کہ عمر کے ساتھ ساتھ ان کے ایک دو یا زیادہ دانت بہت لمبے ہوجاتے ہیں جو بدنما دکھائی دیتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بعض غیر مسلم مرد اور خواتین اپنے لمبے دانتوں کو ریتی وغیرہ کے ذریعہ گھسوا کر چھوٹا کرتے تھے، اسی طرح اس زمانے میں ایک عادت یہ بھی تھی کہ گھسائی کروا کر دانتوں کے درمیان خلا پیدا کیا جاتا تھا، اور اس کو خوبصورتی کی علامت سمجھا جاتا تھا، ان سب پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے، کیونکہ یہ ''تغییر خلق اللہ'' میں داخل ہے۔

اگر کسی شخص کے لمبے دانتوں کی وجہ سے اسے کھانے، پینے یا بولنے میں تکلیف ہوتی ہو تو اس کیلئے ایسے دانتوں کا نکلوانا جائز ہے، اسی طرح دانتوں میں کیڑا لگ جائے تو اسے نکلوا کر مصنوعی دانت بھی لگوا سکتا ہے، ایسا کروانا ممنوع نہیں، بلکہ جائز ہے۔

گناہ نمبر ۴

سودی لین و دین کرنا

حدیث

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اٰكِلَ الرِّبَا وَ مُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ هُمْ سَوَآءٌ. '' ❶

ترجمہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے

❶ صحیح مسلم - ۳/۱۲۱۹

www.sukurvi.com

والے، سود دینے والے اور سودی تحریر یا حساب لکھنے والے اور سودی شہادت دینے والوں پر لعنت فرمائی ہے، اور فرمایا کہ وہ سب لوگ (گناہ میں) برابر ہیں۔

تشریح

اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سودی معاملات کرنے والوں، اس کے لکھنے والوں اور ان پر گواہ بننے والوں پر بھی لعنت فرمائی ہے۔ اسلام میں کفروشرک کے بعد بڑے بڑے گناہوں کی فہرست میں ''سود'' کا گناہ بھی شامل ہے۔ اس گناہ پر اللہ جل شانہ نے قرآنِ کریم میں سخت عذاب کا ذکر فرمایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احادیثِ شریفہ میں اس پر لعنت فرمائی ہے۔

www.sukkurvi.com

سود کے حوالے سے چار آدمیوں پر لعنت کا ذکر ہے:

(۱) ... سود دینے والا۔

(۲) ... سود لینے والا۔

(۳) ... سودی معاملہ لکھنے والا۔

(۴) ... سودی معاملہ پر گواہ بننے والا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا:

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ [1]

ترجمہ

اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتے ہیں اور صدقات کو بڑھاتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ جس چیز کو اللہ جل شانہ مٹاتے ہوں، وہ کیسے ترقی کرسکتی ہے؟

---

[1] سورۂ بقرہ، آیت ۲۷۶

ظاہراً اگرچہ وہ بڑھتا نظر آرہا ہو، لیکن حقیقت میں وہ مٹنے والا ہی ہوگا، یعنی سودی معاملات کے ذریعہ چلنے والی معیشت کبھی بھی بہتر نہیں ہوسکتی، بلکہ بد سے بدتر ہوتی جائے گی۔

صدقہ پریشانیوں کو ٹالتا ہے

جبکہ صدقہ کا حال یہ ہے کہ خواہ وہ کتنا ہی کم کیوں نہ ہو، اللہ جل شانہ اُسے پالتے ہیں اور بڑھا دیتے ہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ کوئی شخص اللہ کی راہ میں ایک چھوہارا صدقہ دے تو اللہ جل شانہ اس کے ثواب کو بڑھا کر اُحد پہاڑ کے برابر کر دیتے ہیں۔ اس لئے ہمیں بھی روزانہ اپنے حلال مال میں سے کچھ نہ کچھ صدقہ دینے کی عادت بنالینی چاہئے۔ کیونکہ جس دن بھی صدقہ ادا کیا جاتا ہے، اس دن کی بیماریوں، پریشانیوں، آفتوں اور مصیبتوں سے حفاظت ہوجاتی ہے، اور مال و دولت میں خیر و برکت عطا ہوجاتی ہے۔

دنیا بھر میں آج کل سودی معاملات کا دور دورہ ہے، دنیا کے بڑے بڑے ممالک سودی معاملات کرتے ہیں، سود آج کے زمانے میں دنیا کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی بنا ہوا ہے، حالانکہ یہ موجبِ لعنت معاملہ ہے، اس میں خیر و برکت نہیں ہوسکتی، خواہ کوئی شخص انفرادی حیثیت میں یہ معاملہ کرے یا حکومتی سطح پر ایسے معاملات کئے جائیں۔

سودی معاملہ کرنے والا ترقی نہیں سکتا

چنانچہ سودی معاملہ کرنے والے کبھی پنپ نہیں سکتے، خواہ انفرادی حیثیت میں سودی معاملہ کریں یا حکومتی سطح پر یا کوئی جماعت مل کر ایسے معاملات کو انجام

www.sukkurvi.com

دے، اس سے کسی کو ترقی نصیب نہیں ہوگی۔ انفرادی حیثیت میں کئی لوگوں کو میں جانتا ہوں جو لکھ پتی، کروڑ پتی تھے، لیکن سودی معاملہ کرنے کی وجہ سے آج بھیک مانگنے پر مجبور ہیں اور کوڑی کوڑی کے محتاج ہیں۔

اسی طرح ہمارے ملک کی تقریباً ہر حکومت سودی قرض اور سودی معاملات پر معیشت کو چلانے کی کوشش کرتی آئی ہے، اس کے نتیجے میں آج ملک کی معیشت سودی قرض میں غرق ہو چکی ہے، ملک کی معیشت تباہ حال ہو چکی ہے، شہروں، بازاروں، گلی محلوں میں خوشحالی کے اثرات وعلامات نظر نہیں آتے۔

حکومتی اور اجتماعی سطح پر سودی معاملات کی ایک نحوست یہ ہے کہ اس کی وجہ سے معاشرے میں مہنگائی کا طوفان آیا ہوا ہے، آج کل یورپی اور مغربی معاشروں میں مہنگائی کا جو عالم ہے واقفانِ حال کا کہنا ہے کہ وہاں ایک عام شخص اپنے دانت کا علاج بھی نہیں کروا سکتا، ہسپتالوں اور ڈاکٹروں کی فیس بھی لاکھوں میں ہیں، وہاں کے مقابلے میں ہمارے ملک میں پھر بھی صورتحال خاصی بہتر ہے، کیونکہ الحمدللہ! بہت سی جگہوں میں سودی معاملات سے بچ کر بھی کام کاج اور کاروبار ہو رہا ہے، اس کی برکت سے باہر کی دنیا کے مقابلے میں ہمارے ہاں پھر بھی کچھ بہتر صورتحال ہے۔

سودی معاملہ کرنے کی ایک نحوست

سودی معاملہ کرنے کی ایک نحوست یہ ہے کہ ایسے معاملات کرنے والا شخص کبھی سکون کی زندگی نہیں گزار سکتا، اور ہمارے معاشرے کے ساتھ ساتھ مغربی و یورپی معاشروں میں یہ چیز عام طور پر مشاہدہ کی جا سکتی ہے۔

www.sukkurvi.com

گناہ نمبر ۵

حلالہ کرنا اور کروانا

حدیث

عَنْ عَلِيٍّ ﷺ، قَالَ إِسْمٰعِيلُ: وَأُرَاهُ قَدْ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ''لَعَنَ اللّٰهُ الْمُحَلِّلَ، وَالْمُحَلَّلَ لَهُ.'' ❶

ترجمہ

حضرت علی ﷺ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے حلالہ کرنے والے پر اور اُس شخص پر جس کیلئے حلالہ کیا جائے۔ (یعنی جب نکاح میں اس کو شرط ٹھہرایا جائے۔)

تشریح

موجبِ لعنت ایک گناہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حلالہ کرنے والے اور جس کیلئے حلالہ کیا جارہا ہو، دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔لیکن یہ حکم اس وقت ہے جب عقدِ نکاح کرتے وقت حلالہ کی شرط عائد کی جائے۔

تین طلاقوں کا حکم

کسی شخص نے اپنی بیوی کوالگ الگ الفاظ سے یاایک ہی لفظ سے تین طلاقیں دیدیں،ان کا حکم یہ ہے کہ وہ شخص اپنی بیوی سے رجوع نہیں کرسکتا اور حلالہ کے بغیر دوبارہ نکاح بھی نہیں ہوسکتا۔لیکن واضح رہے کہ ایک ساتھ تین

❶ سنن أبي داود: ۲/۲۲۷

www.sukkurvi.com

طلاقیں دینا گناہ ہے،اس سے ہر مسلمان کو بچنا چاہئے۔

طلاق دینے کا صحیح طریقہ

حتی الامکان طلاق دینے سے بچنا چاہئے،لیکن اگر بدرجۂ مجبوری طلاق دینے کی ضرورت پڑ جائے تو طلاق دینے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ بیوی کو اس کی پاکی کے زمانے میں جس میں بیوی سے صحبت نہ کی ہو، صرف ایک طلاق دی جائے، کیونکہ نکاح جس طرح تین طلاقوں سے ختم ہوجاتا ہے،اسی طرح ایک طلاق سے بھی ختم ہوجاتا ہے،البتہ ایک طلاق دینے کے بعد عدت کے دوران رجوع ہوسکتا ہے اور عدت کے بعد نئے مہر کے ساتھ بغیر حلالہ کے دوبارہ نکاح بھی ہوسکتا ہے، جبکہ تین طلاقوں کے بعد یہ دونوں سہولتیں باقی نہیں رہتیں۔

اکثر و بیشتر طلاق ہوجانے کے بعد میاں بیوی کو ہوش آتا ہے اور اُنہیں پشیمانی ہوتی ہے، اور پھر سے گھر کو آباد کرنے پر رضامند ہوتے ہیں، بعض مرتبہ بچوں کی وجہ سے ساتھ رہنا ضروری ہوجاتا ہے۔اسی طرح بسا اوقات میاں بیوی بوڑھے ہوتے ہیں اور دونوں کو ایک دوسرے کی یا بچوں کی نگہداشت کی ضرورت ہوتی ہے، بڑھاپے کی وجہ سے باہر کوئی ٹھکانہ نہیں ہوتا، ایک گھر میں طلاق کے بعد الگ تھلگ رہنا بھی مشکل ہے،ایسی صورت میں آدمی دوبارہ نکاح پر مجبور ہوجاتا ہے۔

حلالہ کا درست طریقہ

بہرحال! تین طلاق کی صورت میں دوبارہ نکاح بغیر حلالہ کے نہیں ہوسکتا۔اور حلالہ کا ذکر قرآنِ کریم میں بھی ہے،اور احادیثِ طیبہ میں بھی ہے،

www.sukkurvi.com

جس کا درست طریقہ یہ ہے کہ تین طلاق یافتہ عورت عدّت گزار کر کسی دوسرے مرد سے نکاح کرے، نکاح کے بعد دوسرا مرد اس عورت سے جماع کرے اور پھر دوسرا شوہر بھی طلاق دیدے یا فوت ہوجائے تو یہ عورت اس کی عدت گزار کر پہلے مرد کیلئے حلال ہوجاتی ہے۔

لیکن اگر اس نکاحِ ثانی کے ایجاب وقبول میں کسی جانب سے بھی یہ شرط لگائی گئی کہ اس عورت کا نکاح اس لئے کیا جارہا ہے کہ نکاح کے بعد اور جماع کرنے کے بعد طلاق دیدی جائے گی، اور نکاح کرنیوالا اس شرط کو قبول کر کے نکاح کرے تو حدیث شریف کے مطابق ایسا کرنے والے اور جس کیلئے یہ حلالہ کیا جارہا ہے، ان دونوں پر لعنت ہے۔ البتہ اگر نکاح کرنے سے پہلے نکاح کرنے والے سے اپنی مجبوری بیان کردی جائے اور نکاح کرتے وقت ایجاب وقبول میں اس قسم کی کوئی شرط نہ لگائے، اور دوسرا مرد ہمبستری کرنے کے بعد طلاق دیدے یا اس کا انتقال ہوجائے تو اس کی عدت گزار کر عورت پہلے مرد کے نکاح میں آسکتی ہے۔ یہ صورت حدیث شریف میں مذکور لعنت کا مصداق نہیں ہے۔

گناہ نمبر ۶

چوری کرنا

حدیث

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: ''لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ، يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ، وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ

www.sukkurvi.com

فَتُقْطَعُ يَدُهُ.'' ❶

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے چور پر لعنت فرمائی ہے جو ایک انڈہ چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے اور رسی چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔

تشریح

موجبِ لعنت بننے والا ایک گناہ ''چوری'' بھی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چوری کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے، بعض مرد و خواتین میں یہ عادت پائی جاتی ہے، یہ عادت کبھی چھپی نہیں رہ سکتی، چوری کرنے والا ایک نہ ایک دن پکڑ میں ضرور آتا ہے، اسلام میں چوری کرنے والے کی سزا دایاں ہاتھ کاٹنا مقرر کی گئی ہے، یہ کتنی بڑی سزا ہے! اس کے ساتھ ساتھ آخرت کا وبال بھی بہت بڑا ہے۔ پکڑے جانے پر معاشرے میں ذلت وخواری اور بدنامی الگ سے ہوتی ہے، اس لئے اس گناہ سے بچنا چاہئے۔

بعض اوقات بچپن میں چھوٹے بچوں کو چوری کی عادت پڑ جاتی ہے، ماں باپ لاڈ پیار میں اُنہیں منع نہیں کرتے، جس کی وجہ سے جوان ہوتے ہوتے اُن میں یہ عادت پختہ ہوجاتی ہے اور تمام تر ذلت و رُسوائی کے باوجود اس عادت سے باز نہیں آتے۔ اس لئے والدین کو چاہئے کہ اپنے بچوں پر نظر رکھیں، اگر بچے کسی دوسرے کی چیز اس کی بلا اجازت اُٹھالیں اور استعمال کرلیں تو فوراً اس

❶ صحیح البخاری: ۸/۱۵۹

www.sulkurvi.com

پر تنبیہ کریں۔ بہر حال! چوری کے گناہ پر بھی اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

گناہ نمبر ۷ شراب پینا، پلانا اور خرید و فروخت کرنا

حدیث

عَنْ أَبِیْ عَلْقَمَةَ مَوْلَاهُمْ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْغَافِقِیِّ أَنَّهُمَا سَمِعَا ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ''لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَ شَارِبَهَا وَ سَاقِيَهَا وَ بَائِعَهَا وَ مُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَ مُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ إِلَيْهِ.'' ❶

ترجمہ

حضرت ابو علقمہؒ اور حضرت عبدالرحمنؒ بن عبداللہ الغافقی سے روایت ہے کہ اُنہوں نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے شراب پر اور اس کے پینے والے پر اور اس کے پلانے والے پر اور اس کے بیچنے والے پر اور اس کے خریدنے والے پر اور شراب بنانے والے اور بنوانے والے پر اور جو شراب کو کسی کے پاس لے جائے اس پر اور جس کے پاس لے جائے ان سب پر لعنت بھیجی ہے۔

تشریح

شریعتِ اسلامیہ میں شراب کو حرام قرار دیا گیا ہے، چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

❶ سنن أبی داود: ۳/۳۶٦، والحدیث سکت عنه أبو داؤد

www.sukkurvi.com

بیشمار ارشادات کی رُو سے تا قیامت شراب حرام ہے۔اسلام کے آغاز میں شراب حرام نہیں تھی، اور ایک دَم سے اُسے حرام بھی قرار نہیں دیا گیا، بلکہ تدریجاً اس کی قباحت وشناعت بیان فرما کر بالآخر حرام قرار دیا گیا۔پھر جب باقاعدہ طور پر شراب کی حرمت کا حکم آیا تو سب لوگوں نے اپنے اپنے گھروں سے شراب نکال کر نالیوں میں بہادی، یہاں تک کہ مدینہ کی گلیوں کی نالیاں شراب سے بھر گئیں، اور ان میں شراب بہنے لگی۔

شراب پینے والے پر لعنت کے ساتھ ساتھ اس کے پلانے والے پر بھی لعنت کی گئی ہے،اسی طرح اس کے نچوڑنے والے یعنی بنانے والے پر بھی لعنت ہے،اوراس کے بنوانے والے پر بھی لعنت ہے،اسی طرح بیچنے والے، خریدنے والے اور بیچ کر اس کے پیسے کھانے والے اوراس کو بیچنے یا پلانے کیلئے اُٹھانے والے پر بھی لعنت ہے، اسی طرح جس کیلئے وہ اُٹھا کر لائی گئی،اس پر بھی لعنت ہے۔اس لئے اس گناہ سے بچنا چاہئے، اور شراب کے حکم میں تمام نشہ لانے والی چیزیں بھی داخل ہیں،جیسے نشہ لانے والا الکحل، ہیروئن، چرس، افیون وغیرہ،ان سب سے بچنا ضروری ہے۔

www.sukkurvi.com

شراب کی وجہ سے نو(۹) لوگوں پر لعنت

بہرحال! شراب سے متعلق اتنے لوگوں پر لعنت وارد ہوئی ہے،اس کی وجہ یہ ہے کہ شراب دراصل تمام بداعمالیوں اور خرابیوں کی جڑ ہے، اسی وجہ سے شراب کو ''اُمّ الخبائث'' کہا جاتا ہے، پہلے زمانے میں اہلِ عرب یہ سمجھتے تھے کہ جتنے بھی اچھے اخلاق اور اچھی باتیں ہیں،وہ سب انگور سے پیدا ہوتی ہیں، اس

لئے اُنہوں نے انگور کا نام "الکرم" (یعنی عزت والی چیز) رکھا ہوا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی تعلیمات کے ذریعہ اس باطل تصور کو ختم فرمایا اور شراب کا "اُمّ الخبائث" ہونا بیان فرمایا۔

شراب خور خبیث اور بدعمل ہوتا ہے

آج کے زمانہ میں بھی شراب پینے والے خواہ ظاہراً کیسے ہی بااخلاق نظر آتے ہوں، لیکن باطن میں نہایت ہی خبیث اور بدعمل ہوتے ہیں۔ شراب پینا کافروں کا شیوہ ہے، اسی وجہ سے کفار میں شراب نوشی عام ہونے کی وجہ سے بے شرمی، بے حیائی، زنا، لواطت، بدکاری، رشوت، دھوکہ بازی، ظلم وستم وغیرہ جیسی برائیاں بکثرت پائی جاتی ہیں۔ دارالافتاء میں اکثر طلاق کے مسائل پوچھے جاتے ہیں، ان میں طلاق کی ایک وجہ شراب نوشی بھی ہوتی ہے۔ اس لئے تمام خرابیوں کا سبب بننے والے گناہ کا موجب لعنت ہونا بلاشبہ درست ہے۔ اور اس گناہ سے بچنا ضروری ہے۔

گناہ نمبر ۸

جاندار کو نشانہ بنانا

حدیث

وَعَنْهُ (اَیْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا. ❶

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس

❶ مشکاۃ المصابیح-۲/۱۱۹۳

www.sukkurvi.com

شخص پر لعنت فرمائی ہے جو جاندار چیز کو نشانہ بنائے۔

تشریح

یعنی کسی جاندار مثلاً انسان یا حیوان وغیرہ کو ایک جگہ کھڑا کر کے اس پر کوئی شخص نشانہ بازی کی مشق کرے، اس طرح اس کو تکلیف پہنچائے اور اس سے اپنا دل خوش کرے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اہلِ عرب میں یہ طریقہ رائج تھا کہ کسی جانور کو باندھ کر دور سے اس پر تیر اندازی کر کے اپنا نشانہ درست کیا کرتے تھے۔ جانور کے ساتھ ایسا کرنا سراسر ناجائز اور ظلم ہے، شریعت میں اس کی بالکل گنجائش نہیں ہے۔ حلال جانوروں کے ذبح کرنے میں بھی شرعی حکم یہ ہے کہ اُنہیں ایسے تیز دھار آلے کے ساتھ ذبح کریں جو جلدی سے گلا کاٹ دے، تاکہ جانور کو ذبح کے وقت کی تکلیف کم سے کم ہو۔

ہمارے زمانے میں بعض اوقات لوگ اپنے شوق، یا کسی ضرورت سے پرندوں کو نشانہ بناتے ہیں، اس سے مقصود گوشت کھانا نہیں ہوتا، بلکہ محض ''شکار'' کھیلنا ہوتا ہے، مثلاً کبھی کسی چڑیا کو مار دیا، کبھی کبوتر اور کوے کو نشانہ بنالیا، کبھی غلیل سے اور کبھی چھروں والی بندوق سے یہ کام کیا جاتا ہے۔ یہ عمل بھی موجبِ لعنت ہے۔ البتہ اگر کوئی اس نیت سے شکار کرے کہ ان کا گوشت خود استعمال کرے گا یا بیچ دے گا تو جائز ہے۔ لیکن اس صورت میں اگر غلیل یا بندوق سے شکار کیا ہوا پرندہ یا جانور زندہ حالت میں ملے تو اسے باقاعدہ ذبح کرنا ضروری ہے، ورنہ شکار حلال نہ ہوگا۔

www.sukkurvi.com

بلاوجہ جانور کوستانا جائز نہیں

اسی طرح بلاوجہ کسی جانور کوستانا، تکلیف دینا یا پریشان کرنا بھی درست نہیں ہے، حدیث میں ایک واقعہ مذکور ہے کہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں تھے، کچھ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے، راستے میں کسی جگہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قیام ہوا، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اِدھر اُدھر پھیل گئے، چند صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم درختوں کے ایک جھنڈ کے پاس سے گزرے، جھنڈ سے پرندوں کے بچوں کے چہچہانے کی آواز سنائی دی، اندر جا کر دیکھا تو ایک گھونسلہ میں کسی پرندے کے چھوٹے چھوٹے بچے تھے جو چہچہا رہے تھے، اُنہوں نے ان بچوں کو وہاں سے اُٹھالیا اور کسی کپڑے میں ڈھک کر اُنہیں لیکر چلے، ابھی کچھ دور ہی گئے تھے کہ ان پرندوں کی ماں کو اندازہ ہوگیا کہ اُس کے بچوں کو گھونسلہ سے ان لوگوں نے اُٹھایا ہے، چنانچہ وہ بے چین ہو کر فضا میں اِدھر اُدھر چکر لگانے لگی، اُنہوں نے اس کے بچوں کے اُوپر سے کپڑا اُٹھایا تو وہ اپنے بچوں پر آکر پَر پھیلا کر بیٹھ گئی، عام طور پر جنگلی پرندے ایسا نہیں کرتے، کیونکہ وہ انسانوں سے مانوس نہیں ہوتے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو اس پر بڑا تعجب ہوا، اُنہوں نے اس پر بھی کپڑا ڈھک دیا۔ پھر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ سارا واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو تنبیہ فرمائی کہ تمہیں اس پرندے کو اس کے بچوں کی وجہ سے تکلیف نہیں دینی چاہیے تھی، اور پھر حکم دیا کہ جہاں سے اُنہیں لیکر آئے ہو، وہیں چھوڑ کر آؤ۔

www.sukkurvi.com

اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں سے بہت محبت ہے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جس طرح پرندے کو اپنے بچوں سے محبت ہے، اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں سے اس سے زیادہ محبت ہے، بہر حال! ہم اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی محبت کو نہیں سمجھتے، ورنہ اللہ جل شانہ قرآنِ کریم میں فرماتے ہیں:

وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ❶

ترجمہ

اللہ تعالیٰ مؤمنین کے دوست ہیں۔

www.sukkurvi.com

حضرت نوح علیہ السلام کا سبق آموز واقعہ

ایک حکیمانہ واقعہ یاد آیا جو اگرچہ تفسیری روایت ہے، جو زیادہ معتبر نہیں ہوتی، اِلَّا یہ کہ کسی صحیح سند سے اسکا مضمون ثابت ہوجائے۔ وہ یہ ہے کہ جب حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر عذاب آیا اور قومِ نوح پانی میں ڈوب کر ہلاک ہوگئی، اور حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہر گئی اور پھر وہ دوبارہ زمین پر آباد ہوئے۔ اللہ ربّ العزت نے ایک سبق دینے کیلئے حضرت نوح علیہ السلام سے فرمایا کہ مٹکے بناؤ، چنانچہ ایک عرصہ تک وہ مٹکے بناتے رہے، پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ ان مٹکوں کو توڑ دو، چنانچہ اُنہوں نے توڑ دئے۔ ظاہر ہے کہ محنت سے کوئی چیز تیار کرنے کے بعد انسان اسے بلاوجہ توڑے تو دل دُکھتا ہے، چنانچہ اللہ ربّ العزت نے ان سے پوچھا کہ بنانے کے بعد توڑنے میں آپ کو کچھ تکلیف

---

❶ سورہ آل عمران، آیت نمبر ٦٨

یہ ہم سے ہماری محبت مانگ رہا تھا، ہم جانتے تھے کہ وہ اس محبت کا متحمل نہیں ہے، یہ اپنی طاقت سے زیادہ ہم سے مانگ رہا ہے، اس لئے ہم اس کی دُعا قبول نہیں کررہے تھے، پھر اس نے آپ سے دُعا کیلئے کہا اور آپ نے دعا کردی، چونکہ آپ ہمارے محبوب ومقبول پیغمبر ہیں اور ہم انبیاء کی دُعا رد نہیں کرتے، چنانچہ ہم نے اپنی محبت کا ایک ذرّہ اس کے پاس بھیجا، جب وہ ذرہ گرجا کے قریب پہنچا، اس کی اینٹیں اُڑ گئیں، کچھ اور قریب ہوا تو پہاڑ پھٹ گیا، اور اس راہب کا یہ حال ہو گیا جو آپ نے دیکھ لیا۔

اس لئے حضور ﷺ کی اتباع میں اللہ تعالیٰ کی محبت مانگی جائے کہ یا اللہ! اتنی محبت عطا فرما جس کے ہم متحمل ہو سکیں۔

www.sukkurti.com

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سو(۱۰۰) حصے

حدیث میں ہے کہ اللہ جل شانہ نے اپنی رحمت کے سو(۱۰۰) حصے کئے ہیں، صرف ایک حصہ دنیا میں اُتارا ہے، اسی کی وجہ سے دنیا میں شفقت، پیار، نرمی، محبت کا بازار گرم ہے، اسی کی وجہ سے ماں باپ اپنی اولاد سے محبت کرتے ہیں، میاں بیوی ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، بہن بھائیوں کی محبت اسی کی بدولت ہے، یہاں تک کہ جانور اور پرندوں میں بھی یہ محبت پائی جاتی ہے، غرض کائنات میں محبت کا بازار اللہ جل شانہ کی رحمت کے اُسی ایک ذرّہ کی وجہ سے ہے، اللہ جل شانہ اپنی رحمت کے باقی ننانوے حصے قیامت کے دن اپنے بندوں کو معاف کرنے کیلئے استعمال فرمائیں گے، بلکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی محبت کا یہ دنیا کا ایک حصہ بھی شامل ہو جائے گا اور یوں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سو فیصد اپنے بندوں پر رحمت کا معاملہ فرمائیں گے۔

ہمارے چند اکابر رحمہم اللہ کا حال

ہمارے بزرگوں میں سے جامعہ اشرفیہ لاہور کے بانی حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب رحمہ اللہ کی بات یاد آئی۔ان کے ایک خلیفہ حضرت بٹ صاحب تھے، الحمدللہ! میں نے اُن کی زیارت کی ہے، یہ اگرچہ عالم نہیں تھے،لیکن حضرت مولانا رومی رحمہ اللہ کی مثنوی کے عاشق تھے، جب کبھی وہ سکھر تشریف لاتے توان کا درس مثنوی شریف پر ہی ہوتا تھا۔حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کے دوسرے خلیفہ حضرت مولانا مفتی محمد خلیل صاحب رحمہ اللہ گوجرانوالہ والے تھے،وہ سال میں دومرتبہ چند دنوں کیلئے سکھر تشریف لاتے تھے،ظہر کے بعد خواتین میں بیان ہوتا تھا، پھر عشاء کے بعد اور فجر کے بعد مردوں میں بیان ہوتا تھا، بیان دل سے نکلتا تھا اور دل میں اُترتا تھا،ان کی دُعا بڑی والہانہ ہوا کرتی تھی، جیسے چھوٹا بچہ اپنے والدین سے بلک بلک کر اور چمٹ چمٹ کر مانگتا ہے،اس طرح ان کی دعا ہوتی تھی، الحمدللہ! بارہا اُن کی زیارت ہوئی اور درس سننے کا موقع ملا۔

حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کے تیسرے خلیفہ حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب رحمہ اللہ تھے، اسی طرح چوتھے خلیفہ حضرت قاری فتح محمد صاحب رحمہ اللہ تھے، ہمارے حضرت رحمہ اللہ حضرت قاری صاحبؒ کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ یہ گذشتہ زمانے کے بزرگ ہیں، اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان کی زیارت کروانے کیلئے ہمارے زمانے میں پیدا فرمادیا ہے، یہ اللہ جل شانہ کی عبادت میں مجاہدہ کرنیوالے تھے اور مسلسل روزے رکھا کرتے تھے، رمضان المبارک میں تراویح میں روزانہ دس پارے پڑھتے تھے، عشاء کے بعد تراویح شروع ہوتی

www.sukkurwi.com

اور سحری میں ختم ہوتی تھی، حضرت قاری صاحب ؒ نانک واڑہ میں رہائش پذیر تھے، پورے شہر سے خاص خاص لوگ تراویح پڑھنے کیلئے اُن کے پاس حاضر ہوتے تھے۔

کیا تمہیں گاڑی چلانا آتی ہے؟

حضرت مفتی حسن صاحب ؒ نیلا گنبد مسجد میں فجر کی نماز کے بعد درسِ قرآنِ کریم دیا کرتے تھے، حضرت ایک ٹانگ سے معذور تھے، حضرت کے خلیفہ جناب بٹ صاحب حضرت مفتی صاحب ؒ کو اپنی گاڑی میں گھر سے نیلا گنبد لیجاتے تھے، اور درس کے بعد حضرت کو واپس گھر پہنچادیتے تھے۔ بٹ صاحب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت مفتی صاحب ؒ نے مجھ سے پوچھا کہ بٹ صاحب! کیا آپ کو گاڑی چلانا آتی ہے؟ میں حیران ہوا کہ کیا جواب دوں؟ کیونکہ روزانہ گاڑی ہی میں حضرت مفتی صاحب کو لاتا اور لیجاتا ہوں، اس سوال کا کوئی جواب مجھ سے نہ بن پڑا، لہٰذا عرض کیا کہ حضرت! آپ ہی فرما دیجئے کہ گاڑی کیسے چلانی چاہئے؟ فرمایا کہ گاڑی اس طرح چلاتے ہیں کہ گاڑی چلانے کی وجہ سے نہ کسی انسان کو تکلیف پہنچے اور نہ ہی کسی جانور کو تکلیف پہنچے۔

گاڑی چلانے کے چند اُصول

گاڑی چلاتے وقت ٹریفک کے قوانین کی پابندی کرنا اپنی جگہ درست بلکہ ضروری ہے، لیکن ان کے ساتھ ساتھ آدمی بطورِ خاص اس بات کا خیال رکھے کہ گاڑی چلاتے وقت اپنے کسی عمل سے کسی کیلئے ایذاء اور تکلیف کا سبب نہ بنے، مثلاً زور سے ہارن نہ بجائے، اچانک زور سے بریک نہ لگائے، تیز

www.sukkurvi.com

رفتاری کے ساتھ کسی دوسری گاڑی کو اَورٹیک نہ کرے، پیدل یا گاڑی میں گزرنے والوں پر اپنی گاڑی کی وجہ سے راستہ تنگ نہ کرے، ہیڈ لائٹ میں بلاوجہ فلیش لائٹ استعمال نہ کرے کہ اس کی وجہ سے سامنے سے آنے والوں کی آنکھوں چندھیا جائیں اور خدانخواستہ وہ کسی حادثے کا شکار ہوجائیں، وغیرہ۔

غرض شریعت نے ہمیں ہر اُس کام سے منع فرمایا ہے جو کسی کی ایذاء اور تکلیف کا باعث بنے اور اُس کی وجہ سے ناحق کسی کو تکلیف پہنچے۔

گناہ نمبر ۹ مرد اور عورت کا ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنا

www.sukkurvi.com

حدیث

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: "لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ." ❶

ترجمہ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں۔

تشریح

مرد اور عورت کا ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنا اور ایک دوسرے کی وضع بنانا حرام ہے اور موجبِ لعنت ہے۔

---

❶ صحيح البخاري: ٧/١٥٩

مرد وعورت میں فطری طور پر فرق ہے

اللہ ربّ العزت نے مردوں کو وضع وقطع، لباس وپوشاک، جسمانی ساخت غرض کہ ہر چیز میں عورتوں سے الگ رکھا ہے، اسی طرح عورتوں کی وضع وقطع اور جسمانی ساخت مردوں سے الگ پیدا فرمائی ہے، اسی وجہ سے روزِ اوّل سے مردوں اور عورتوں کا لباس، رہن وسہن اور معمولات الگ تھلک چلے آرہے ہیں۔

فطری طور پر اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت میں بڑا فرق رکھا ہے، مثلاً اللہ ربّ العزت نے مردوں میں قوت وطاقت بہ نسبت خواتین کے زیادہ رکھی ہے، عقل وفہم بھی عورت کی بہ نسبت مرد کو زیادہ عطا کی گئی ہے، لہٰذا اس فطری فرق کی وجہ سے دونوں جنسوں کے لباس، پوشاک اور چال چلن میں بھی فرق ہونا قدرتی امر ہے، اور یہ فرق ہمیشہ یونہی رہے گا، اگر کوئی مرد چاہے کہ میں عورتوں جیسا لباس پہن لوں، اور ان کی جیسی وضع وقطع، چال وچلن اختیار کرلوں، ان کے جیسے زیورات پہن لوں تو یہ بات قابلِ قبول نہیں، اس پر لعنت وارد ہوئی ہے، اسی طرح کوئی عورت یہ چاہے کہ میں مردوں کی طرح لباس وپوشاک وغیرہ پہنوں، مردوں کی طرح اُٹھنا بیٹھنا شروع کردوں تو یہ کام بھی موجبِ لعنت ہے۔

www.sukkurvi.com

ڈاڑھی مونڈنے کے حرام ہونے کی ایک وجہ

ڈاڑھی منڈانے کے حرام ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مردوں کو عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے، اگرچہ ڈاڑھی منڈانے کی ممانعت الگ سے بھی احادیث شریفہ میں وارد ہوئی ہے، فطری طور پر خواتین کی ڈاڑھی

نہیں ہوتی، اس لئے اگر کوئی مرد اپنی ڈاڑھی منڈوائے تو اس میں اللہ جل شانہ کے حکم کی خلاف ورزی کے ساتھ ساتھ عورتوں کے چہرے سے مشابہت بھی ہے۔ اس کے برعکس اگر کسی عورت کے ڈاڑھی اور مونچھیں نکل آئیں تو اس کیلئے یہ حکم ہے کہ وہ اُنہیں منڈوادے، تاکہ مردوں کے ساتھ مشابہت نہ ہو۔ ڈاڑھی منڈانے کی ممانعت کی ایک اور وجہ کفار کے ساتھ مشابہت بھی ہے۔

اسی طرح مردوں کو سر کے بال اتنے لمبا کرلینا جس سے عورتوں کے بالوں کے ساتھ مشابہت ہو، ناجائز ہے، اس کے برعکس عورتوں کو سر منڈانا حرام ہے، اسی طرح مردوں کی طرح بال رکھنا بھی حرام ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے دو مختلف ملکوں کی فوجیں ایک دوسرے کی وردی پہن لیں، یہ عمل بغاوت کہلاتا ہے، غیر مسلموں میں اس بغاوت کا چلن عام ہو چکا ہے، بعض عورتیں مردوں کی مشابہت اختیار کر رہی ہیں اور بعض مرد عورتوں کی سی وضع اپنا رہے ہیں، ان کی نقالی کرتے ہوئے بعض مسلمان خواتین و حضرات بھی ایسے کام کرنے لگ جاتے ہیں، ان پر اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

چار قسم کی مشابہتیں

جن احادیث میں مردوں کو عورتوں کی اور عورتوں کو مردوں کی مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا گیا ہے، علماء نے آسانی کیلئے وہاں پر چار مشابہتیں بیان فرمائی ہیں:

(۱)...... مرد و عورت کا ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنا

(۲)...... مسلمان کا، کافروں کی مشابہت اختیار کرنا

www.sunkurvi.com

یعنی جو لباس و پوشاک اور وضع وقطع کافروں کے ساتھ خاص ہے، کسی مسلمان کو اُن کا اختیار کر لینا ناجائز ہے، جیسے صلیب کا استعمال، یا اس کی علامت کے طور پر ٹائی کا استعمال کرنا، اگرچہ تحقیق سے یہ ثابت نہیں ہے کہ ٹائی واقعی صلیب کی علامت کے طور پر استعمال کی جاتی تھی، لیکن مشہور یہی ہے۔ ایسے ہی پینٹ پتلون کے پائنچے کو ٹخنے سے نیچے رکھنا۔ ٹخنوں سے نیچے پائنچے کرنے کی ممانعت الگ سے بھی وارد ہوئی ہے۔ بہر حال! پینٹ پتلون کا لباس کافروں کے ساتھ خاص نہیں ہے، اس لئے اس کے پہننے میں اگرچہ کافروں کے ساتھ مشابہت کا حکم نہیں ہے، لیکن کراہت بہر حال موجود ہے۔

اسی طرح ہندوؤں کا خاص رنگ کا مذہبی لباس کسی مسلمان کیلئے زیب تن کرنا جائز نہیں۔ اسی طرح ہندو عورتوں کے لباس اور ان جیسی وضع وقطع اختیار کرنا کسی مسلمان عورت کیلئے جائز نہیں ہے۔

(۳)...... فاسقوں اور فاجروں کی مشابہت اختیار کرنا

یہ تین مشابہتیں ناجائز اور حرام ہیں۔ ان پر لعنت وارد ہوئی ہے۔

البتہ چوتھی قسم کی مشابہت مطلوب ہے اور وہ یہ ہے:

(۴)...... علماء وصلحاء کی مشابہت اختیار کرنا

اللہ تعالیٰ کے نیک لوگ جس طرح دیگر اعمال میں اتباعِ سنت کا اہتمام کرتے ہیں، اسی طرح اپنے لباس و پوشاک اور وضع وقطع میں بھی سنت پر عمل کا اہتمام کرتے ہیں، لہٰذا جو شخص ان کی مشابہت اختیار کرتے ہوئے ان جیسی وضع وقطع اور ان جیسا لباس اختیار کرے گا، ان شاء اللہ اتباعِ سنت کی برکت

www.sukkurvi.com

سے اس پر اجر ملے گا۔اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مستحق ہوگا۔

گناہ نمبر ۱۰ غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنا

حدیث

عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْنَا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ أَخْبِرْنَا بِشَيْءٍ أَسَرَّهُ إِلَيْكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ ''مَا أَسَرَّ إِلَيَّ شَيْئًا كَتَمَهُ النَّاسَ وَلٰكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَعَنَ اللهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ۔''

ترجمہ

حضرت ابو الطفیلؒ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی بن ابی طالب ﷺ سے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جو آپ کو راز کی باتیں بتائی ہیں وہ ہمیں بتایئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں سے چھپا کر مجھے کوئی راز کی بات نہیں ارشاد فرمائی، لیکن میں نے آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرے۔

تشریح

کافروں میں اس کا رواج عام ہے، وہ جانور ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتے، بغیر نام لئے ہی ذبح کرتے ہیں، یا اگر نام لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کا نام لیتے ہیں۔ بعض مسلمان بھی غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرتے ہیں، جیسے بعض لوگ کسی مزار پر جا کر منت مانگتے ہیں کہ اگر میرا

www.sukkurvi.com

فلاں کام ہو گیا تو میں اس صاحبِ مزار کے نام پر بکرا وغیرہ ذبح کروں گا، پھر کام ہو جانے پر اللہ تعالیٰ کا نام لینے کی بجائے صاحبِ مزار کا نام لیکر جانور ذبح کیا جاتا ہے، یہ موجبِ لعنت کام ہے۔

کسی بڑے آدمی کی آمد پر جانور ذبح کرنا

اسی طرح بعض علاقوں میں رواج ہے کہ جب ان کے یہاں کوئی بڑا آدمی آجائے تو اس کی آمد پر اس کی تعظیم میں جانور ذبح کرتے ہیں، اس جانور کو ذبح کرکے اس کا گوشت استعمال کرنا مقصود نہیں ہوتا، بلکہ جیسے کسی کی آمد پر بندوق اور پستول وغیرہ سے فائرنگ کرکے اس کا خیر مقدم کیا جاتا ہے، اسی استقبال کی نیت سے بعض جگہ جانور ذبح ہوتا ہے، اس پر بھی اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا جاتا، یہ عمل بھی موجبِ لعنت ہے، اصل حکم یہ ہے کہ جانور کو ذبح کرتے وقت اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے، خواہ جانور قربانی کے لئے ذبح کیا جائے یا اس کا گوشت حاصل کرنے کیلئے ذبح کیا جائے۔ ذبح کرتے وقت قصداً اللہ تعالیٰ کا نام نہ لینے یا غیر اللہ کا نام لینے کی وجہ سے جانور مردار ہو جاتا ہے، اور ایسا کرنے والا گناہگار ہوتا ہے، اس لئے اس گناہ سے بچنا ضروری ہے۔

گناہ نمبر ۱۱ بدعت ایجاد کرنے والے کی پشت پناہی کرنا

عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْنَا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه أَخْبِرْنَا بِشَيْءٍ أَسَرَّهُ إِلَيْكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ ''مَا أَسَرَّ إِلَيَّ شَيْئًا كَتَمَهُ النَّاسَ وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ:.....

وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اٰوٰی مُحْدِثًا" الخ

ترجمہ

حضرت ابو الطفیلؒ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آپ کو راز کی باتیں بتائی ہیں وہ ہمیں بتایئے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے چھپا کر مجھے کوئی راز کی بات نہیں ارشاد فرمائی، لیکن میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ.... اور اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے اس شخص پر جو کسی بدعت کے ایجاد کرنے والے کو سہارا دے (یعنی پشت پناہی کرے)۔

تشریح

دین میں نئی بات نکالنے کو بدعت اور ایسے کرنے والے کو بدعتی کہتے ہیں، بدعت گمراہی ہے اور دوزخ میں لیجانے والی ہے، اسی طرح بدعتی بھی تعظیم اور ادب کے لائق نہیں ہے، جس شخص نے دین میں کوئی بدعت جاری کی اور اسے دیکھ کر اس کے گھر والے، عزیز واقارب اور دیگر متعلقین بھی اس کام کو کرنے لگے تو ان سب کے گناہ میں اس بدعت کو جاری کرنے والے کا بھی حصہ ہوگا، اکثر بدعات کا حال ایسا ہی ہے، شروع میں کچھ لوگوں نے اسے انجام دیا اور پھر نسل در نسل لوگوں نے اس پر مضبوطی کے ساتھ عمل کرنا شروع کر دیا اور اس کے ساتھ دین کے ایک مستقل حکم جیسا معاملہ کیا جانے لگا۔ جیسے کسی کے انتقال کے بعد تیجہ، دسواں، چالیسواں اور برسی وغیرہ کرنا۔ اجتماعی قرآن خوانی اور تعزیت کا مروّجہ طریقہ کہ آنے والے لفظِ فاتحہ کہتا ہے اور سب لوگ ہاتھ

www.sukkurvi.com

بلند کر کے کچھ پڑھنا شروع کر دیتے ہیں، تعزیت کا یہ طریقہ درست نہیں ہے۔ یہ سراسر بدعت ہے۔ ان علاقوں کے علماء کو چاہئے کہ خود بھی اس عمل سے باز آجائیں اور دوسروں کو بھی منع کریں، کیونکہ بدعات جاری کرنے والوں پر لعنت ہے۔

ہمارے معاشرے میں خوشی اور غم دونوں موقعوں پر طرح طرح کی بدعات اور رسومات رائج ہیں، اور ان میں سے اکثر و بیشتر ناجائز ہیں اور ان کا مقصود قوم اور برادری میں دِکھاوا بھی ہوتا ہے، ان سب ناجائز رسم ورواج اور بدعات سے بچنا ضروری ہے۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ اگر بدعت کو روکنے پر قدرت نہ ہو تو کم از کم اپنے آپ کو بدعت سے بچائے، خواہ اس کے لئے اپنے خاندان اور برادری کی ناراضگی مول لینا پڑے۔

www.sukkurvi.com

والدین کو برا بھلا کہنا

عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْنَا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷛ أَخْبِرْنَا بِشَيْءٍ أَسَرَّهُ إِلَيْكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ ''مَا أَسَرَّ إِلَيَّ شَيْئًا كَتَمَهُ النَّاسَ وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ:.... وَلَعَنَ اللهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ۔'' الخ

ترجمہ

حضرت ابو الطفیلؒ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی بن ابی طالب ﷛ سے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جو آپ کو راز کی باتیں بتائی ہیں وہ ہمیں بتایئے، تو آپ ﷛ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں سے

چھپا کر مجھے کوئی راز کی بات نہیں ارشاد فرمائی، لیکن میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ...... اور اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو اپنے والدین کو برا بھلا کہے۔ الخ

تشریح

ہمارے دین میں ماں باپ کا درجہ بہت اُونچا ہے، ان کا ادب و احترام کرنے کا حکم ہے، اولاد پر واجب کیا گیا ہے کہ وہ جائز اُمور میں اپنے والدین کی اطاعت کریں، اُن کی خدمت کریں اور جہاں تک ممکن ہو، اُنہیں راحت پہنچائیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص شفقت و رحمت سے اپنے والدین پر نظر ڈالے، ہر نظر پر ایک مقبول حج کا ثواب ملتا ہے، کسی نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! چاہے وہ دن میں سو مرتبہ نظر ڈالے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خواہ سو مرتبہ نظر ڈالے۔ اللہ ربّ العزت کی عطا نہ ختم ہونے والی ہے، قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ کی عطا کے بارے میں فرمایا ہے:

عَطَآءً غَيۡرَ مَجۡذُوۡذٍ ❶

ترجمہ

یہ ایک ایسی عطا ہوگی، جو کبھی ختم ہونے میں نہ آئے گی۔

اس لئے اگر کوئی سو مرتبہ بھی اپنے والدین کے چہرے پر شفقت کی نظر ڈالے گا، اللہ جل شانہ سو مرتبہ ہی اس کو مقبول حج کا ثواب عطا فرمائیں گے اور اس سے اللہ جل شانہ کے خزانہ میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔

❶ سورہ ھود، آیت نمبر ۱۰۸

www.sukkurvi.com

تین لوگوں کی دُعا قبول ہونے میں کچھ شک نہیں

اسی طرح حدیث میں آتا ہے کہ تین لوگ ایسے ہیں، جن کی دُعا کے قبول ہونے میں کوئی شک نہیں:

(۱)...... ایک والدین کی دعا اولاد کے حق میں۔

(۲)...... دوسرے مسافر کی دعا

(۳)...... اور تیسرے مظلوم کی دعا

ماں کی دُعا کا عجیب واقعہ

ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ جل شانہ سے دُعا کی کہ یا اللہ! جنت میں جو میرا ساتھی ہوگا، مجھے بتادیجئے کہ وہ کون ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دُعا قبول فرمائی اور بذریعہ وحی بتلادیا کہ فلاں قصائی جنت میں تمہارا ساتھی ہوگا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس سے ملاقات کی غرض سے اس کی دوکان پر پہنچے، وہ گاہکوں کو گوشت دینے میں مصروف تھا، آپ علیہ السلام نے اس کے فارغ ہونے کا انتظار کیا، شام کو وہ اپنے کام سے فارغ ہوا اور بچ جانے والا تھوڑا سا گوشت کپڑے میں لپیٹ کر گھر کی طرف چل دیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی اس کے ساتھ ساتھ اسکے گھر چلے گئے۔ گھر جا کر اس شخص نے اس گوشت کی بوٹیاں بنائیں اور ایک ہانڈی میں ڈالیں اور ہانڈی کو چولہے پر چڑھادیا، سالن تیار کرنے کے بعد روٹی بھی تیار کی اور اس کے بعد اندر کمرے سے ایک نہایت کمزور، ضعیف اور بوڑھی عورت کو گود میں اُٹھا کر لایا اور اسے سہارا دیکر بٹھایا اور اپنے ہاتھ سے روٹی کھلائی، کھانا کھلانے کے بعد اس کے ہاتھ منہ صاف

www.sukkurvi.com

کہ اے سلیمان! تم سمندر کے کنارے جاؤ اور ہماری قدرت کے عجائبات کا نظارہ دیکھو! چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے خاص احباب کو لیکر سمندر کے کنارے پہنچے، آگے پیچھے چل کر دیکھا، کوئی خاص چیز نظر نہ آئی، سوچا کہ شاید سمندر کے اندر کوئی عجوبہ ہو، ان کے تابعداروں میں جن بھی شامل تھے، چنانچہ آپ نے ایک جن کو حکم دیا کہ تم سمندر میں غوطہ لگاؤ اور وہاں کوئی عجیب چیز ہو تو اُسے باہر لے آؤ، اس جن نے سمندر میں غوطہ لگایا اور کچھ دیر بعد خالی ہاتھ واپس آگیا، اور عرض کیا کہ میں سمندر کی تہہ میں اپنی طاقت کے مطابق گیا، لیکن کوئی عجیب چیز میرے ہاتھ نہ آئی، اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس سے زیادہ طاقتور جن کو حکم دیا کہ تم جاؤ اور دیکھ کر آؤ۔ چنانچہ وہ جن پہلے سے زیادہ سمندر کی گہرائی میں اُترا اور خالی ہاتھ واپس آگیا۔

اسکے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے وزیر آصف برخیا کو حکم دیا کہ تم سمندر میں جا کر تلاش کرو۔ وہ بہت طاقتور تھے، اُنہوں نے سمندر میں غوطہ لگایا اور سمندر کی آخری تہہ تک جا کر تلاش کیا، تہہ میں اُنہیں ایک قبہ یعنی گنبد نما کوئی عمارت ملی، اُنہوں نے اسے کھلونے کی طرح اُٹھایا اور باہر لاکر حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے رکھ دیا، اس قبے کے چار دروازے تھے، جن پر ریشمین پردے پڑے ہوئے تھے، سمندر سے نکلنے کے باوجود اُس پر پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں تھا، حضرت سلیمان علیہ السلام اس کے اندر تشریف لے گئے، دیکھا کہ ایک نوجوان مصلّے پر نیت باندھے کھڑا ہے، حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کے نماز ختم کرنے کا انتظار فرمایا، نماز کے ختم کرنے کے بعد وہ نوجوان حضرت سلیمان علیہ السلام سے ملا اور نہایت خوش ہوا اور عرض کیا کہ حضرت! عرصہ سے آپ کی زیارت کی

www.sulkurvi.com

خواہش تھی، آج اللہ تعالیٰ نے وہ خواہش پوری فرمادی۔

اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کا نام اور حال پوچھا، اس نے اپنا نام، اپنے نبی کا نام اور اپنے زمانے کی کچھ باتیں بتائیں تو اندازہ ہوا کہ اس کو یہاں آئے ہوئے ایک ہزار سال ہو چکے تھے۔ پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ تم اس طرح اس قبے میں سمندر کی تہہ میں کیسے پہنچے؟ اور پانی اس قبے میں کیوں نہیں داخل ہوتا؟ اس پر اُس نوجوان نے اپنا قصہ سنایا کہ حضرت! میں اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا تھا، میرے والدین بوڑھے تھے، اپاہج اور خدمت کے مستحق تھے، میں نے ان کی خاطر نہ شادی کی اور نہ ہی دنیا کی کوئی دوسری مصروفیت اختیار کی۔ میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے خاطر دن ورات دونوں کی خدمت کیا کرتا تھا، یہاں تک کہ میرے والد کے انتقال کا وقت آ گیا، آخری وقت میں اُنہوں نے میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ یااللہ! میرے اس بیٹے کو غیب سے روزی دینا، اور شیطان کے شر سے محفوظ جگہ میں عبادت کی توفیق عطا فرمانا۔ اس کے بعد ان کا انتقال ہو گیا، میں نے تجہیز و تکفین کے بعد اُنہیں دفنا دیا۔ اس کے بعد میں اپنی والدہ کی خدمت میں مشغول ہو گیا، بالآخر ان کے انتقال کا وقت بھی قریب آ گیا، اُنہوں نے بھی میرے لئے دُعا کی کہ یااللہ! میرے بیٹے کو لمبی عمر عطا فرمانا۔ اور اسے ایسا ماحول عطا فرمانا کہ دن رات یہ آپ کی عبادت کرے اور اسے کھانے پینے کی پریشانی نہ ہو۔

ماں کو دفنانے کے بعد میں گھر جانے کیلئے چلا، والدین کی وفات کے بعد گھر ویران تھا، اب میں جاتا تو کس کے پاس جاتا؟ وہاں نہ میری ماں تھی اور نہ والد تھے، لہٰذا میں اُنہی خیالات میں گم بجائے گھر جانے کے سمندر کی طرف

www.sukkurvi.com

مر گیا، سمندر کے اس کنارے پر پہنچ کر میں نے یہ قبہ دیکھا، اس کی خوبصورتی سے متاثر ہو کر اسے دیکھنے کیلئے میں اس کے اندر چلا گیا، جیسے ہی اندر آیا، کسی نے اُٹھا کر اسے سمندر کی تہہ میں رکھ دیا، اس سے نہ مجھے ڈر اور خوف محسوس ہوا اور نہ ہی کچھ وحشت ہوئی، میں یہاں آکر اپنے آپ کو پرسکون محسوس کرنے لگا، اس دن سے میں اس قبے کے اندر ہوں، ہر وقت اللہ جل شانہ کی عبادت کرتا ہوں، روزانہ پیلے رنگ کی لڈو نما غذا آتی ہے، اس میں ساری دنیا کی غذاؤں کا ذائقہ ہوتا ہے، اسے کھا کر میں اپنے آپ کو توانا محسوس کرتا ہوں اور پھر نیت باندھ کر مصلے پر کھڑا ہو جاتا ہوں۔ یہ سب میرے والدین کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ سن کر فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے مجھ پر وحی نازل فرمائی تھی کہ تم فلاں سمندر کے کنارے جاؤ اور ہماری قدرت کے عجائبات میں ایک نمونہ دیکھو، اس طرح تم سے ملاقات ہوئی۔

اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس سے کہا کہ اگر تم چاہو تو میرے ساتھ چلو، اگر اسی طرح رہنا چاہتے ہو تو تمہیں واپس بھیج دیتے ہیں، چنانچہ اس نوجوان نے اسی زندگی کو اختیار کرنا پسند کیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس قبے کو سمندر میں وہیں پہنچا دیا جہاں سے اُٹھایا تھا۔

والدین کی قدر کریں

اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے احباب سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی قدرت کا یہ نمونہ اس لئے دِکھایا ہے تا کہ ہم اپنے ماں باپ کی قدر کریں، ماں باپ کی دُعاؤں کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے اس نوجوان کو کس

قدر اُونچا مقام عطا فرمایا، اس نوجوان کو اپنی قدرت کے عجائبات کا ایک نمونہ بنایا۔ اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم اپنے والدین کی زندگی کی قدر کریں اور ان کی خدمت و دِلجوئی کو اپنا معمول بنالیں، ان کی دُعائیں لیتے رہیں۔ اسی طرح ان کی وفات کے بعد ان کے لئے ایصالِ ثواب کرتے رہیں، ان کے ملنے جلنے والوں اور دوست احباب کا ادب واحترام کریں۔

ماں باپ کا اس قدر احترام اور مقام ہوتے ہوئے کوئی شخص معاذ اللہ! بجائے ان کو راحت پہنچانے کے، تکلیف پہنچائے، ان کو ستائے، برا بھلا کہے تو ایسا شخص اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی طرف سے لعنت کا مستحق ہوجاتا ہے۔

ماں باپ کو ستانا موجبِ لعنت عمل ہے

بہرحال! بعض لوگ اپنے ماں باپ کو ستاتے ہیں اور برا بھلا کہتے ہیں، اُن کا یہ عمل گناہ تو ہے ہی، ساتھ ساتھ یہ عمل موجبِ لعنت بھی ہے، اور ماں باپ کو برا کہنے کی ایک صورت احادیثِ شریفہ میں یہ بھی وارد ہوئی ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے والدین کو برا بھلا کہے اور وہ پلٹ کر اس کے ماں باپ کو برا کہے، تو یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی اپنے ماں باپ کو برا بھلا کہے۔ اس لئے ہمیں ماں باپ کی زندگی میں ایسے کاموں سے بچنا چاہئے، جس سے وہ رنجیدہ اور غمگین ہوں اور اُنہیں تکلیف پہنچے۔

اسی طرح ماں باپ کی زندگی میں اگر ان کے کچھ حقوق ادا کرنے میں کوتاہی ہوگئی ہو تو اُن کے انتقال کے بعد اُن کے حق میں ایصالِ ثواب کرتا رہے، اور دعاءِ مغفرت کرتا رہے۔ ایسا کرنے والا ان شاء اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت

www.sukkurvi.com

ماں باپ کے فرمانبرداروں میں اُٹھایا جائے گا اور والدین کی زندگی میں ان کے حقوق کی ادائیگی میں ہونے والی کمی کوتاہی، معاف فرمادی جائے گی۔

گناہ نمبر ۳۱ زمین کی حد بندی کے نشانات کو مٹانا

عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْنَا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ أَخْبِرْنَا بِشَيْءٍ أَسَرَّهُ إِلَيْكَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ ''مَا أَسَرَّ إِلَيَّ شَيْئًا كَتَمَهُ النَّاسَ وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ:..... وَلَعَنَ اللهُ مَنْ غَيَّرَ الْمَنَارَ. الخ ❶

ترجمہ

حضرت ابو الطفیلؒ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آپ کو راز کی باتیں بتائی ہیں وہ ہمیں بتایئے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے چھپا کر مجھے کوئی راز کی بات نہیں ارشاد فرمائی، لیکن میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ.....اور اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو زمین کی حد بندی کے نشانات کو مٹائے۔

تشریح

زمین کے حد بندی کے نشانات کو مٹانے کا مطلب یہ ہے کہ اپنی ملکیتی حدود میں تبدیلی کر کے دوسرے کی زمین کو اپنی ملکیت میں شامل کرنے کی ناحق کوشش کی جائے۔ زیادہ تر یہ کام دیہاتی کاشتکار کیا کرتے ہیں، کھیتوں کے

❶ صحیح مسلم: ۱۵٤۷/۳

www.sukkurvi.com

درمیان جو مینڈھ بنائی جاتی ہے اُس کو کاٹ کر دوسرے کے کھیت کا حصہ اپنے کھیت میں ملانے کی کوشش کرتے ہیں، کھیتوں کے درمیان فاصلہ قائم کرنے کیلئے جو نشانیاں لگائی جاتی ہیں اُنہیں ضائع کر دیتے ہیں یا ان کی جگہ سے ہٹا کر دوسری جگہ رکھ دیتے ہیں، تاکہ پتہ نہ چلے کہ کس کی زمین کہاں تک ہے، پھر موقع ملتے ہی راتوں رات دوسرے کی زمین اپنی زمین میں ملا لیتے ہیں یا پٹواری کو کچھ لے دے کر نقشہ بدلوا کر یا کسی طرح دوسرے کی زمین اپنے نام کرا لیتے ہیں، گویا یہ دوسرے کی زمین پر ناحق قبضہ کرنے کی صورت ہے، اور حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو دوسرے کی زمین کا ایک بالشت بھی ناحق لے گا، قیامت کے دن اس کو سات زمینوں سے نکال کر اس کی گردن مین طوق بنا کر ڈالا جائے گا۔ اس لئے اس لعنت کے کام سے بچنا بے حد ضروری ہے۔

گناہ نمبر ۱۴ — جانور سے بدفعلی کرنا

حدیث

أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَعَنَ اللهُ مَنْ وَقَعَ عَلٰى بَهِيْمَةٍ۔ (۱)

ترجمہ

حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو جانور کے ساتھ

(۱) السنن الکبری للنسائي: ٦/٤٧٦، ٩٩٢

www.sukkurvi.com

جماع کرے۔

تشریح

بعض علاقوں میں یہ گناہ بھی سامنے آتا ہے، جن لوگوں پر شہوت کا غلبہ ہوتا ہے اور اُن کے آس پاس جانور موجود ہوتے ہیں، وہ اس لعنت والے کام میں مبتلا ہوجاتے ہیں، جس سے بہر صورت بچنا چاہئے۔

گناہ نمبر ١٥

جانور کا چہرہ داغنا

حدیث

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ قَدْ وُسِمَ فِيْ وَجْهِهِ فَقَالَ: "لَعَنَ اللهُ الَّذِيْ وَسَمَهُ." [1]

ترجمہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سے ایک گدھا گزرا جس کے چہرہ پر داغ دیا گیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ لعنت فرمائے اُس شخص پر جس نے اسے (چہرہ پر) داغ لگایا ہے۔

تشریح

اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی ایسے شخص پر جو جانور کے چہرے پر داغ لگائے۔ عموماً دیہات میں اور ایسی جگہ جہاں متعدد لوگوں کے جانور ایک ساتھ پلتے ہیں، وہاں اپنے جانوروں کو دوسرے کے جانوروں سے

[1] صحیح مسلم: ٣/١٦٧٣

www.sukkur.com

ممتاز کرنے کیلئے جانور کے جسم پر لوہے کی گرم سلاخیں لگا کر داغ لگایا جاتا ہے، عموماً یہ داغنا جانور کے کولہے کی طرف ہوتا ہے، اور جانور کے جسم کے ایسے حصے پر جہاں وہ تکلیف برداشت کر سکے، اور اس مقصد سے داغنا جائز ہے، البتہ چہرے اور دیگر نازک حصوں پر داغنا جائز نہیں ہے، اس سے بچنا چاہیئے۔

انسانی جسم کو داغنا

بعض جگہ مختلف قبیلوں میں جانوروں کی طرح انسانوں کے جسم کو بھی داغ کر نشان زد کیا جاتا ہے، اور اکثر و بیشتر چہرے پر مختلف نشانات لگائے جاتے ہیں، یہ سب گناہ کے کام ہیں، ان سے بچنا چاہیئے۔

www.sukkurvi.com

گناہ نمبر ۱۶ مسلمان کو نقصان پہنچانا اور دھوکہ دینا

حدیث

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ''مَلْعُونٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا أَوْ مَكَرَ بِهِ.'' [1]

ترجمہ

حضرت ابو بکر صدیق ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس آدمی پر لعنت ہے جو کسی مومن کو تکلیف پہنچائے یا اس کے ساتھ دھوکہ کرے۔

تشریح

یہ گناہ ہمارے معاشرے میں اس قدر عام ہے کہ شاید ہی کوئی بازار اور

[1] سنن الترمذي ٤/٣٣٦، هذا حديث غريب.

محلہ اس سے خالی ہو، عام طور پر گلی میں گھروں کا کوڑا کرکٹ پھینک دیا جاتا ہے، جس سے آنے جانے والوں کو تکلیف ہوتی ہے، کئی منزلہ بلڈنگ میں اُوپر کی منزل میں رہنے والے لوگ اپنا کچرا شاپروں میں بھر کر نیچے پھینک دیتے ہیں، جس سے گزرنے والوں کے ساتھ ساتھ نیچے کی منزل میں رہنے والے پڑوسیوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے، اسی طرح مارکیٹ کے دوکاندار اپنی دوکان کے سامنے کا حصہ صاف کر کے کچرا دوکان کے سامنے ہی جمع کر دیتے ہیں۔اسی طرح دوکانوں کا سامان دوکان سے باہر نکال کر لگایا جاتا ہے، جس سے پیدل چلنے والوں اور سواری پر گزرنے والوں کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اسی طرح بعض اوقات دوکاندار اپنی دوکان کے سامنے کسی ٹھیلے والے کو کھڑا کر لیتا ہے اور اس سے کرایہ وصول کرتا ہے، اس میں دوہرا گناہ ہے، ایک تو راستہ تنگ کرنے کا گناہ اور دوسرا غیر مملوکہ زمین کا کرایہ وصول کرنے کا گناہ۔ یہ عمل موجبِ لعنت ہے۔

راستوں میں بیٹھنے کے بہت سے حقوق ہیں، اسی طرح دوکانداروں کو بھی چاہئے کہ وہ اس طریقے سے دوکانداری کریں کہ ان کی وجہ سے وہاں سے گزرنے والوں کو تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

اسی طرح مسلمان کو دھوکہ دینا بھی موجبِ لعنت عمل ہے، ہمارا معاشرہ اس گناہ میں ڈوبا ہوا ہے، زمین کی خرید و فروخت کا معاملہ ہو یا کسی اور چیز کی خرید و فروخت کا معاملہ، سب سے زیادہ ہوشیار اُسے سمجھا جاتا ہے جو جھوٹ بولنے اور دھوکہ دینے میں زیادہ مہارت رکھتا ہو، حالانکہ یہ موجبِ لعنت عمل ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ کسی مسلمان کو ناحق تکلیف دینا اور دھوکہ دینا لعنت والا گناہ ہے، جن سے بچنا چاہئے۔

www.sukurvi.com

گناہ نمبر ١٧

عورتوں کا قبرستان جانا

حدیث

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: "لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم زَائِرَاتِ الْقُبُورِ،" الخ. ❶

ترجمہ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبروں پر جانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے... الخ۔

تشریح

شروع اسلام میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض چیزوں سے منع فرمادیا تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکی اجازت دیدی تھی، چنانچہ شروع اسلام میں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شراب کو حرام فرمایا تو شراب کے برتن استعمال کرنے سے بھی منع فرمادیا تھا جن میں عموماً شراب بنائی جاتی تھی، جب مسلمانوں کے درمیان شراب کی حرمت اچھی طرح راسخ ہوگئی اور اُنہوں نے خنزیر کے گوشت کی طرح شراب سے بھی بچنا شروع کردیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن برتنوں کو پاک وصاف کرکے استعمال کرنے کی اجازت دیدی۔

اسی طرح شروع اسلام میں مردوں اور عورتوں کو قبرستان جانے سے منع فرمایا تھا، تاکہ لوگ قبر پرستی کے گناہ میں مبتلا نہ ہوجائیں۔ پھر جب مسلمانوں میں توحید راسخ ہوگئی اور بت پرستی سے نفرت اُن کے دِلوں میں بیٹھ گئی، تو

---

❶ سنن أبي داود: ٣/٢١٨، أخرجه الترمذي: ٢/٣٦، ٣٢٠ وقال حديث حسن۔

www.sukkurvi.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبرستان جانے کی اجازت دیدی اور فرمایا کہ قبرستان جانا چاہئے، کیونکہ وہاں جانے سے آخرت کی یاد تازہ ہوجاتی ہے،اس میں مردوں کے ساتھ عورتوں کو بھی اجازت دی گئی ہے لیکن عورتوں کے قبرستان جانے میں کچھ شرائط کی پابندی لگائی گئی ہیں،مثلاً عورتیں زمانۂ جاہلیت کی طرح قبرستان جا کر رونا دھونا نہ کریں، جسے ''نوحہ خوانی'' کہا جاتا ہے۔قبروں کو سجدہ نہ کریں، صاحبِ قبر سے منتیں نہ مانگیں،قبر سے لپٹ کر چیخ وپکار نہ کریں،اس کے علاوہ کوئی کام خلافِ شرع نہ کریں تو اُنہیں بھی قبرستان جانے کی اجازت ہے۔البتہ ان میں بھی جوان عورتوں کی بجائے بوڑھی خواتین جائیں،باپردہ ہوکر جائیں، ایسے وقت میں جائیں جب باہر نکلنا اور قبرستان جانا فتنہ کا باعث نہ ہو،وغیرہ۔

مزارات اور قبروں پر ہونے والی چند خرافات

آج کل ہمارے معاشرے میں نیک لوگوں کے مزارات اور اولیاءِ کرامؒ کی قبور پر جس طرح کی خرافات اور بدعات رائج ہیں وہ عورتوں کیلئے تو حرام ہیں ہی،ساتھ ساتھ مردوں کے لئے بھی حرام اور ناجائز ہیں،ایسے لوگوں میں ایک مقولہ مشہور ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری سنتا نہیں اور اُن کی ٹالتا نہیں۔ (معاذ اللہ!) یہ سراسر شرک ہے اور ایمان سے خارج کرنے والی بات ہے،اسی طرح بعض عورتیں یہ منت مانگتی ہیں کہ اگر میری مراد پوری ہوگئی تو میں فلاں بزرگ کے مزار پر اصلی گھی کا چراغ جلاؤں گی۔ چراغ جلانے کا ایک سبب یہ نظریہ بھی ہوتا ہے کہ یہ اللہ والے بزرگ ہیں،ان کی قبر پر کچھ روشنی ہونی چاہئے،کیونکہ قبر میں بھی اندھیرا ہے اور قبر کے باہر بھی اندھیرا ہے۔چلو کچھ چراغ باہر جلا کر روشنی کر لیں،

www.sukkurvi.com

اس عمل کو موجبِ ثواب اور صاحبِ قبر کی رضا کا سبب سمجھا جاتا ہے۔ اللہ بچائے! جب گمراہی کی وجہ سے عقل سلب کرلی جائے تو اس طرح کی حرکتیں صادر ہوتی ہیں۔ بعض جگہوں میں قبروں پر چادریں چڑھائی جاتی ہیں، گلاب کے پھول نچھاور کئے جاتے ہیں، عورتیں اور مرد بے حجابانہ گھلے ملے ہوتے ہیں، یہ سب اُمورناجائزاورحرام ہیں۔

اسی طرح بسا اوقات مزاروں اورقبرستان میں جانے والے لوگ باقاعدہ قبروں کوسجدہ کرتے ہیں، مزار کے مین دروازے پر ماتھاٹیکتے ہیں، چوکھٹ کو بوسہ دیتے ہیں، اندر جاکر قبر کا طواف کرتے ہیں، پھر قبر کو سجدہ کرکے اپنی منتیں مانگتے ہیں، یہ سب گناہِ کبیرہ اور موجبِ لعنت کام ہیں، ان میں سے بعض کام کھلم کھلا شرک اور ایمان سے خارج کرنے والے ہیں۔

اسی طرح ان بزرگوں کا عرس منایا جاتا ہے، اس میں بھی عام مسلمانوں کو شرکت کرنے سے بچنا چاہیے، شرکت کرکے کسی گناہ میں مبتلا نہ بھی ہوں تو اُن کی کثرت کو بڑھانے کا سبب تو بن ہی جائیں گے اور حدیث میں آتا ہے:

مَنْ كَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ [1]

ترجمہ

جس نے کسی قوم کی جماعت کو بڑھایا، وہ بھی اُنہی میں سے شمار ہوگا۔

بزرگوں کے مزارات کی زیارت کرنا

ایصالِ ثواب اور مغفرت کیلئے مزار پر حاضر ہونا کوئی ضروری نہیں ہے، گھر

---

[1] کنز العمّال ج ۹ ص ۲۲

www.sukkurvi.com

بیٹھے یا مزار سے کچھ دُور رہ کر بھی یہ کام انجام دیا جاسکتا ہے۔ اگر مزار پر حاضر ہونا ہی مقصود ہو تو اُیسے دنوں کا انتخاب کریں جب عرس اور میلے ٹھیلے کا وقت نہ ہو۔

ہمارے اکابر رحمہم اللہ کے معمولات میں سے ہے کہ وہ بزرگوں، اولیاءِ کرام، تابعین وصحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے مزارات پر باقاعدہ سفر کر کے حاضر ہوتے رہے ہیں، اور وہاں جاکر اُن کیلئے ایصالِ ثواب اور دُعاءِ مغفرت کرتے رہے ہیں، شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم نے اپنے اَسفار میں اس سنت کو زندہ فرمایا ہے، دنیا بھر میں آپ کے اَسفار ہوئے ہیں، جہاں بھی کسی تابعیؒ، صحابیؓ یا اللہ کے کسی نیک بندے کے مزار کا سنا وہاں حاضری دی اور اُس کا تذکرہ اپنے سفرنامہ میں فرمایا۔

www.sukkurvi.com

گناہ نمبر ۱۸ قبروں کو سجدہ گاہ بنانا اور وہاں چراغ رکھنا

حدیث

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: ''لَعَنَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ....
''وَالْمُتَّخِذِینَ عَلَیْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ.'' (۱)

ترجمہ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں پر بھی لعنت فرمائی ہے جو قبروں کو سجدہ گاہ بنائیں اور وہاں چراغ رکھیں۔

---

(۱) سنن أبي داود ۳/۲۱۸، أخرجه الترمذي: ۲/۳۶، ۳۲۰ وقال حدیث حسن

تشریح

حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح مسجد میں نماز پڑھی جاتی ہے اور وہاں قربِ خداوندی حاصل کیا جاتا ہے، اس طرح مقبرہ میں قبروں کے سامنے رُخ کر کے نمازیں پڑھنا ممنوع ہے، اسی طرح مزاروں پر ان بزرگوں سے اپنی حاجتیں مانگنا، مزاروں کے مجاور بننا اور اُسے باعثِ ثواب سمجھنا وغیرہ یہ سب کام قبر پرستی کے ہیں جن سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ ایک حدیث شریف میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ "اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو یہود اور نصاریٰ پر جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔" ❶

ایک اور حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت اُمِ حبیبہ اور حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہما نے حبشہ میں ایک کنیسہ (گرجا) دیکھا تھا جس میں بہت سی تصویریں بنی ہوئی تھیں، اُنہوں نے حضور اقدس ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اُن لوگوں میں اگر کوئی بزرگ آدمی مرجاتا تھا تو یہ لوگ اس کی قبر پر مسجد بنالیتے تھے اور اس میں تصویریں بھی بنالیتے تھے، قیامت کے دن یہ لوگ ساری مخلوق سے بُری حالت میں ہوں گے۔ ❷

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ قبروں کو سجدہ گاہ بنانا حرام ہے، جو لوگ ایسا کرتے ہیں حدیث کے مطابق وہ لوگ لعنت کے مستحق ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ آج بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اپنی بے عملی اور جہالت کی وجہ سے بزرگوں کی قبروں کو (یہود و نصاریٰ کی طرح) سجدہ گاہ بنائے ہوئے ہیں، ان

---

❶ صحیح بخاری و مسلم ❷ أیضاً

www.sukkurvi.com

کے مقبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں، وہاں سجدے کرتے ہیں۔ یہ سب کام ناجائز ہیں، اور ان سے بچنا بیحد ضروری ہے۔ یاد رکھیں کہ مزارات اور قبروں پر صرف عبرت کیلئے اور ایصالِ ثواب کیلئے جانا درست ہے اور اس کی اجازت بھی صرف مَردوں کو ہے، عام طور پر عام حالات میں عورتوں کیلئے وہاں جانا منع ہے۔

گناہ نمبر ۹ ایک شخص کو دوسرے کیخلاف بھڑکانا

حدیث

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ''لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلٰى زَوْجِهَا، أَوْ عَبْدًا عَلٰى سَيِّدِهِ.[1]

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہم میں سے (یعنی جماعت مسلمین میں سے) نہیں ہے جو کسی عورت کو فریب دیکر اُس کے شوہر کے خلاف بھڑکائے یا کسی غلام کو دھوکہ دیکر اُسے آقا کے خلاف بھڑکائے۔

تشریح

بعض لوگ اپنی دشمنی نکالنے یا اکثر حسد کی وجہ سے میاں بیوی میں غلط فہمیاں اور جھگڑا کروانے کی کوشش کرتے ہیں، کیونکہ میاں بیوی کا آپس میں محبت سے رہنا اُنہیں ایک آنکھ نہیں بھاتا، جبکہ خاندان میں اُن کی باہمی محبت اور رہن سہن کی مثال دی جاتی ہے، اُن کے حسد کی وجہ سے میاں بیوی میں

---

[1] سنن أبي داود: ۲/۲٥٤

www.sukkurki.com

جھگڑا ہوجاتا ہے اور بعض اوقات نوبت طلاق تک پہنچ جاتی ہے، بسااوقات ایسی حرکتیں عورتوں کی طرف سے رونما ہوتی ہیں، بعض مرد بھی اس طرح کی عادتوں میں مبتلا ہوتے ہیں، یہ کام موجبِ لعنت ہے۔

اسی طرح بعض اوقات مالک اور خادم کے درمیان محبت کا تعلق ہوتا ہے، وہ آپس میں باہم شیروشکر ہوکراور ساتھ رہ کراپنی اپنی ذمہ داریوں اورایک دوسرے کی ضروریات کاخیال کرتے ہوئے زندگی گزاررہے ہوتے ہیں، یہ دیکھ کرکچھ لوگوں کوحسد ہوجاتا ہے،اسی طرح کاروبار میں کسی ٹھیکیدار کے کاریگر یا مزدوروں کو ورغلاکرکام سے الگ کرلیاجاتا ہے، پھر وہ نہ اس دوسرے کے پاس کام کرپاتے ہیں اور نہ ہی یہ دوسرااورغلانے والا شخص چین وراحت سے اُن سے کام لے پاتا ہے، یہ سب حسدکی نحوست کی وجہ سے ہوتا ہے۔اور یہ موجبِ لعنت کام ہے۔لہٰذاایسا کرنے سے بچنا چاہیے۔

گناہ نمبر ۴۰ بیوی کے پاخانہ کی جگہ میں صحبت کرنا

حدیث

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:
''مَلْعُوْنٌ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِيْ دُبُرِهَا.'' (۱)

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص پرلعنت ہے جو بیوی سے پائخانہ کے مقام میں

(۱) سنن أبي داود ۲/۲٤۹، سکت عنه أبو داؤد

ہمبستری کرے۔

تشریح

لعنت کا سبب بننے والے گناہوں میں سے ایک گناہ یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی کے پاخانہ کی جگہ میں صحبت کرے۔ عورت کی رضامندی سے بھی یہ عمل جائز نہیں ہے۔ اسی طرح کسی مرد کا مرد سے بدفعلی کرنا بھی حرام ہے، دنیا میں سب سے پہلے اس گناہ کی مرتکب قومِ لوط ہوئی تھی، وہ عورتوں کی بجائے مردوں سے اپنی خواہش پوری کرتے تھے، حضرت لوط علیہ السلام کے بار بار سمجھانے پر بھی جب وہ باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ نے اُن پر ہولناک عذاب نازل فرمایا، جس جگہ وہ آباد تھے، زمین سمیت اُن کے گھروں کو اُٹھایا گیا اور تفسیری روایات کے مطابق ساتویں آسمان تک بلند کر کے وہاں سے اُنہیں اُلٹا پھینک دیا گیا۔ اس عذاب میں اُن کے بدفعلی کے ارتکاب کا بھی خاص دخل تھا، کیونکہ اس عمل میں جس کے ساتھ یہ عمل کیا جاتا ہے، اُسے اوندھا ہونا پڑتا ہے۔ اور دنیا میں جس جگہ اُن کی زمین کو اُٹھا کر اُلٹ دیا گیا تھا، وہ جگہ ''بحرِ میت'' کے نام سے آج بھی موجود ہے، اس کا پانی اس قدر زہریلا ہے کہ پانی کے جانور اُس میں زندہ نہیں رہ سکتے۔

بعض جاہل مرد نکاح کے بعد بیوی سے بدفعلی کو بھی جائز اور حلال سمجھتے ہیں، وہ بیوی کی رضامندی ہو یا نہ ہو، اس کے پیچھے والے مقام میں صحبت کرتے رہتے ہیں، یہ عمل حرام ہے اور باعثِ لعنت ہے۔

www.sukkurvi.com

گناہ نمبر ۲ — بلا عذر شوہر کو صحبت سے انکار کرنا

حدیث

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ''إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ.'' ❶

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مرد اپنی بیوی کو ہمبستری کی طرف بلائے اور بیوی (بلا کسی عذر کے) انکار کرے جس کی وجہ سے شوہر غصہ ہو کر رات گزار دے تو ایسی عورت پر فرشتے صبح تک لعنت کرتے ہیں۔

تشریح

نکاح ہوجانے کے بعد اللہ تعالیٰ مرد وعورت کو ایک دوسرے کے لئے حلال کر دیتے ہیں، جبکہ نکاح سے پہلے وہ ایک دوسرے کیلئے حرام تھے، ان کا ملنا جلنا، باتیں کرنا سب ناجائز اور گناہ تھا، جیسا کہ آج کل انٹرنیٹ اور موبائل کی وجہ سے بہت سے نوجوان لڑکے لڑکیاں شادی سے پہلے ملنے جلنے اور باتیں کرنے اور ناجائز تعلقات میں مبتلا ہوجاتے ہیں، جو جائز نہیں، البتہ نکاح ہوجانے کے بعد مرد وعورت کا ایک ساتھ بیٹھنا، باتیں کرنا، صحبت کرنا سب حلال ہوجاتا ہے، البتہ حالتِ حیض (ماہواری) اور حالتِ نِفاس (ولادت کے بعد آنے والا

---

❶ صحيح البخاري ٤/١١٦

خون) میں بیوی سے صحبت کرنا حرام ہے۔اسی طرح ان دو حالتوں میں ناف سے لیکر گھٹنوں تک کے حصے سے بلا کسی حائل اور رُکاوٹ کے نفع اُٹھانا بھی مرد کیلئے حرام ہے۔

نکاح کا ایک بنیادی مقصد

نکاح کے اہم اور بنیادی مقاصد میں ایک یہ ہے کہ جب شوہر اپنی بیوی کو صحبت کے لئے بلائے تو بیوی انکار نہ کرے، اِلاَّ یہ کہ کوئی شرعی عذر ہو۔اس کے علاوہ اگر صرف اُمورِ خانہ داری کی مشغولیت ہو تو شوہر کے بلانے پر اُسے ترک کر کے شوہر کے پاس چلے جانا چاہئے، خواہ رات کا وقت ہو یا دن کا وقت ہو۔ اگر کسی عذرِ شرعی کے بغیر بیوی کسی وجہ سے اپنے شوہر کی اس خواہش کو پورا کرنے سے انکار کر دے اور شوہر ناراض ہو کر رات بھر اُس سے الگ رہے تو یہ ایسا گناہ ہے جس پر حدیث شریف میں لعنت وارد ہوئی ہے۔فرشتے ساری رات ایسی عورت پر لعنت کرتے ہیں اور صبح تک یہ لعنت ہوتی رہتی ہے۔لعنت کے معنٰی ''اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دُور ہونے'' کے آتے ہیں۔حالانکہ دنیا و آخرت کے سارے کام اللہ جل شانہ کی رحمت ہی سے انجام پاتے ہیں۔

جنت کا حصول اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوگا

ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! کیا یہ بات درست ہے کہ کوئی شخص بھی اللہ کی رحمت کے بغیر جنت میں نہیں جا سکے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ہاں! یہ بات درست ہے، یعنی کوئی شخص اپنے نیک اعمال کی وجہ سے جنت کا مستحق نہیں ہوتا، بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وجہ سے جنت کا مستحق

www.sukkurvi.com

بنتا ہے، البتہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے حصول کیلئے نیک اعمال کرنے ضروری ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ حضور! کیا آپ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ ہی جنت میں جائیں گے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر سر جھکا کر پھر ارشاد فرمایا، ہاں! اے عائشہ! میں بھی اللہ جل شانہ کی رحمت کے ساتھ ہی جنت میں جاؤں گا۔

دنیا وآخرت اور قبر وحشر کے تمام کام اور آسانیاں اللہ جل شانہ کی رحمت سے حاصل ہوں گی۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم رحمت کے حاصل ہونے والے کام کریں اور ایسے کاموں سے بچیں جو رحمت سے دور کرنے والے ہیں، یعنی لعنت کا حقدار بنانے والے ہیں۔

www.sukkurvi.com

گناہ نمبر ۲۴ حقیقی والد کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کرنا

حدیث

عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، يَقُولُ: ''مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، أَوِ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ الْمُتَتَابِعَةُ، إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.'' ❶

ترجمہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے اپنے

❶ سنن أبي داود ٣٣٠/٤، سكت عنه أبو داؤد وأصله في البخاري: ١٥٦/٥، ٤٣٢٦

حقیقی والد کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنے آپ کو منسوب کیا یا جس غلام اور باندی نے اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کی، اُس پر قیامت تک مسلسل اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

تشریح

یہ گناہ عام طور پر اُن کے یہاں پایا جاتا ہے جن کے اولاد نہیں ہوتی، وہ کسی اور کے بچے کو گود لے لیتے ہیں، پھر سرکاری وغیر سرکاری کاغذات میں ولدیت کے خانے میں اپنا نام درج کروادیتے ہیں، یہ عمل حرام اور موجبِ لعنت ہے، اُن پر واجب ہے کہ منہ بولی اولاد کو اصل والدین کی طرف منسوب کریں اور تمام کاغذات میں اُن کی اصل ولدیت لکھوائیں، قرآنِ کریم میں ہے:

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ❶

ترجمہ

اُن کو اُن کے والدین کے نام سے پکارو، اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ مبنی بر انصاف بات یہی ہے۔

اور حدیثِ بالا میں غلط ولدیت بتانے اور لکھوانے پر لعنت ہے۔

گناہ نمبر ۲۳ مسلمان کی طرف اسلحہ سے اشارہ کرنا

حدیث

عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: ''مَنْ أَشَارَ إِلٰى أَخِيْهِ

❶ سورہ الأحزاب، آیت نمبر ۵

www.sukkurvi.com

بِحَدِيْدَةٍ، فَإِنَّ الْمَلَآئِكَةَ تَلْعَنُهُ، حَتّٰى يَدَعَهُ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيْهِ وَأُمِّهِ.‘‘ ❶

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی طرف لوہے سے (مراد ہتھیار وغیرہ ہے) اشارہ کرے، اُس پر فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ چھوڑ دے، اگرچہ وہ شخص جس کی طرف اشارہ کیا ہے وہ اس کا سگا بھائی ہو۔

تشریح

اس سے مراد کسی مسلمان کی طرف اسلحہ سے اشارہ کرنا ہے۔ بعض مرتبہ کسی کو مارنا مقصود نہیں ہوتا، بلکہ ڈرانے کیلئے یا ازراہِ مذاق اُس کی طرف ہتھیار کا رُخ کر کے نشانہ لگایا جاتا ہے، پہلے زمانے میں تیر، تلوار، نیزہ، خنجر وغیرہ بطور ہتھیار استعمال ہوتے تھے، ہمارے زمانے میں بندوق، پستول، کلاشنکوف وغیرہ بطور ہتھیار استعمال ہوتے ہیں، ان ہتھیاروں کو کسی مسلمان کی طرف بطور مزاح یا ڈرانے کیلئے تان لینا درست نہیں، بلکہ گناہ ہے، چھری اور چاقو بھی ہتھیار کے حکم میں ہیں، اسی طرح لوہے وغیرہ کی کسی چیز سے اشارہ کرنا بھی ممنوع ہے جو بطور ہتھیار استعمال ہو سکتی ہو۔

ہتھیاروں کے استعمال میں بے احتیاطی

عموماً ہتھیاروں کے استعمال میں بے احتیاطی کی وجہ سے مذاق مذاق میں

❶ صحیح مسلم: ۴/۲۰۲۰

www.sukkurvi.com

کبھی موت بھی واقع ہوجاتی ہے، ہمارے زمانے میں عموماً شادی بیاہ کی تقریبات میں ہوائی فائرنگ کی جاتی ہے، وہاں اگرچہ کسی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہیں کیا جاتا، ہوائی فائرنگ کی جاتی ہے، لیکن پھر بھی بے احتیاطی کی وجہ سے بعض مرتبہ سامنے والے شخص کی موت واقع ہوجاتی ہے۔ ایسے واقعات سننے میں آتے رہتے ہیں۔

دھار دار چیز کو دوسرے کے حوالے کرنے کا ادب

ایک ادب کی بات یہ ہے کہ جب آدمی کوئی دھار دار چیز کسی دوسرے کو دے تو اس طرح سے دے کہ دوسرے کے زخمی ہونے کا خطرہ نہ ہو، مثلاً دھار یا نوک کی طرف سے نہ دے، بلکہ دستہ کی طرف سے اسکی طرف بڑھائے۔ اسی طرح جدید ہتھیار جیسے بندوق، پستول وغیرہ کسی کو دے یا ایسے ہتھیار کو لیکر مجمع کے پاس سے گزرے تو ان کا رُخ نیچے کی جانب ہونا چاہئے، اسی طرح قدیم ہتھیار جیسے تلوار، خنجر وغیرہ کو بند کر کے لیکر جائے تاکہ کسی کے لگ کر اُس کی جان جانے یا زخمی ہونے کا خطرہ نہ ہو۔

گناہ نمبر ۴۴ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر طعن و تشنیع کرنا

حدیث

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ''إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ أَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا: لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ.'' ❶

❶ سنن الترمذي - ٦٩٧/٥، هذا حديث منكر لا نعرفه من حديث عبيد الله إلا من هذا الوجه

ترجمہ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا بھلا کہہ رہے ہیں تو تم کہو کہ تمہارے شر اور برائی پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

حدیث

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ''لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابِيْ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَبَّ أَصْحَابِيْ.'' ❶

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہو، اللہ کی لعنت ہو اس پر جو میرے صحابہ کو برا بھلا کہے۔

تشریح

اُمتِ مسلمہ میں بعض گمراہ فرقوں کی طرف سے یہ عملِ قبیح چلا آرہا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے سے اس گناہ کا آغاز ہوا۔ ایک فرقہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت میں اس قدر آگے بڑھ گیا کہ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اِلٰہ اکبر اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اِلٰہ اصغر قرار دیدیا، ان کو روافض کہتے ہیں اور دوسرا فرقہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض اور دشمنی میں اس قدر آگے بڑھ گیا کہ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھلم کھلا برا بھلا کہنا شروع کردیا۔ انکو خوارج کہتے ہیں۔ روافض حضرت

❶ المعجم الأوسط -٥/٩٤ ، قال الهيثمي في المجمع :٩/٧٤٦: فيه عبدالله بن سيف الخوارزمي وهو ضعيف.) وماروى في هذاالباب يتقوى بعضها ببعض۔

www.sukkurvi.com

علی، حضرت فاطمہ اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کے علاوہ باقی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو طعن و تشنیع کا نشانہ بناتے ہیں، اور پنج تن پاک کا نعرہ لگاتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت ہے۔

اہلِ سنت ہر جمعہ کو اپنے خطبات میں یہ حدیث شریف پڑھتے ہیں:

اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ أَصْحَابِيْ لَاتَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِيْ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ أَبْغَضَهُمْ ❶

ترجمہ

یعنی میرے صحابہ کرام کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ میرے بعد اُنہیں طعن و تشنیع کا نشانہ مت بناؤ، جو شخص اُن سے محبت رکھتا ہے وہ میری محبت کی وجہ سے محبت رکھتا ہے اور جو شخص اُن سے بغض رکھتا ہے، وہ میرے بغض کی وجہ سے بغض رکھتا ہے۔

تمام صحابہ رضی اللہ عنہم عادل ہیں

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت میں سب سے افضل جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

أَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ فَبِأَيِّهِمْ اقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ ❷

ترجمہ

میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، جس کی بھی پیروی کروگے، ہدایت

---

❶ مشکاۃ المصابیح: ۱۶۹۶/۳ ❷ أیضاً

www.sukkurvi.com

پا جاؤ گے۔

حضرات محدثین رحمہم اللہ کا متفقہ اُصول ہے کہ اَلصَّحَابَۃُ کُلُّھُمْ عُدُوْلٌ۔ تمام صحابہ عادل ہیں۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں فرمادیا:

رَضِیَ اللّٰہُ عنھُمْ وَ رَضُوْا عنہُ ❶

ترجمہ

اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہیں۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہیں یا حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ؟

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہیں یا حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ افضل ہیں؟ اس سوال کا منشا یہ تھا کہ بعض لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگِ صفین کی وجہ سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرتے ہیں اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ چونکہ پانچویں خلیفہ راشد گزرے ہیں اور اُنہوں نے اپنے پیش رُو خلفاء کی طرح ہی نظامِ حکومت چلایا تھا، اس لئے اُن کے دورِ حکومت کو دورِ نبوی اور دورِ خلفاءِ راشدین کا نمونہ کہا اور سمجھا جاتا ہے۔

سوال سن کر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایک طرف ایک ہزار عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ ہوں اور دوسری طرف حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کسی جہاد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت فرمائی ہو اور دورانِ قتال گرد و غبار اُڑ کر اُن کے گھوڑے کے نتھنوں میں گئی ہو، اور گھوڑے کی ناک کی رینٹھ میں وہ گرد و غبار مل

---

❶ سورۃ البینۃ

www.sukkurvi.com

گیا ہو، تو ایک ہزار عمر بن عبدالعزیز اس گردو غبار کے برابر بھی نہیں ہو سکتے، وجہ یہ ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ صحابیِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، کاتبینِ وحی میں سے ہیں، جبکہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ تابعی ہیں، تمام تابعین مل کر کسی ادنیٰ صحابی کے برابر نہیں ہو سکتے۔

تین باتوں سے زبان قابو میں رکھیں!

اس معاملے میں حضرات علماءِ کرام فرماتے ہیں کہ تین باتوں سے ہمیشہ اپنی زبان کو بچا کر رکھیں، ایک یہ کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے آپس کے مشاجرات (یعنی لڑائیوں) میں اپنی زبان بند رکھو، وہ اُن کا معاملہ تھا، ہماری حیثیت نہیں کہ ہم اُن کے معاملات میں کوئی فیصلہ کریں۔ اُن میں سے ہر ایک مجتہد تھا، ہر ایک نے اپنے اپنے اجتہاد پر عمل کیا، اور مجتہد اگر خطا پر بھی ہو تو اُسے ایک اَجر ضرور ملتا ہے۔

دوسرا مسئلہ تقدیر کا ہے، اس میں اپنی زبان کو قابو میں رکھو۔ کیونکہ اس مسئلے کی تہہ تک پہنچنا آسان بات نہیں ہے، اِجمالی طور پر ایمان رکھیں کہ تقدیر برحق ہے، لیکن زیادہ کھود کرید نہ کریں۔

رُوح اللہ تعالیٰ کے امر سے ہے

تیسری چیز رُوح ہے، اس کے بارے میں بھی زیادہ بحث و تمحیص میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ قرآنِ کریم کے مطابق یہ اللہ تعالیٰ کے امر سے ہے، بس اس قدر جان لینا کافی ہے، اس کی حقیقت و ماہیت کے پیچھے پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔

www.sukkurvi.com

گناہ نمبر ۲۵ زمین میں فساد برپا کرنا

گناہ نمبر ۲۶ قطع رحمی کرنا

آیتِ کریمہ

''هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَ تُقَطِّعُوٓا أَرْحَامَكُمْ ○ أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمٰٓى أَبْصَارَهُمْ ○'' ❶

ترجمہ

پھر اگر تم نے (جہاد سے) منہ موڑا تو تم سے کیا توقع رکھی جائے؟ یہی کہ تم زمین میں فساد مچاؤ اور خونی رشتے کاٹ ڈالو، یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے اپنی رحمت سے دور کر دیا ہے، چنانچہ انہیں بہرا بنا دیا ہے اور ان کی آنکھیں اندھی کر دی ہیں۔ ❷

تشریح

ہمارے معاشرے میں یہ دونوں گناہ اپنے شباب پر ہیں، فساد مچانے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی اس انداز سے زندگی گزارے جو دوسروں کے لئے تکلیف اور پریشانی کا سبب بنے اور بجائے اصلاح کے، ان تکلیف دینے والے کاموں میں دن بہ دن بڑھتا جائے۔

❶ سورۂ محمد: ۲۲۔۲۳ ❷ آسان ترجمۂ قرآن

www.sukkurvi.com

دوسروں کو تکلیف دینے کی چند صورتیں

ہمارے معاشرے میں مسلمانوں کو پریشان کرنے کی بیشمار صورتیں پھیلی ہوئی ہیں، گلی محلوں کے راستوں اور سڑکوں میں جگہ جگہ گڑھے پڑے ہوئے ہیں، گٹر کا پانی کھڑا ہوا ہے، ہر طرف کچرا اور گندگی ہے، جس کی وجہ سے وہاں رہنے والے بھی تکلیف میں ہیں اور وہاں سے گزرنے والے بھی تکلیف اور مصیبت میں ہیں، جو لوگ ایسا کر رہے ہیں وہ فساد پھیلانے کے مرتکب ہو رہے ہیں، خواہ وہ سرکاری محکمے کے لوگ ہوں یا انفرادی حیثیت میں عام شہری ہوں۔

اسی طرح ہماری مارکیٹوں میں دوکانداروں اور تاجروں کی جانب سے بھی فساد پھیلا ہوا ہے، جگہ جگہ عام راستے پر قبضہ کر کے دوکانیں اور ٹھیلے لگا رکھے ہیں، نکاسیٔ آب کے نالوں پر پتھارے تعمیر کر رکھے ہیں، وہاں سے گزرنے والے تکلیف میں مبتلا ہیں۔

اسی طرح بہت سے خریدار بھی فساد کا سبب بن جاتے ہیں، مثلاً غلط جگہ پر اپنی گاڑی پارک کر دیتے ہیں، غلط سمت سے ڈرائیو کر کے راستہ تنگ کر دیتے ہیں، یہ بھی فساد ہے، اس پر بھی اللہ کی طرف سے لعنت ہے۔

موقع محل دیکھ کر اصلاح کی بات کہیں، ورنہ خاموش رہیں

ایسے حالات میں یہ کریں کہ اگر کبھی اس فساد کے ذمہ داروں کے سامنے اپنی بات کہنے کا موقع ملے تو ضرور ان کو اس پر تنبیہ کریں، اور ساتھ ساتھ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی عادت ڈالیں۔ اگر کہیں کہنے سنانے کا فائدہ نہ ہو تو وہاں تنبیہ کرنا ضروری نہیں، خاموشی سے کنارہ کش ہو جائیں۔

www.sukkurvi.com

گزر جا ہر اِک جا سے دامن بچاکر
کہیں دِل لگایا تو اچھا نہ ہوگا

لیکن ہمیں اپنی عادت بنالینی چاہئے کہ ہم جہاں بھی رہیں، ہمارے طرزِ عمل سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔

قطع رحمی کا گناہ

اسی طرح دوسرا گناہ قطع تعلقی کا گناہ ہے، انسان کیلئے رشتے ناطے بہت اہمیت کے حامل ہوتے ہیں، کوئی شخص بھی ان سے بے نیاز نہیں رہ سکتا۔ حدیث شریف میں دو چیزوں کے میزانِ عمل میں بھاری ہونے کا ذکر آیا ہے، ایک حسنِ اخلاق اور دوسری صلۂ رحمی۔ یعنی رشتہ داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا۔ اور اس اچھے برتاؤ کا منشا صرف اور صرف اخلاص ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہو، اُن سے بدلے اور جزاء کی خواہش نہ ہو۔ آج کل رشتہ داری میں اخلاص اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی بجائے اکثر و بیشتر بدلے کی خواہش ہوتی ہے، لہٰذا یہ خواہش اور توقع پوری نہ ہونے کی وجہ سے جھگڑے اور ناراضگیاں پیدا ہوتی ہیں اور آپس کے تعلقات خراب ہوتے ہیں، قطع رحمی کی نوبت آتی ہے۔ جس سے منع فرمایا گیا ہے۔

اِخلاص کا اَثر ضرور ہوتا ہے

جب انسان اخلاص کے ساتھ کوئی عمل کرتا ہے تو اس کا اثر ضرور ہوتا ہے، میرے احباب میں ایسی کئی مثالیں موجود ہیں کہ بہت سے لوگ دین پر عمل کرتے ہوئے اخلاص کے ساتھ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرتے رہے اور جواباً رشتہ دار اُن کی حق تلفی کرتے رہے، لیکن بالآخر اخلاص کی بدولت

www.sulkurvi.com

رشتہ دار رام ہو گئے اور اُنہوں نے اُن کے ساتھ موافقت کر لی۔ اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کا معاملہ رکھیں اور ان کے حقوق کی ادائیگی محض اللہ جل شانہ کی رضا کیلئے کرتے رہیں، اُن سے بدلے کی خواہش نہ رکھیں، اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی ان شاء اللہ تعالیٰ اس حسنِ سلوک کا بدلہ سکون وراحت کی شکل میں عطا فرمائیں گے اور آخرت میں اُس کا اَجر الگ ہے۔

گناہ نمبر ۲۷ اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذاء پہنچانا

آیتِ کریمہ

''إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا'' ❶

ترجمہ

جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کو تکلیف پہنچاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت میں اُن پر لعنت کی ہے، اور اُن کیلئے ایسا عذاب تیار کر رکھا ہے جو ذلیل کر کے رکھ دے گا۔

تشریح

لعنت کا سبب بننے والے گناہوں میں ایک گناہ یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذاء پہنچائے، اُس پر لعنت ہے۔

اللہ تعالیٰ کو ستانے اور ایذاء پہنچانے کا مطلب

قرآنِ کریم واحادیثِ طیبہ میں بعض گناہوں کے بارے میں یہ

❶ الأحزاب: ۵۷

www.sukurvi.com

ذکر ہوا ہے کہ ان گناہوں کا کرنا اللہ تعالیٰ کو ایذاء دینا یا ستانا ہے۔ مثلاً اکثر اوقات لوگ تبصرہ کرتے ہوئے کہہ دیتے ہیں کہ زمانہ بہت خراب آگیا ہے، حالانکہ زمانہ اللہ تعالیٰ کا پیدا کردہ ہے، کیونکہ زمانہ، دن رات، ہفتے، مہینے اور سال گزرنے کا نام ہے، اللہ ربّ العزت نے اپنی قدرت سے چاند، سورج کی حرکتیں اس طرح مقرر کردی ہیں کہ اُن کی وجہ سے دن رات اور سال کا وجود ہوتا ہے، دنیا کے سارے کام چاند سورج کی حرکتوں سے مقرر ہونے والی تاریخوں پر چل رہے ہیں، اس کو زمانہ کہتے ہیں۔ آسمان وزمین کی طرح زمانہ بھی اللہ تعالیٰ کا پیدا کردہ ہے، جس طرح زمین وآسمان کو برا کہنے والا غلط ہے، اسی طرح زمانے کو برا کہنے والا بھی غلطی پر ہے۔

حدیث میں ہے کہ زمانہ کو برا بھلا مت کہو، کیونکہ زمانہ اللہ تعالیٰ کا پیدا کردہ ہے، زمانے کو برا بھلا کہنا ایسا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کو برا بھلا کہنا، اور یہ عمل گویا اللہ تعالیٰ کو تکلیف اور ایذاء پہنچانا ہے، جو موجبِ لعنت کام ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص کسی کے باپ کو گالی دے اور سامنے والا پلٹ کر اُس کے باپ کو گالی دیدے، یہ ایسا ہوگیا کہ اُس شخص نے خود اپنے باپ کو گالی دیدی اور ایذاء پہنچائی۔ اس لئے ایسا کرنے سے بچنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کو ستانے کا دوسرا مطلب

اللہ تعالیٰ کو ستانے کا دوسرا مطلب ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذاء اور تکلیف پہنچانا۔ جیسے شروع اسلام میں کفار ومشرکین اور منافقین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مختلف طریقوں سے طرح طرح کی تکالیف پہنچائیں، جیسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت

کا واقعہ ہوا، یہ واقعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ساتھ تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے بھی باعثِ تکلیف تھا۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم پر طعن و تشنیع کرنے کو اپنی ذات کو تکلیف دینے کے مشابہ قرار دیا۔

بہرحال! ان سب صورتوں سے بچنا چاہئے۔

گناہ نمبر ۲۸

حکمِ خداوندی کو چھپانا

آیتِ کریمہ

''إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَآ أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ أُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُونَ ❶

ترجمہ

بیشک وہ لوگ جو ہماری نازل کی ہوئی روشن دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں، باوجودیکہ ہم اُنہیں کتاب میں کھول کھول کر لوگوں کیلئے بیان کرچکے ہیں، تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ بھی لعنت بھیجتا ہے اور دوسرے لعنت کرنے والے بھی لعنت بھیجتے ہیں۔

تشریح

عام طور پر یہودی اس طرح کے کام کیا کرتے تھے کہ چند پیسوں کی خاطر اللہ تعالیٰ کا حکم چھپالیا کرتے تھے، مثلاً اگر کسی گناہ پر ''تورات'' میں کوئی سخت سزا وارِد ہوتی، مثلاً سنگساری وغیرہ، تو اگر کسی غریب اور کم حیثیت والے شخص سے

❶ سورۂ بقرۃ: ۱۵۹

www.sukkurvi.com

وہ گناہ صادر ہوتا تو اُس پر وہ حکم نافذ کرتے اور اگر کسی مالدار اور صاحبِ حیثیت سے وہ گناہ صادر ہوجاتا تو اُس سے پیسے لیکر وہ حکم چھپالیتے اور اُسے سزا سے بچالیتے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے احکام تمام لوگوں کیلئے برابر ہیں۔جانتے بوجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکم کو چھپانا اور اُس پر عمل نہ ہونے دینا موجبِ لعنت گناہ ہے۔

گناہ نمبر ۲۹ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا

آیتِ کریمہ

''اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ'' ❶

ترجمہ

یاد رکھو جو لوگ پاک دامن بھولی بھالی مسلمان عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں، اُن پر دنیا اور آخرت میں پھٹکار پڑ چکی ہے، اور اُن کو اُس دن زبردست عذاب ہوگا۔ ❷

تشریح

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں پر لعنت فرمائی ہے جو ایسی متقی اور پرہیزگار عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگاتے ہیں جنہیں اس طرح کی باتوں کا پتہ بھی نہیں۔

یہ گناہ بھی ہمارے معاشرے میں عام ہے، بسااوقات میاں بیوی بھی اس میں مبتلا ہوکر ایک دوسرے پر تہمت لگادیتے ہیں، اسی طرح جو شخص خود اس

---

❶ النور: ۲۳ ❷ آسان ترجمہ قرآن

www.sukkurvi.com

گناہ میں مبتلا ہوتا ہے وہ دوسروں کے بارے میں یہی خیال کرتا ہے کہ وہ بھی ضرور مبتلا ہوں گے، اس لئے بنا تحقیق کئے اور بغیر ثبوت کے بدکاری کی تہمت لگادی جاتی ہے، یہ عمل موجبِ لعنت ہے۔

بدکاری کی تہمت لگانا سنگین گناہ ہے

عموماً شادی شدہ، پردہ دار، گھریلو خواتین کو بدکاری اور ناجائز تعلقات جیسے حرام کاموں کا خیال تک بھی نہیں آتا، بسا اوقات ایک سے زائد بیویاں ہونے کی صورت میں سوکن، اپنی سوکن پر بدکاری کی تہمت لگادیتی ہے، ہمارے معاشرے میں نند اور ساس اور دیگر عورتوں میں یہ بیماری پائی جاتی ہے، بعض اوقات کسی عورت کے حسن وجمال، اخلاق و کردار اور اُمورِ خانہ داری میں اس کی مہارت کی وجہ سے دیگر عورتوں کو اُس سے حسد اور بغض پیدا ہوجاتا ہے، نتیجے کے طور پر دوسری خواتین اُس پاکدامن عورت پر بدکاری کی تہمت بھی لگادیتی ہیں، حالانکہ اگر عورت کا کردار مشکوک ہو، مثلاً بے پردہ گھر سے باہر نکلتی ہو، غیر محرم مردوں سے بات چیت کرتی ہو، وہاں پھر بھی کسی درجے میں اس طرح کے الزام پر یقین کرنے کا احتمال ہوسکتا ہے، لیکن ایک عورت پردہ نشین ہے، غیر محرموں سے بات چیت نہیں کرتی، شرم وحیا کا پیکر ہے، ایسی عورت پر اس طرح کا الزام لگانا نہایت ہی سنگین عمل اور گناہ کی بات ہے، ایسے کرنے والوں پر لعنت آئی ہے۔

www.sukkurvi.com

گناہ نمبر ۳۰ کافروں کو مسلمانوں کے مقابلہ میں ہدایت یافتہ سمجھنا

آیتِ مبارکہ

"أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ أُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ أَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ○ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ○" [1]

ترجمہ

جن لوگوں کو کتاب (یعنی تورات کے علم) میں سے ایک حصہ دیا گیا تھا، کیا تم نے اُن کو نہیں دیکھا کہ وہ (کس طرح) بتوں اور شیطان کی تصدیق کر رہے ہیں اور کافروں (یعنی بت پرستوں) کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ مؤمنوں سے زیادہ سیدھے راستے پر ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے، اور جس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اُس کیلئے تم کوئی مددگار نہیں پاؤ گے۔

تشریح

اس آیت میں مدینہ منورہ میں آباد ہونے والے بعض یہودیوں کا تذکرہ ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کے ساتھ یہ معاہدہ کیا ہوا تھا کہ وہ اور مسلمان آپس میں امن وامان کے ساتھ رہیں گے، اور ایک دوسرے کیخلاف کسی بیرونی دشمن کی مدد بھی نہیں کریں گے، لیکن یہودیوں نے اس معاہدے کی بارہا خلاف

[1] النساء: ۵۱-۵۲

ورزی کی اور مسلمانوں کے دشمن، کفارِ مکہ کی حمایت اور درپردہ مدد کا سلسلہ جاری رکھا۔ ان کا ایک بڑا سردار کعب بن اشرف تھا، جنگ ِ اُحد کے بعد وہ، ایک اور یہودی سردار حیی بن اخطب کے ساتھ مکہ مکرمہ کے کافروں کے پاس گیا اور اُنہیں مسلمانوں کے خلاف تعاون کی پیشکش کی، کفارِ مکہ کے سردار ابوسفیان نے (جو اُس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) کہا کہ اگر تم واقعی اپنی پیشکش میں سچے ہو تو ہمارے دو بتوں کے سامنے سجدہ کرو، چنانچہ کعب بن اشرف نے ابوسفیان کا یہ مطالبہ بھی مان لیا، پھر ابوسفیان نے کعب بن اشرف سے پوچھا کہ ہمارا مذہب اچھا ہے یا مسلمانوں کا؟ تو اس نے یہاں تک کہہ دیا کہ تمہارا مذہب مسلمانوں کے مذہب سے زیادہ بہتر ہے، حالانکہ وہ جانتا تھا کہ مکہ کے یہ لوگ بت پرست ہیں اور کسی آسمانی کتاب پر ایمان نہیں رکھتے۔ لہٰذا ان کے مذہب کو بہتر قرار دینے کا مطلب بت پرستی کی تصدیق کرنا تھا۔ اس آیت میں اسی واقعے کی طرف اشارہ ہے۔ ❶

کفار کے اچھے اعمال کا بدلہ دنیا تک محدود ہے

کافر، اپنے کفر اور شرک کی بنیاد پر جو عمل کرتا ہے، وہ بظاہر کیسا ہی خوشنما ہو، لیکن درحقیقت مردود ہے، اور مسلمان اپنے ایمان اور شریعت کی بنیاد پر جو عمل کرتا ہے، اگر اس میں کچھ کمی کوتاہی بھی ہو، لیکن اللہ کے ہاں وہ مقبول ہے۔

ہمارے حضرت ﷫ فرمایا کرتے تھے کہ کفر و شرک گند ہی گند ہے، اس میں کسی قسم کی کوئی خوبی نہیں ہوسکتی، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے کا نام

❶ آسان ترجمۂ قرآن

www.sukkurvi.com

ہے، البتہ بعض اوقات کفار و مشرکین باوجود اپنے کفر کے، کچھ اچھے کام بھی کرتے ہیں، کچھ اچھے اخلاق بھی اپنا لیتے ہیں، خصوصاً آج کل اُن کے ہاں گلی محلوں وغیرہ کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھا جاتا ہے، درحقیقت یہ اچھائی کی باتیں اُن کی نہیں ہیں، بلکہ اسلام کی ہدایات ہیں، جسے اُنہوں نے اختیار کرلیا ہے، اور اسلام کی بھلائی اور خیر کی باتیں جو بھی اختیار کرتا ہے، اُسے بہر حال فائدہ ہوتا ہے، البتہ کافروں کے حق میں یہ فائدہ صرف دنیا تک محدود رہے گا اور مسلمان اگر اِن ہدایات پر عمل کریں گے تو اُنہیں دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت کا فائدہ بھی نصیب ہوگا۔

آج کل بعض لوگ جب یورپ اور مغربی ممالک سے گھوم پھر کے آتے ہیں یا وہاں کچھ عرصہ گزار کر واپس آتے ہیں تو کفار کے ہی گن گاتے رہتے ہیں، اُن کے اخلاق، صفائی ستھرائی اور سچائی کی مثالیں دیتے رہتے ہیں، اوّل تو ایسی باتوں کو کفار سے منسوب کر کے بیان ہی نہیں کرنا چاہئے جس سے اسلام یا مسلمانوں کی تنقیص کا پہلو نکلتا ہو، دوسرا یہ کہ یہ تمام تر خوبیاں کفار کی اپنی نہیں ہیں، بلکہ اسلام ہی کی ہدایات ہیں جو اُنہوں نے اختیار کی ہیں۔ جبکہ دھوکہ دینا، کم تولنا، جھوٹ بولنا، ملاوٹ کرنا دراصل کفر کے کام ہیں جو آج کل مسلمانوں نے اختیار کر لئے ہیں، جس کی وجہ سے دن بہ دن ذلت اور رُسوائی اُن کا مقدر بنتی جارہی ہے۔ گویا اسلام کی باتیں اور خوبیاں مثل برف کے ہیں، جو برف کو پانی میں ڈال کر استعمال کرلے، اُس کا پانی ٹھنڈا ہوجائے گا، اسی طرح اسلامی ہدایات پر جو بھی عمل کرے، اس کو فائدہ ہوگا خواہ وہ مسلمان بھی نہ ہو۔ بہر حال! دین کی ہدایات میں دنیا و آخرت دونوں کا فائدہ ہے، دنیا کے فائدے کے لئے

www.sukkurvi.com

ایمان کی شرط نہیں ہے، جبکہ آخرت کے فائدے کے لئے ایمان شرط ہے۔

کافروں کی ایک بات پسند کرنے پر وبال

مکہ میں ایک اللہ والے بزرگ شیخ دہان رہتے تھے۔حج کے موقع پر اُن کا انتقال ہوااور اُنہیں قبرستان میں دفنا دیا گیا۔کچھ دن بعد کسی اور شخص کا انتقال ہوا تو اُن کی قبر کے برابر والی قبر میں اُس شخص کو دفنایا گیا، تدفین کے وقت اتفاق سے دونوں قبروں کے درمیان والی دیوار گرگئی،لوگوں نے دیکھا کہ شیخ دہان کی قبر میں اُن کی لاش موجود نہیں ہے،اُن کی جگہ ایک فرانس کی لڑکی کی لاش موجود ہے، جسے موقع پر موجود ایک فرانسیسی مسلمان نے پہچان لیا،اُس نے کہا کہ یہ لڑکی میری شاگرد تھی، پہلے عیسائی تھی،بعد میں مسلمان ہوئی اور صرف مجھے اس کا مسلمان ہونا معلوم تھا، کیونکہ یہ چھپ کر مسلمان ہوئی تھی، مجھے اطلاع مل گئی تھی کہ اس کا فرانس میں انتقال ہوگیا ہے،لیکن یہ مکہ میں اس قبر میں کیسے پہنچی؟ چنانچہ اُنہوں نے فرانس میں لوگوں سے رابطہ کر کے اُس لڑکی کی قبر کھولنے کا کہا، جب اُس کی قبر کو کھولا گیا تو وہاں شیخ دہان کی لاش موجود تھی،لوگ اس پر کافی حیران ہوئے، چنانچہ شیخ دہان کے گھر والوں سے رابطہ کر کے اُن کا حال معلوم کیا،اُنہوں نے بتایا کہ شیخ اچھے دیندار انسان تھے،تہجد گزار اور نماز،روزے کے پابند آدمی تھے، البتہ ایک بات اُن میں یہ تھی کہ جب بھی اُن پر غسل واجب ہوتا تو وہ کہتے کہ عیسائی بہت اچھے ہیں،اُن کے ہاں غسل واجب نہیں ہوتا،جس کی وجہ سے اُنہیں غسل کرنا ضروری نہیں ہوتا،ہمارے دین میں غسل واجب ہوجاتا ہے، پھر خواہ سردی ہو یا گرمی،آدمی کو پاک ہونے کیلئے غسل کرنا

www.sukkurvi.com

ہی پڑتا ہے۔

کافروں کی ایک بات کو پسند کرنے کی سزا یہ ملی کہ مرتے ہی ان کے ہاتھ سے ایمان بھی گیا اور مکہ کی زمین بھی گئی۔ جبکہ فرانس کی لڑکی جو چھپ کر مسلمان ہوئی تھی، دل سے اسلام کو پسند کرتی تھی، چنانچہ فرانس میں انتقال کرنے کے باوجود اُس کی لاش کو مکہ کی زمین میں پہنچادیا گیا۔

ہمیں چاہئے کہ کافروں کی کسی خوبی کی ایسے انداز سے تعریف نہ کریں جس سے اسلام یا مسلمانوں کی تنقیص یا توہین کا پہلو نکلتا ہو، کیونکہ کافروں کی خواہ ساری ہی باتیں اچھی ہوں، لیکن ایک برائی اُن سب پر پانی پھیرنے کیلئے کافی ہے اور وہ اُن کا ''کفر'' ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتے ہیں:

وَلَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكَةٍ. . . وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ ❶

www.sukkurvi.com

جنّةُ البقیع میں دفن ہونے کی خواہش

ہر مسلمان کی خواہش ہے کہ اُس کا انتقال مدینہ منورہ میں ہو اور تدفین مدینہ کے قبرستان جنّةُ البقیع میں ہو۔

سمٹتے آرہے ہیں درد والے
یہ دل کے سہاروں کی زمیں ہے

ساری دنیا سے نیک اور اللہ والے لوگ آخر عمر میں یہ چاہتے ہیں کہ وہ

❶ سورۂ بقرہ، آیت نمبر ۲۲۱

مدینہ منورہ چلے جائیں اور وہاں جا کر عبادت کریں، خاتمہ ایمان پر ہو جائے اور جنّۃُ البقیع میں تدفین کی سعادت مل جائے، ہمارے بہت سے بزرگ وہاں آرام فرما ہیں، اللہ تعالیٰ اُن کے طفیل ہمیں بھی یہ سعادت نصیب فرمائے، آمین۔

مرتے ہی خواہش پوری ہونا

مدینہ منورہ میں ایک بزرگ تھے، ایک شخص روزانہ اُن کی خدمت میں جا کر دُعا کی درخواست کرتا کہ حضرت! دُعا فرمادیں، مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ مجھے جنّۃُ البقیع کی مٹی نصیب فرمادیں۔ بار بار کہنے پر اُن بزرگ نے کہا کہ تم اس کیلئے اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے رہو، ان شاء اللّٰہ خواب میں بھی دیکھ لینا۔ اُس شخص نے کہا کہ حضرت! دُعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے خواب میں دکھادیں، چنانچہ اُسے خواب میں دکھایا گیا کہ اُونٹوں کی دو قطاریں ہیں، ایک قطار جارہی ہے اور دوسری آرہی ہے، دونوں قطاروں کے اُونٹوں پر صندوق رکھے ہوئے ہیں، صبح اُٹھ کر بزرگ کی خدمت میں جا کر یہ خواب بیان کیا، اُنہوں نے اس کی تعبیر بیان کی کہ جو جنّۃُ البقیع میں صندوق لائے جارہے تھے، یہ اُن لوگوں کی میتیں تھیں جن کا مدینہ سے باہر انتقال کر جانا مقدر تھا، لیکن اُن کی دل کی حسرت اور آرزو یہ تھی کہ مدینہ میں جنّۃُ البقیع میں دفن ہوں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی خواہش کو پورا کرتے ہوئے اُن کے مرنے کے بعد اُن کی میتوں کو جنّۃُ البقیع میں پہنچادیا۔ جانے والی قطار میں اُن لوگوں

www.sukkurvi.com

کی میتیں تھیں جو اگرچہ مدینہ میں رہائش پذیر تھے اور وہیں دفن ہوئے، لیکن اُنکے دل کی آرزو جنّۃُ البقیع میں دفن ہونا نہیں تھا، بلکہ اپنے اپنے علاقوں میں جا کر دفن ہونا پسند کرتے تھے، چنانچہ اُن کی میتوں کو وہاں سے منتقل کر کے اُن کے علاقوں میں بھیجا جارہا تھا۔

اس واقعہ میں سبق یہ ہے کہ تم دل سے جنّۃُ البقیع میں دفن ہونے کی تمنا کرتے رہو، اس کیلئے دعائیں بھی کرو، اگر دنیا میں ظاہری طور پر وہاں دفن ہونا نصیب نہ بھی ہوا تو مرنے کے بعد ان شاء اللّٰہ جنّۃُ البقیع میں منتقل کردیا جائے گا۔

www.sukkurvi.com

عبرتناک واقعہ

عبرت کا ایک اور واقعہ ہے کہ یورپ کے کسی ملک میں ایک مسلمان اور عیسائی کی پکی دوستی تھی، دونوں نے مل کر کاروبار شروع کیا، چونکہ مسلمان کے پاس وہاں کی شہریت نہیں تھی، اس لئے مقامی باشندوں کو حاصل ہونے والی سہولیات بھی اس کو حاصل نہیں تھیں، لہٰذا مسلمان نے اپنے مقامی عیسائی دوست پر بھروسہ کرکے اُس کے نام پر کاروبار شروع کیا، کچھ عرصہ میں کاروبار چل پڑا، اس دوران اس عیسائی دوست کی نیت خراب ہوگئی، چنانچہ اُس نے قانون کے ذریعہ سارے کاروبار کو اپنے قبضے میں لے لیا اور مسلمان دوست کو نکال دیا۔ مسلمان نے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا، دوست اور احباب کو ثالث بنا کر اپنے دوست کو سمجھایا، لیکن بے سود، وہ نہیں مانا۔ پھر کسی نے مشورہ دیا کہ تم ان کے بڑے پادری کے پاس جا کر اُسے صورتحال سے آگاہ کرو، ہوسکتا ہے وہ

تمہارے لئے کوئی صورت نکال دے، چنانچہ اُس نے سب کچھ واقعہ لکھ کر وہاں کے پوپ کو دیدیا، پوپ نے عیسائی کو بلا کر سمجھایا، اُس کے سمجھانے سے وہ سمجھ گیا اور اپنے مسلمان دوست کو بلا کر سب کچھ اس کے حوالے کر دیا، مسلمان دوست خاصا حیران ہوا کہ اس نے عدالت کی نہیں مانی، دوست احباب کی ایک نہ سنی، پوپ نے ایسا کیا کہہ دیا کہ یہ سب کچھ واپس کرنے پر رضامند ہوگیا؟ چنانچہ پوچھنے پر اُس نے بتایا کہ پوپ نے مجھے بلا کر یہ پرچہ دیا تھا، تم اسے پڑھ لو، چنانچہ مسلمان دوست نے وہ پرچہ پڑھا تو اس میں لکھا کہ ''آج تم بھی مسلمانوں کی طرح جھوٹ بولنے اور دھوکہ دینے لگے۔''

گویا آج کے زمانے میں بالکل اُلٹ ہوگیا کہ ہماری بداعمالیوں اور اسلام کی تعلیمات پر عمل چھوڑ دینے کی وجہ کفار آپس کے معاملات میں ہماری مثالیں دیتے ہیں۔ حالانکہ دھوکہ دینا اور جھوٹ بولنا کسی مسلمان کا کام نہیں، یہ تو کافروں کا شیوہ ہے اور یہ کافروں کی عادتیں ہیں، لیکن ہماری بداعمالیوں کا نتیجہ ہے کہ آج یہ خرابیاں مسلمانوں کے اندر پائی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان گناہوں سے بچنے کی توفیق دیں۔ آمین

www.sukkurvi.com

گناہ نمبر ۳۱ رشوت کا لین دین اور اس میں واسطہ بننا

حدیث

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: ''لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ وَالرَّائِشَ يَعْنِي: الَّذِيْ يَمْشِيْ بَيْنَهُمَا.'' ❶

❶ مسند أحمد ۳۷/۵۸، قال الهيثمي في المجمع - ۴/۳۵۸: فيه أبو الخطاب وهو مجهول۔

ترجمہ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے اور لینے والے پر، اور ان کے درمیان واسطہ بننے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

تشریح

ہمارے معاشرے میں دیگر بہت سے گناہوں کی طرح رشوت کا گناہ بھی خوب پھیل چکا ہے اور جڑ پکڑ چکا ہے، سرکاری محکموں میں عموماً بغیر رشوت کے کام نہیں ہوتا، حالانکہ رشوت لینے والے مسلمان ہوتے ہیں، بہرحال! اس کے بارے میں متعدد احادیث میں منقول ہے کہ رشوت دینے والے، لینے والے اور رشوت کا معاملہ کروانے والے پر بھی لعنت ہے۔

www.sukkurvi.com

رشوت کا مختصر مفہوم

رشوت کی مختصر تعریف یہ ہے کہ ایسے کام پر پیسے یا عوض لینا، جس پر وہ عوض لینا جائز نہ ہو، رشوت کہلاتا ہے۔ مثلاً کسی شخص کے ذمہ کوئی کام اُس کے فرائض میں داخل ہے، یعنی اُس کی ذمہ داری ہے کہ وہ فلاں کام کرے جو اُس کے فرائضِ منصبی میں داخل ہے، ایسے کام پر کوئی عوض طلب کرنا رشوت ہے۔

ایک روایت میں رشوت لینے اور دینے والے کو جہنمی قرار دیا گیا ہے۔

اَلرَّاشِیُ وَالْمُرْتَشِیُ کِلَاھُمَا فِی النَّارِ [1]

ایک روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جسم "حرام" سے

[1] أخرجه الطبرانی بسند جید عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پرورش پائے، وہ جہنم ہی کے لائق ہے، پوچھا گیا کہ "سُحت" سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اس سے مراد رشوت لینا ہے۔

معاشرے میں رائج رِشوت کی مختلف صورتیں

ہمارے معاشرے میں رشوت کی بہت سی صورتیں رائج ہیں۔

(۱)...... ملازمت کیلئے رشوت دینا

آج کل ملازمت کے حصول کیلئے رشوت دینا عام ہے۔ خصوصاً سرکاری محکموں میں رشوت دیے بغیر کوئی ملازمت حاصل کرنا ناممکن ہو چکا ہے، سرکاری ملازمت کیلئے بعض اوقات تگڑی سفارش کی ضرورت بھی پڑتی ہے اور بسا اوقات رشوت بھی دینی پڑتی ہے، حالانکہ ملازمت دینے والے شخص کے فرائضِ منصبی اور ذمہ داری میں یہ بات داخل ہے کہ وہ اس ملازمت پر جانچ پڑتال کر کے اُس کے معیار کے مطابق مطلوبہ شخص کو نوکری پر رکھ لے اور اس سے کسی قسم کا عوض طلب نہ کرے۔ لیکن ایسا کرنے کی بجائے نوکری کے بدلے میں اس سے رشوت لی جاتی ہے، یا کسی نااہل شخص کو زیادہ رشوت دینے کی وجہ سے اس ملازمت پر رکھ لیا جاتا ہے، جیسا کہ آج کل اکثر و بیشتر یہی ہو رہا ہے، یہ سراسر ناجائز ہے اور موجبِ لعنت کام ہے۔

(۲)...... الیکشن میں رشوت کا لین دین

ہمارے ملک میں الیکشن کے موقع پر خوب رشوت دینے لینے کا بازار گرم ہوتا ہے، حالیہ سینیٹ الیکشن میں کھلم کھلا اُمیدواروں کو اپنے حق میں ووٹ دینے کیلئے کروڑوں روپے کی رشوت پیش کی گئی۔

www.sukkurvi.com

(۳)...... تعلیمی اداروں میں رشوت کا لین دین

اسی طرح تعلیمی اداروں، مثلاً بعض بڑی یونیورسٹیوں میں رشوت کا عام چلن ہے، امتحان میں پیسے دیکر نمبر خریدے جاتے ہیں، نقل کرنے کیلئے رشوت دی جاتی ہے، قابلیت نہ ہونے کے باوجود بڑے تعلیمی اداروں میں رشوت کے بل بوتے پر داخلہ لیا جاتا ہے، امتحان میں ناکام ہوجانے کے باوجود رشوت دیکر ڈگری حاصل کی جاتی ہے۔

(۴)...... عوامی خدمات کے سرکاری مراکز میں رشوت کا لین دین

اسی طرح عوام کے مختلف کاموں کیلئے بنے ہوئے سرکاری محکموں میں سرعام رشوت طلب کی جاتی ہے، مثلاً شناختی کارڈ آفس، پاسپورٹ آفس، ڈرائیونگ لائسنس آفس وغیرہ میں رشوت لیکر بہت سے ناجائز اُمور سرانجام دیئے جاتے ہیں۔

(۵)...... پولیس اور ٹریفک وارڈن میں رشوت کا چلن

اسی طرح لوگوں سے روزانہ کی بنیاد پر رشوت طلب کرنے میں ہمارے ملک کی پولیس اور ٹریفک کے اہلکار بھی کسی سے پیچھے نہیں ہیں، کبھی رشوت نہ دینے پر چالان کردیا جاتا ہے، کبھی حقیقی چالان نہ کرنے کیلئے رشوت طلب کی جاتی ہے۔

(۶)...... عدالتوں میں رشوت کا دور دورہ

ہماری عدالتوں میں بھی رشوت کا بازار گرم رہتا ہے۔ حق پر ہونے کے باوجود جج پیسے لیکر مدعی کے خلاف فیصلہ کردیتا ہے۔ یا جان بوجھ کر کیس کو طوالت

www.sukkurvi.com

دیتا ہے اور جلد سماعت کر کے صحیح فیصلہ نہیں کرتا۔

رشوت لینے والے پر ہولناک عذابِ قبر

عربی کی ایک کتاب ''عذابُ القبر حقّ'' ہے، اس میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک قاضی تھا، اُس کی عدالت میں ایک پیشکار تھا، جو باری باری مقدمات کو قاضی کی عدالت میں پیش کرتا ہے، ایک دن اُس پیشکار کا انتقال ہوا، کچھ عرصہ بعد اُس کے برابر کسی اور شخص کو دفنایا گیا، اتفاقاً پیشکار کی قبر کی دیوار گر گئی اور اس کی لاش نظر آنے لگی، لوگوں نے دیکھا کہ اُس پیشکار کے سر پر کوئی جگہ ایسی نہیں تھی، جہاں کیل نہ ٹھوکی گئی ہو۔ (اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے۔ آمین)

لوگوں نے بتایا کہ یہ اپنے دماغ سے مختلف ترکیبیں سوچ سوچ کر لوگوں سے رشوتیں لیا کرتا تھا، اُس کے نتیجے میں اس وبال میں اُسے مبتلا کیا گیا۔

آج کل ہمارے معاشرے میں گناہوں کی کثرت کی وجہ سے بدامنی، بے اطمینانی، بے سکونی، مہنگائی، طرح طرح کی پریشانیاں، حاکموں کا ظلم، قتل وغارت گری، چوری، ڈاکہ وغیرہ اُنہی گناہوں کی وجہ سے ہے۔

(۷)...... پگڑی کے لین و دین میں رشوت

پگڑی کہتے ہیں کہ کوئی شخص مکان، دوکان یا بنگلہ کرائے پر لیتا ہے، کرایہ دار سے پگڑی وصول کی جاتی ہے، یعنی ایڈوانس میں کچھ رقم وصول کی جاتی ہے، اُس کا تعلق کرایہ سے نہیں ہوتا، لیکن پگڑی وصول کرنے کے نتیجے میں مالک مکان کرایہ دار سے گھر یا دوکان خالی نہیں کرائے گا اور کرایہ بھی عام کرایہ کی بہ نسبت کچھ کم رکھے گا، مثلاً اگر کرایہ چالیس ہزار روپے ماہانہ ہے، تو دس لاکھ

www.sukurvi.com

روپے بطور پگڑی وصول کر کے کرایہ ماہانہ چار ہزار روپے طے کر لیا جاتا ہے۔ کرایہ دار آگے کسی اور سے پگڑی لیکر اس جگہ کو کرایہ پر دے سکتا ہے۔ رسید میں نام کی تبدیلی کے پیسے بھی مالک لیتا ہے، یہ سب رشوت ہے۔

کراچی شہر میں اندرون شہر کی مارکیٹوں کی شاید ہی کوئی دوکان یا مکان ہو جہاں پگڑی کا معاملہ نہ ہوتا ہو، اس میں اچھے خاصے حاجی، نمازی اور بظاہر دیندار لوگ بھی مبتلا ہیں۔

حالانکہ اس کا آسان حل یہ ہے کہ ایک مخصوص کرایہ متعین کر کے کچھ عرصہ مثلاً پچاس سال کا کرایہ کا حساب لگا کر کل رقم کا فیصدی حصہ یا کچھ ماہ کا کرایہ بطور پیشگی لے لیا جائے۔ پگڑی کے ذریعے مالک اور کرایہ دار دونوں کو حاصل ہونے فوائد اس صورت میں بھی حاصل ہو جائیں گے۔

www.sukkurvi.com

(۸)......شادی بیاہ کے موقع پر رشوت

عام طور پر بلوچستان اور 'کے پی کے' میں یہ رواج ہے کہ شادی بیاہ کے موقع پر لڑکی کا باپ لڑکی کا رشتہ دینے کیلئے لڑکے والوں سے اچھی خاصی رقم کا مطالبہ کرتا ہے، اُس رقم کا جہیز یا مہر سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ یہ بھی رشوت کے حکم میں ہے، اور اس کا لینا دینا حرام ہے، جس سے بچنا واجب ہے، بعض لوگ تاویل کرتے ہیں کہ لڑکی کا جہیز بنانے کیلئے یہ رقم لی جاتی ہے، لیکن یہ تاویل بھی درست نہیں، کیونکہ جہیز دینا بھی فرض یا واجب نہیں کہ جس کی ادائیگی کے لئے لڑکے والوں سے رقم کا مطالبہ کیا جائے۔

بہر حال! جہاں تک ہو سکے، رشوت کے مذکورہ بالا کاموں سے اپنے آپ

کو بچانا چاہئے۔

رشوت دینے کی ایک جائز صورت

البتہ رشوت دینے کی ایک صورت علماءِ کرام نے جائز رکھی ہے، وہ یہ کہ بعض مرتبہ آدمی حق پر ہوتا ہے، شرعاً یا قانوناً وہ حقدار ہوتا ہے، لیکن دوسرا فریق یعنی رشوت لینے والا رشوت کے بغیر راضی نہیں ہوتا، ایسی صورت میں اگر اپنا حق وصول کرنے کیلئے رشوت دی جائے تو اس کی گنجائش ہے، اس صورت میں دینے والا گنہگار نہیں ہوگا، البتہ لینے والے کے حق میں وہ سراسر حرام اور ناجائز ہوگا۔ اور اس کا یہ عمل موجبِ لعنت ہوگا۔

رشوت لینے والے بسا اوقات رشوت کیلئے مختلف نام مثلاً ہدیہ، تحفہ، چائے پانی، خرچہ وغیرہ استعمال کرتے ہیں، اس سے رشوت کی حقیقت تبدیل نہیں ہوتی، وہ رشوت ہی رہے گی اور ناجائز اور حرام ہی رہے گی۔

حرام مال کی نحوست

ایک مشہور روایت کے مطابق رشوت اور دیگر حرام ذرائع سے حاصل کئے جانے والے مال میں ایک نحوست یہ ہے کہ جب وہ آدمی کے حلق سے نیچے اُترتا ہے تو چالیس دن تک آدمی کے فرض، نفل سمیت کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کی کوئی دُعا قبول کی جاتی ہے۔

مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص لمبے سفر میں ہے، سفر کی وجہ سے اس کے کپڑے اور جسم غبار آلود ہو چکا ہے، اس حالت میں وہ یا رب! یا رب! کہہ کر دعا کرتا ہے اور حالت یہ ہے کہ اُس کا کھانا، پینا سب حرام مال

www.sukkurvi.com

سے ہے، تو اُس کی دُعا کیسے قبول ہوسکتی ہے؟ حالانکہ تین آدمیوں کی دُعا کے قبول ہونے میں کوئی شک نہیں، جس میں سے ایک مسافر کی دُعا بھی ہے، لیکن حرام کھانا دُعا کی قبولیت میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔

حرام مال کھانے کا ایک بڑا نقصان

حرام مال کھانے کا دوسرا نقصان یہ ہے کہ حرام کھانے سے انسان کے دماغ میں بجائے اچھے اور نیک خیالات کے، گندے اور گناہ کے خیالات جنم لینے لگتے ہیں، نیک لوگوں، نیک کاموں اور نیک مجلسوں سے اُسے نفرت اور اُکتاہٹ ہوجاتی ہے، اور ہر وقت حرام کھانے اور گناہ کے کاموں کے کرنے کا سوچنے لگتا ہے، عام طور پر اس طرح کے لوگوں کے دلوں میں نرمی نہیں ہوتی، کسی غریب کی غربت کا پاس نہیں کرتے بلکہ بے آسرا کی کمزوری کا خیال نہیں کرتے، بس کسی طرح اُن کا مال ناجائز طریقے سے ہڑپ کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ جبکہ طبیعت کی نرمی، غرباء ومساکین سے محبت اور نیکیوں کے خیالات حلال مال کے استعمال سے آتے ہیں۔

گناہ نمبر ۳۲

تصویر کشی کرنا

حدیث

حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ، وَآكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهُ، وَنَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَكَسْبِ الْبَغِيِّ، وَلَعَنَ

www.sukkurvi.com

الْمُصَوِّرِيْنَ۔ ❶

ترجمہ

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم گودنے اور گدوانے والیوں پر، اور سود کھانے اور کھلانے والے پر لعنت فرمائی ہے، اور کتے کی قیمت اور زنا کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔اور تصویر بنانے والے پر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

تشریح

شریعت میں کسی جاندار کی تصویر بنانا اور بنوانا سخت ناجائز اور گناہِ کبیرہ ہے، اور احادیثِ مبارکہ میں اس پر سخت وعیدیں آئی ہیں، اور اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔آج مسلمانوں میں یہ گناہ بہت عام ہوگیا ہے اور ہمارے معاشرے میں یہ گناہ اپنے شباب پر ہے، تصویر کھینچنے اور کھچوانے کا عام رواج ہے ۔آج کوئی محفل خوشی کی ہو یا غمی کی، کوئی دکان ہو یا مکان اس گناہ سے خالی نہیں، گویا ہم نے تصویر کو زندگی کا ایک لازمی حصہ بنالیا ہے، ہم اپنی تقریبات کو اس وقت تک نامکمل سمجھتے ہیں جب تک کہ اس میں تصویر کشی نہ ہو، اسی طرح اپنے مکان، دکان اور دفتروں کو اس وقت تک نامکمل سمجھتے ہیں جب تک ان کے شوکیسوں اور دیواروں پر بڑی بڑی دو چار جانداروں کی تصویریں نہ ہوں، اسی طرح تجارتی چیزوں کیلئے اشتہارات بھی تصویروں کے ساتھ ضروری ہیں، جب تک اشتہار میں تصویریں نہ ہوں ہم سمجھتے ہیں کہ یہ

---

❶ صحيح البخاري-٧/٦١

چیز مارکیٹ میں نہیں چلے گی، اخبارات اور رسائل میں بھی تصاویر ضروری سمجھی جاتی ہیں۔ گلی کوچے، محلے، بازار یہاں تک کہ چورنگیاں اور سڑکیں بھی بڑی بڑی تصویروں سے بھری ہوئی ہیں، بڑے بڑے سائن بورڈ پر زبردست قسم کی لائٹوں کے ساتھ مرد و عورت کی تصویر کو سجایا جاتا ہے۔ افسوس کہ جس چیز کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نامبارک اور منحوس قرار دیا اور جس کی موجودگی رحمت کے فرشتوں کے آنے سے رکاوٹ ہے، آج اُسی تصویر کو ہم نے اپنی عزت و ذلت، کامیابی اور ناکامی کا مدار بنا لیا ہے۔ حالانکہ احادیثِ مبارکہ میں اس پر بہت سخت وعیدیں آئی ہیں، ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس گھر میں کتا اور تصویریں ہوں اس گھر میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ ❶

معلوم ہوا کہ جہاں تصویر ہو، چاہے دکان ہو یا مکان، دفتر ہو یا کوئی اور جگہ، اور تصویر بھی خواہ کسی جاندار کی ہو، کسی بزرگ کی ہو یا کسی فاسق و فاجر کی، یا خود اپنی ہو، غرضیکہ کسی بھی جاندار کی تصویر جہاں ہو، وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ جب رحمت کے فرشتے نہیں آئیں گے تو وہاں پریشانیاں، بیماریاں، بے برکتی اور نحوست ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ آمین

اس لئے ہم سب کو چاہئے کہ اب تک تصویر کے معاملہ میں جو کوتاہیاں کی ہیں، اُن سے سچی توبہ کریں اور کم از کم اپنی حد تک تو اس گناہ سے ضرور بچیں، تمام غیر ضروری تصویروں کو پھاڑ کر پھینک دیں۔ گھروں، دکانوں اور

---

❶ صحیح بخاری

www.sukkurvi.com

دفتروں کو جانداروں کی تصویروں سے پاک کریں اور اُن تصویروں کو اُتار دیں، اور اپنے دل میں تصویر کی حرمت اور اس سے نفرت بٹھالیں، اور اس لعنت والے گناہ سے بچیں۔

گناہ نمبر ۳۳ لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کرنا

حدیث

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ''لَعَنَ اللهُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ، لَعَنَ اللهُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ، لَعَنَ اللهُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ.'' [1]

ترجمہ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اُس پر جو قومِ لوط والا عمل کرے، اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اُس پر جو قومِ لوط والا عمل کرے، اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اُس پر جو قومِ لوط والا عمل کرے۔

تشریح

لڑکوں سے بدفعلی کرنا شرعاً اور اخلاقاً ایک بدترین گناہ ہے جس میں حضرت لوط علیہ السلام کی قوم مبتلا تھی، اللہ تعالیٰ نے اُنہیں سمجھانے کیلئے حضرت لوط علیہ السلام کو

---

[1] السنن الكبرى للنسائي ٦/٤٨٥،قال المنذري في الترغيب:٩٦٣/١:رواه ابن حبان في صحيحه والبيهقي

بھیجا، اُن کے بار بار سمجھانے کے باوجود جب وہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ نے اُن پر پتھروں کی بارش برسائی اور سب کو ہلاک کر دیا۔ انسان کی طبعی اور فطری خواہش کی تسکین کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایک حلال اور جائز طریقہ عورتوں سے نکاح کرنے کا مقرر فرما دیا ہے، اُس کو چھوڑ کر غیر فطری طریقہ کو اختیار کرنا نفس کی خباثت اور گندہ ذہنی کی دلیل ہے۔ یہ حرام اور گناہ ہونے کے علاوہ فطرتِ سلیمہ کے بھی خلاف ہے، اور ایسا حرام کام ہے کہ عام جانور بھی اس کا ارتکاب نہیں کرتے۔ اسی لئے حضراتِ صحابہ کرامؓ، تابعینؒ اور ائمہ مجتہدینؒ نے اس جرم کو عام بدکاری سے زیادہ شدید جرم اور گناہ قرار دیا ہے۔ اور مذکورہ حدیث میں نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بد فعلی کرنے والے پر تین مرتبہ لعنت فرمائی ہے۔

گناہ نمبر ۳۴ — نابینا کو راستہ سے بھٹکانا

حدیث

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَلْعُوْنٌ مَّنْ سَبَّ أَبَاهُ، مَلْعُوْنٌ مَّنْ سَبَّ أُمَّهٗ، مَلْعُوْنٌ مَّنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰہِ، مَلْعُوْنٌ مَّنْ غَيَّرَ تُخُوْمَ الْأَرْضِ، مَلْعُوْنٌ مَّنْ كَمَّهَ أَعْمٰى عَنِ الطَّرِيْقِ، مَلْعُوْنٌ مَّنْ وَقَعَ عَلٰى بَهِيْمَةٍ، مَلْعُوْنٌ مَّنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ'' قَالَهَا

www.sukkurvi.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِرَارًا ثَلَاثًا فِي اللُّوْطِيَّةِ. ❶

ترجمہ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص ملعون ہے جو اپنے باپ کو برا بھلا کہے، وہ شخص ملعون ہے جو اپنی ماں کو برا بھلا کہے، وہ شخص ملعون ہے جو غیر اللہ کیلئے ذبح کرے، وہ شخص ملعون ہے جو زمین کی حدود بدل دے، وہ شخص ملعون ہے جو اندھے کو راستے سے بھٹکا دے، وہ شخص ملعون ہے جو جانور کے ساتھ جماع کرے، وہ شخص ملعون ہے جو قومِ لوط والا عمل کرے، قومِ لوط والی بات کو نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔

تشریح

یوں تو کسی بھی انسان کو سیدھے راستہ سے بھٹکانا اور اس کی غلط رہنمائی کرنا گناہ ہے، لیکن نابینا اس لحاظ سے ہمدردی کا زیادہ مستحق ہے کہ وہ خود صحیح راستہ پر چلنے کی طاقت نہیں رکھتا، ایسی بے بسی اور لاچاری کی حالت میں اگر اُس کی مدد کرنے کے بجائے غلط رہنمائی کی جائے تو یہ نہ صرف شرعی لحاظ سے غلط ہے، بلکہ اخلاقی لحاظ سے بھی ایک گھٹیا حرکت ہے، اسی لئے نبی کریم ﷺ نے اس حدیث شریف میں خاص طور پر اس کا ذکر فرمایا اور اس فعل کو موجبِ لعنت قرار دیا۔

❶ مسند أحمد -٥/٨٣، أخرجه الحاكم في المستدرك: ٤/٣٩٦ (٨٠٥٢) وقال صحيح الإسناد ولم يخرجاه وأقره الذهبي

www.sukkurvi.com

گناہ نمبر ۳۵ لوگوں کی ناپسندیدگی کے باوجود امام بننا

گناہ نمبر ۳۶ بیوی کا خاوند کو ناراض کر کے سونا

گناہ نمبر ۳۷ اذان کی آواز سن کر جواب نہ دینا

حدیث

عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ''لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلَاثَةً: رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ، وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ، وَرَجُلٌ سَمِعَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ثُمَّ لَمْ يُجِبْ.❶

ترجمہ

حضرت حسنؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین آدمیوں پر لعنت فرمائی ہے:

(۱)... ایک وہ شخص جس کو لوگ (کسی معتبر وجہ سے) ناپسند کرتے ہوں (اس کے باوجود) وہ ان کی امامت کرائے۔

(۲)... وہ عورت جو اس حال میں رات گزارے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو۔

(۳)... تیسرے وہ آدمی جو حی علی الفلاح کی آواز سنے اور جواب نہ دے۔

تشریح

اس حدیث پاک میں تین اَفراد پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی

❶ سنن الترمذي -۲/۱۹۱، قال الترمذي: وحديث أنس لايصح) أي لم يذهب إلى المسجد للصلاة مع الجماعة من غير عذر (تحفة الأحوذي -۲/۲۸۸)

www.sukkurvi.com

ہے، ایک ایسے امام پر لعنت فرمائی ہے جو کسی بدعت میں یا جہالت میں یا فسق و فجور وغیرہ میں مبتلا ہو، جس کی وجہ سے مسجد کے نمازی اس کی اقتداء میں نماز پڑھنے کو پسند نہ کرتے ہوں، لیکن وہ اپنی کوتاہیوں سے باز بھی نہ آتا ہو اور زبردستی اُن کی امامت کرتا ہو تو ایسے امام پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

دوسری وہ عورت ہے جس سے اس کا شوہر ناراض ہو اور وہ شوہر کی ناراضگی کی پرواہ کئے بغیر رات گزارے اور اس کی ناراضگی کی کوئی پرواہ نہ کرے تو ایسی عورت پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

گھریلو زندگی میں اللہ تعالیٰ نے شوہر کو بہت بڑا مقام اور بڑا درجہ عطا فرمایا ہے، بیوی کو چاہئے کہ اس کی بڑائی کا خیال رکھے، اس کے ساتھ عام آدمی کا سا برتاؤ نہ کرے۔ شوہر کو بھی چاہئے کہ بیوی کا خیال کرے اور اس کے حقوق خوش اُسلوبی سے اَدا کرے اور اس کے ساتھ حسنِ اَخلاق کا برتاؤ کرے۔ تاہم کبھی کبھی میاں بیوی میں کھٹ پٹ اور ناراضگی بھی ہو جاتی ہے، اس میں اگر بیوی کا قصور ہو تو بلا تکلف اس کو معافی مانگ لینی چاہئے، اور اگر شوہر کا قصور ہو تو اس کو بھی درگزر سے کام لینا چاہئے اور صلح و صفائی سے باہمی معاملہ صاف کر لینا چاہئے۔ بہر حال اگر بیوی کے کسی غلط طرزِ عمل کی وجہ سے شوہر ناراض ہو اور بیوی شوہر سے معافی بھی نہ مانگے اور اس کو راضی نہ کرے اور شوہر اسی ناراضگی میں رات گزار دے تو ایسی عورت پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔ اور ایک حدیثِ پاک میں ہے کہ قیامت کے دن عورتوں سے سب سے پہلے نماز کے متعلق سوال ہوگا، پھر اُن کے شوہروں کے بارے

www.sukkurvi.com

میں پوچھا جائے گا کہ اُن کے ساتھ کیا برتاؤ تھا۔ ❶

تیسرے وہ شخص جو اذان سنے اور بلا عذرِ معتبر نماز باجماعت ادا کرنے کیلئے مسجد میں نہ آئے، ایسے شخص پر بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔ اذان کا جواب دینے کی دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ مؤذن اذان کے جو الفاظ کہتا جائے اذان سننے والا وہی الفاظ کہتا جائے، البتہ حیّ علی الصلوٰۃ اور حیّ علی الفلاح کے جواب میں لاحول ولا قوّۃ الّا باللہ کہے، اور یہ جواب دینا مستحب ہے، واجب نہیں ۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اذان سن کر نمازی دنیاوی مصروفیات چھوڑ کر نماز باجماعت ادا کرنے کیلئے مسجد میں حاضر ہو، کیونکہ مردوں پر باجماعت نماز ادا کرنا واجب ہے اور مسجد میں حاضر ہونا سنت ہے، اور کسی معتبر عذر کے بغیر مسجد میں جماعت سے نماز پڑھنے کیلئے نہ آنے والوں پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔ اس لئے ان گناہوں سے بچنا چاہئے۔

گناہ نمبر ۳۸ بدنظری کرنا

حدیث

عَنْ عَمْرٍو، مَوْلَى الْمُطَّلِبِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَعَنَ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُورَ إِلَيْهِ. (يَعْنِيْ إِلٰى عَوْرَةٍ). ❷

ترجمہ

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (غیر محرم کی

---

❶ کنز العُمّال

❷ (المراسیل لأبي داود) (ص:۳۳۰، رواہ البیہقی فی السنن الکبری- ۱۵۹/۷ عن الحسن وقال هذا مرسل)

www.sukkurvi.com

طرف) دیکھنے والے اور جس کی طرف دیکھا جائے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (یعنی وہ عورت جو بے پردہ ہو اور بدنظری کا سبب بنے۔)

تشریح

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اور حضور ﷺ نے احادیثِ طیبہ میں بعض چیزوں کی طرف قصداً بلا عذر دیکھنے سے منع فرمایا ہے، مثلاً کسی نامحرم مرد کا کسی نامحرم عورت کو دیکھنے یا کسی نامحرم عورت کا کسی نامحرم مرد کو شہوت سے دیکھنے سے منع فرمایا ہے، اسی طرح کسی کا ستر والا حصہ دیکھنے سے بھی منع فرمایا ہے اور اس پر لعنت فرمائی ہے، اس لئے ہر مسلمان کو اس گناہ سے بچنا چاہئے، اس گناہ کو بدنظری اور بدنگاہی کہا جاتا ہے۔

بدنظری اور بدنگاہی زنا کی پہلی سیڑھی ہے، کیونکہ بدنظری کے بعد دل میں بات کرنے کا داعیہ پیدا ہوتا ہے، اور آجکل موبائل اور انٹرنیٹ کی سہولت نے اس داعیہ کو پورا کرنا بہت آسان کردیا ہے، پھر جب باتوں کا سلسلہ طویل ہوتا ہے تو ملاقات کی نوبت آتی ہے، اور جب نامحرم مرد اور نامحرم عورت تنہائی میں ملاقات کرتے ہیں تو حدیث شریف کی رُو سے ان کے درمیان تیسرا شیطان ہوتا ہے جو ان دونوں کو زنا اور اس کے لوازمات پر خوب آمادہ کرتا ہے جس کے نتیجہ میں انسان بدکاری کے گناہ میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ''كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيْبُهُ مِنَ الزِّنَا، مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ،

فَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ، وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الِاسْتِمَاعُ، وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ، وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ، وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا، وَالْقَلْبُ يَهْوٰى وَيَتَمَنّٰى، وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ۔'' ❶

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقدیرِ انسانی میں زنا کا بھی کچھ حصہ لکھ دیا گیا ہے جو لامحالہ اُسے پہنچے گا۔ آنکھوں کا زنا (نامحرم) کو دیکھنا ہے، اور کانوں کا زنا سننا ہے، اور زبان کا زنا بولنا ہے، اور ہاتھ کا زنا (غلط) چھونا اور پکڑنا ہے، اور پاؤں کا (غلط جگہ) چلنا ہے، اور دل کا زنا یہ ہے کہ وہ خواہش اور آرزو کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق کردیتی ہے (اگر واقعی وہ زنا میں ملوث ہوگیا) یا جھٹلادیتی ہے (اگر وہ زنا سے بچا رہا)۔

علماء کرام نے لکھا ہے کہ ان کاموں کو زنا اس لئے کہا گیا ہے کہ عام طور پر یہ کام زنا کا ذریعہ بنتے ہیں، اگر مرد و عورت ان گناہوں سے اپنے آپ کو بچالیں تو گناہ کی بات آگے نہیں بڑھتی، اور انسان زنا کے گناہ میں مبتلا ہونے سے بچ جاتا ہے، لیکن اگر ان گناہوں کی طرف توجہ نہ کی جائے اور ان کو ہلکا سمجھ کر کیا جائے تو پھر وہ زنا کا ذریعہ بن جاتے ہیں، اس لئے نامحرم مرد کو نامحرم عورت کی طرف قصداً دیکھنے سے اور بے حجابانہ ملاقات کرنے سے اور بلاضرورت گفتگو کرنے سے اور نامحرم عورت کے ساتھ خلوت اور تنہائی میں بیٹھنے سے بچنا

---

❶ صحیح مسلم-٤/٢٠٤٧

www.sukkurvi.com

ضروری ہے۔

گناہ نمبر ۳۹ **نوحہ کرنا اور سننا**

گناہ نمبر ۴۰ **گریبان چاک کرنا اور ہائے واویلا کرنا**

حدیث

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ. ❶

ترجمہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔

حدیث

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَعَنَ الْخَامِشَةَ وَجْهَهَا، وَالشَّاقَّةَ جَيْبَهَا، وَالدَّاعِيَةَ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُورِ. ❷

ترجمہ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ

---

❶ (سنن أبي داود ۳/۱۹۴ ، سکت عنه أبو داؤد وقال المنذری فی مختصر ۳۵/۱۵۲: فی إسناده محمد بن الحسن بن عطية العوفی عن أبيه عن جده وثلاثتهم ضعفاء)

❷ سنن ابن ماجه-۱/۵۰۵ ، قال البوصيری فی المصباح ۲/۴۶ هذا اسناد صحيح

www.sukkurvi.com

نوچنے والی، اپنا گریبان چاک کرنے والی، اور ہائے واویلا کرنے والی اور موت مانگنے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔

تشریح

زمانۂ جاہلیت میں جب کوئی مر جاتا تھا تو لوگ سوگ مناتے تھے اور ماتم کرتے تھے، اور سب سے زیادہ یہ کام عورتیں کرتی تھیں جو ایسے موقعوں پر چیختی چلاتی تھیں، بالوں کو نوچتی تھیں، کپڑے پھاڑتی تھیں، سینہ پیٹتی تھیں اور نوحہ کرتی تھیں، دوسرے لوگ یہ تماشہ دیکھتے تھے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کاموں سے سختی سے منع فرمایا اور ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی۔ البتہ شریعت میں کسی عزیز کے مرنے پر بیوہ کے علاوہ دوسروں کو تین دن تک سوگ کرنے کی اجازت دی ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ ان دنوں میں ان کی تعزیت کی جائے اور اظہارِ افسوس کیا جائے، اور جن کو صدمہ پیش آیا ہے اُنہیں تسلی دی جائے اور ایسے کام نہ کئے جائیں جن سے خوشی کا اظہار ہوتا ہو، مثلاً ایسے موقع پر دعوت وغیرہ کرنا، لیکن چیخنا چلانا اور دیگر حرام و ناجائز کام کرنا ان تین دنوں میں بھی جائز نہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چیخنے چلانے سے منع فرمایا ہے اور ایسا کرنے پر لعنت فرمائی ہے۔

گناہ نمبر ۲۱ راستہ میں یا سایہ دار جگہ میں پیشاب و پائخانہ پھیلانا

حدیث

مَنْ سَلَّ سَخِيْمَتَهُ عَلٰى طَرِيْقٍ عَامِرٍ مِنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَآئِكَةِ وَالنَّاسِ

www.sukurvi.com

أَجْمَعِينَ". ❶

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے مسلمانوں کے راستوں میں سے کسی راستے پر پاخانہ پھیلایا اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔

حدیث

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: اتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ. قَالُوْا: وَمَا اللَّاعِنَانِ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ . قَالَ: الَّذِيْ يَتَخَلّٰى فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ أَوْ فِيْ ظِلِّهِمْ. ❷

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسی دو چیزوں سے بچو جو لعنت کا باعث ہیں، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ دو لعنت والے کام کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (۱) لوگوں کے راستہ میں یا (۲) لوگوں کے سایہ کی جگہ میں پیشاب و پاخانہ کرنا۔

تشریح

جن مقامات پر آدمی کا گزر ہوتا ہے اور آمد و رفت ہوتی ہے اور ضرورت

---

❶ "طس ك عن أبي هريرة". (كنز العمال-۹/۳٦٦، قال الهيثمي فى المجمع-:۱/۴۸۳: وفيه محمد بن عمرو الانصاری ضعفه يحی بن معين ووثقه ابن حبان وبقية رجاله ثقات)

❷ رَوَاهُ مُسلم (مشكاة المصابيح-۱/۱۱۰)

www.sukkurvi.com

سے وہاں اُٹھنا بیٹھنا ہوتا ہے، وہاں کسی کا پیشاب و پاخانہ کرنا سخت اذیت اور تکلیف کا باعث ہوتا ہے، اور جن لوگوں کو اس تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے اُن کی زبان اور دل سے ایسا کرنے والے کے حق میں بُرے کلمات نکلتے ہیں۔ حدیث شریف میں ایسا کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ اور اس وعید میں ہر وہ گندگی اور ہر ایسی حرکت شامل ہے جو لوگوں کیلئے تکلیف کا سبب بنے، کیونکہ اس میں مسلمان کو تکلیف پہنچانا ہے جو ناجائز ہے، اور اس میں ایک عام راستہ اور عام لوگوں کے بیٹھنے کی جگہ کا ایسا غلط استعمال کرنا ہے جس میں دوسروں کی حق تلفی بھی ہے اور ایذاء رسانی بھی جو بالکل جائز نہیں ہے، مثلاً راستہ میں کچرا ڈالنا، یا اپنی مٹی وغیرہ ڈالنا جس سے آنے جانے اور بیٹھنے والے کو تکلیف ہو، یا راستہ وغیرہ میں اپنی دکان کا سامان لگانا جیسا کہ آجکل بعض جگہ آدھی دکان فٹ پاتھ یا چلنے کے راستہ پر لگائی جاتی ہے جس سے آنے جانے والوں کو تکلیف ہوتی ہے، یا مثلاً آنے جانے کے راستہ یا جگہ میں گاڑی وغیرہ غلط کھڑی کر دینا جس سے راستہ تنگ ہوجائے اور گزرنے والوں کو تکلیف ہو، یہ بھی گناہ ہے اور مذکورہ وعید میں داخل ہے۔ اسلئے اس گناہ سے بچنا چاہئے۔

گناہ نمبر ۴۲

ذخیرہ اندوزی کرنا

حدیث

عن عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ''اَلْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَالْمُحْتَكِرُ مَلْعُوْنٌ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَالدَّارِمِيُّ.❶

❶ مشکاۃ المصابیح: ۲/۸۷۵

ترجمہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تاجر سامان فروخت کرنے کیلئے بازار میں لے آئے اُسے اللہ تعالیٰ کی جانب سے رزق دیا جاتا ہے، اور جو مہنگائی کے انتظار میں ذخیرہ کر کے رکھے، اُس پر لعنت ہے۔

تشریح

مطلب یہ ہے کہ جس چیز کی عام لوگوں کو ضرورت ہو اور اُسے ذخیرہ کرنے کے نتیجے میں وہ آسانی سے نہ ملے جس کی وجہ سے عام لوگوں کو پریشانی لاحق ہو یا اتنی مہنگی ہو جائے کہ عام لوگ اس مہنگائی کو بآسانی برداشت نہ کر سکتے ہوں تو یہ صورت ممنوع ذخیرہ اندوزی کے تحت داخل ہے اور ناجائز ہے، کیونکہ اس سے لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور حدیث شریف میں ایسا کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ البتہ اگر کوئی چیز ایسی ہو جو بازار میں عام مناسب قیمت پر مل رہی ہو، اور ذخیرہ اندوزی کی وجہ سے لوگوں کو تکلیف نہ ہو تو اس چیز کا ذخیرہ کرنا جائز ہے، اور وہ حدیث شریف کی وعید میں داخل نہیں ہے، بشرطیکہ عام لوگوں کو ضرر پہنچانے کی نیت نہ ہو۔

www.sukkurvi.com

ناجائز معاملات

محنت سے حلال کمانا، حرام کمانے سے بہتر ہے

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَ
تُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ
اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٨﴾

ترجمہ

اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق طریقے سے نہ کھاؤ، الا یہ کہ کوئی تجارت باہمی رضامندی سے وجود میں آئی ہو (تو وہ جائز ہے)، اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ یقین جانو! اللہ تعالیٰ تم پر بہت مہربان ہے۔

(سورۃ البقرۃ، آیت:۱۸۸)

www.sukkurvi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معاملہ ۱ سود کا لین و دین کرنا حرام ہے

آج کل عام کاروبار اور معاملات میں درجِ ذیل معاملات سودی ہیں جو حرام و ناجائز ہیں، ان سے بچنا واجب ہے۔

سودی بینک میں سیونگ اکاؤنٹ یا فکسڈ ڈیپازٹ میں رقم رکھوا کر نفع لینا

سودی بینک میں سیونگ اکاؤنٹ یا فکسڈ ڈیپازٹ میں جو رقم رکھوائی جاتی ہے اس کی شرعی حیثیت قرض کی ہے، اور اس میں اکاؤنٹ ہولڈر کو جو منافع ملتا ہے وہ قرض پر نفع ہونے کی وجہ سے سود ہے، اس لئے یہ نفع لینا اور دینا حرام اور ناجائز ہے۔ اگر بینک میں رقم رکھوانی ہو تو وہ کسی غیر سودی بینک میں رکھنی چاہیئے، جس کے درست ہونے کے متعلق معتبر علماء کرام کا فتویٰ ہو۔ پھر اس سے نفع حاصل کرنا بھی جائز ہے۔ ❶

ذاتی ضرورت یا تجارتی مقاصد کیلئے بینک سے یا کسی ادارہ/شخص سے سودی قرض لینا

بینک سے جب ذاتی ضرورت یا تجارتی مقاصد کیلئے سودی قرض لیا جائے تو اس کی واپسی مزید رقم کے ساتھ مشروط ہوتی ہے، اور طے شدہ شرحِ سود کے

❶ فقہ البیوع: ۱۰۶۳/۲

www.sukkurvr.com

ساتھ ادائیگی کرنی ہوتی ہے، اور بروقت ادائیگی نہ کرنے کی وجہ سے سود کی شرح میں اضافہ ہوتا رہتا ہے، یہ سراسر سود ہے، اور سود کا لینا اور دینا دونوں ناجائز اور حرام ہیں۔ یہی حکم کسی ادارہ یا کسی شخص سے سودی قرض لینے کا ہے جس میں قرض دینے والے کی اصل رقم بھی محفوظ رہے اور اُس پر اسے معین نفع بھی ملتا رہے۔ یہ حرام اور سودی معاملہ ہے جس سے بچنا واجب ہے۔

سودی بینک سے گاڑی لیز پر لینا

سودی بینک میں گاڑیوں کی لیزنگ کا جو طریقۂ کار ہے وہ بھی شرعی اُصولوں کے خلاف ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے، اور اس میں بھی قسطوں کی ادائیگی میں تاخیر کی وجہ سے جرمانہ لیا جاتا ہے، جو ناجائز ہے۔

البتہ سودی بینک کے متبادل کے طور پر ملک میں الحمد للہ غیر سودی بینک قائم ہوچکے ہیں جو علماء کرام کی زیرِ نگرانی شرعی اُصولوں کے مطابق کام کر رہے ہیں، اس لئے ان علماء کرام پر اعتماد اور اطمینان ہو تو اُن غیر سودی بینکوں کے ساتھ مالی معاملات کئے جاسکتے ہیں۔ (۱)

لائف انشورنس یعنی زندگی کی بیمہ پالیسی لینا

لائف انشورنس یعنی زندگی کے بیمہ پالیسی کیلئے جب بیمہ کمپنی میں رقم جمع کی جاتی ہے تو حادثہ ہونے پر جمع کردہ رقم سے زیادہ مال ملتا ہے۔ یہ اضافی رقم سود ہے، لہٰذا اس سے بچنا لازم ہے۔ (۲) البتہ اس کے متبادل کے طور پر ''تکافل'' کا نظام موجود ہے، لہٰذا اگر کسی کو بیمۂ زندگی لینا ہو تو وہ کسی ایسی

(۱) غیر سودی بینکاری، ص:۲۳۹، (۲) بیمہ زندگی، مؤلفہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ

www.sukkurvi.com

تکافل کمپنی سے پالیسی لے سکتا ہے جس کے معاہدات مستند علماء کرام کی زیرِ نگرانی تیار کئے گئے ہوں اور وہ مستند علماء کی زیرِ نگرانی شرعی اُصولوں کے مطابق کام کر رہی ہو۔

آڑھتیوں کا کسانوں/ زمینداروں کو قرض دے کر اُنہیں پیداوار اپنے پاس لانے کا پابند بنانا

آجکل یہ صورت بکثرت پائی جاتی ہے کہ زمیندار رکسان اور کاشتکاروں کو اپنی کھیتی کے مختلف اخراجات کیلئے یا ذاتی اخراجات کیلئے رقم کی ضرورت ہوتی ہے، اور ان کے پاس اتنی رقم نہیں ہوتی، مجبوراً انہیں کسی سے قرض لینا پڑتا ہے، تو یہ لوگ کسی آڑھتی سے قرض مانگتے ہیں، اور آڑھتی انہیں اس شرط پر قرض دیتے ہیں کہ جب مال رپھل تیار ہو جائے تو کسی اور آڑھتی کے توسط سے مال فروخت کروانے کے بجائے اس کے پاس ہی اپنی پیداوار لانا ہوگی، تاکہ وہ اس مال کو فروخت کرے، اور یہ سب کچھ اس لئے کیا جاتا ہے تاکہ آڑھتی کو مال فروخت کرنے کا زیادہ سے زیادہ کمیشن مل سکے، اور زمیندار رکسان اس قرض کی وجہ سے اسی آڑھتی کو مال دینے پر مجبور ہوتا ہے، کیونکہ اگر وہ قرض دینے کی وجہ سے آڑھتی کے پاس مال نہ لائے تو وہ دوبارہ قرض نہیں دیتا، بلکہ بعض اوقات باہمی اختلاف اور لڑائی جھگڑے تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ایسا کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ مقروض کو اس بات کا پابند بنانا کہ وہ قرض خواہ کے ذریعہ سے اپنا مال فروخت کرائے یہ قرض دے کر فائدہ حاصل کرنا ہے جو شرعاً ناجائز ہے،اور قرض میں اس طرح کی شرط لگانا بھی جائز نہیں، اور نہ ہی اس کی وجہ

سے شرعی لحاظ سے زمیندار اُس آڑھتی کے پاس مال لانے کا پابند ہوگا۔ بلکہ وہ اپنا مال جہاں چاہے فروخت کرسکتا ہے، البتہ قرض کی رقم واپس کرنا شرعاً اس پر لازم ہے۔

اس صورت میں اگر آڑھتی مال فروخت کرنے کا اتنا ہی کمیشن لے جتنا عام طور پر لیا جاتا ہے تو قرض کا معاملہ درست ہوجائے گا اور یہ شرط باطل ہوگی، لیکن اگر کمیشن عام طور پر جتنا لیا جاتا ہے، آڑھتی اس کمیشن سے زیادہ مقدار میں کمیشن لے تو یہ زیادتی سود ہوگی، اور حرام ہوگی۔ ❶

سیکورٹی کیلئے کسی کے پاس رہن یعنی گروی رکھی ہوئی چیز سے فائدہ حاصل کرنا

جب کوئی شخص کسی دوسرے سے قرض لیتا ہے یا کوئی مالی معاملہ کرتا ہے تو سیکورٹی کیلئے اس کے پاس رہن یعنی اپنی کوئی چیز گروی رکھواتا ہے، اور یہ چیز قرض دینے والے کے پاس امانت ہوتی ہے، جس کا استعمال اس کیلئے جائز نہیں، بلکہ اس کو استعمال کرکے جو نفع حاصل کیا جائے وہ سود کے حکم میں ہوتا ہے، اس لئے رہن رکھوانے والے کی اجازت سے بھی اس سے نفع اُٹھانا جائز نہیں، مثلاً کسی نے اپنی گھڑی یا گاڑی یا زمین قرض دینے والے کے پاس رہن رکھ دی تو قرض دینے والے کو یہ گھڑی یا گاڑی استعمال کرنا یا زمین میں کاشتکاری کرنا وغیرہ جائز نہیں، یہ سب سود ہے، لہٰذا اس سے بچنا ضروری ہے۔ ❷

---

❶ فتویٰ دار العلوم کراچی: ۲۶/۱۵۸۸ ❷ فتاویٰ محمودیہ: ۱۲۵/۲۰

www.sukkurvi.com

ایڈوانس کی رقم عام معمول سے زیادہ دے کر کم کرایہ لینا اور دینا

جب کوئی دوکان یا مکان کرایہ پر لیا جاتا ہے تو مالکِ مکان، کرایہ دار سے سیکورٹی کے طور پر کچھ رقم یکمشت لیتا ہے، اور ماہانہ کرایہ اس کے علاوہ ہوتا ہے، پھر جب کرایہ دار مکان خالی کرتا ہے تو اس کو ایڈوانس کی رقم واپس مل جاتی ہے، اب معاملہ کی ایک اور صورت یہ رائج ہوگئی ہے کہ مالکِ مکان، کرایہ دار سے کہتا ہے کہ اگر تم ایڈوانس کی رقم زیادہ دو گے تو تمہارا ماہانہ کرایہ کم کردوں گا، مثلاً عام حالات میں ایک لاکھ روپے ایڈوانس رکھوا کر ماہانہ پانچ ہزار روپے کرایہ دیا جاتا ہے، لیکن اگر تین لاکھ یا پانچ لاکھ ایڈوانس دیا جائے تو پھر ماہانہ کرایہ پانچ سو یا ہزار روپے طے کیا جاتا ہے۔ یہ صورت شرعاً جائز نہیں، کیونکہ ایڈوانس کی رقم فقہی لحاظ سے شروع میں امانت اور دستور کے لحاظ سے استعمال کی اجازت ہونے کی وجہ سے آخر میں قرض ہے، گویا کہ کرایہ دار قرض دینے والا اور مالکِ مکان مقروض ہے، اور قرض دیکر مقروض سے نفع حاصل کرنا جائز نہیں، اس لئے ایڈوانس لینے کی صورت میں مارکیٹ ویلیو سے جتنا کم کرایہ ہوگا وہ سب سود کے حکم میں ہوگا جو جائز نہیں، چنانچہ اُوپر والی مثال میں کرایہ دار کو چار ہزار یا ساڑھے چار ہزار کی جو بچت ہورہی ہے یہ اس کیلئے سود کے حکم میں ہے جو حرام ہے۔ اس لئے اس ناجائز معاملہ سے بچنا لازم ہے۔ البتہ کرایہ کے معاملہ میں ایڈوانس رقم لیکر کرایہ مارکیٹ ویلیو کے مطابق طے کیا جائے تو یہ

www.sukkurvi.com

جائز ہے۔ ❶

موبائل اکاؤنٹ میں مخصوص بیلنس رکھ کر فری منٹس وغیرہ کی سہولت لینا

آجکل بعض موبائل سم کی کمپنیوں کی جانب سے ایک اکاؤنٹ کھولنے کی سہولت دی گئی ہے جس میں اکاؤنٹ ہولڈر کو کچھ رقم مثلاً دو ہزار روپے اپنے اکاؤنٹ میں رکھنے ہوتے ہیں، اور مخصوص رقم رکھنے کی شرط پر اکاؤنٹ ہولڈر کو کچھ سہولیات مثلاً فری منٹس، فری ایس ایم ایس اور مفت انٹرنیٹ کی سہولت دی جاتی ہے، یہ معاملہ بھی شرعاً جائز نہیں، کیونکہ اکاؤنٹ میں رکھی گئی رقم کی شرعی حیثیت ''قرض'' کی ہے، اور اسی قرض کی بنیاد پر یہ سہولیات مل رہی ہیں جو سود کے حکم میں ہیں، اس لئے اس سے بھی اجتناب کرنا لازم ہے۔ ❷

بجلی اور گیس کا بل تاخیر سے جمع کرانے پر جرمانہ دینا

ہمارے یہاں بجلی اور گیس کے بل جمع کرانے کی ایک تاریخ مقرر ہوتی ہے، اس تاریخ تک اگر بل جمع کرادیا جائے تو کوئی اضافی رقم نہیں دینی پڑتی، لیکن اگر مقررہ وقت کے بعد بل جمع کرایا جائے تو سرچارج / جرمانہ لگتا ہے، اور یہ جرمانہ سود کے حکم میں ہے جس کا لینا و دینا جائز نہیں۔ اس لئے صارفین پر لازم ہے کہ وہ ہمیشہ وقتِ مقررہ پر بل جمع کرانے کی پوری کوشش کریں تاکہ سود کی ادائیگی نہ کرنی پڑے۔ ❸

---

❶ فتویٰ دار العلوم کراچی: ۱۴/۱۷۰۶ ❷ فتویٰ دار العلوم کراچی: ۷۳/۱۷۴۰

❸ فتویٰ دار العلوم کراچی: ۱۰/۱۴۵۰

www.Sukkurvi.com

بروقت قسط کی ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں جرمانہ دینا اور لینا

آجکل مختلف اشیاء مثلاً گاڑی، موٹر سائیکل، فریج، واشنگ مشین وغیرہ کی قسطوں پر خرید وفروخت کا معاملہ بکثرت ہوتا ہے، اس معاملہ میں ایگریمنٹ میں عموماً ایک شرط ہوتی ہے کہ خریدار نے اگر طے شدہ مدت میں ادائیگی نہ کی تو جرمانہ/سرچارج دینا پڑے گا، جبکہ مالی جرمانہ کی یہ شرط شرعی نکتۂ نظر سے ناجائز ہے، اور جرمانہ لینا اور دینا دونوں ناجائز اور گناہ ہیں، اس لئے مال بیچنے والی کمپنی/تاجر پر لازم ہے کہ وہ اس ناجائز شرط کو ختم کریں، البتہ خریدار کو وقت پر قسط کی ادائیگی کا پابند بنانے کیلئے قانونی راستہ اختیار کرسکتے ہیں، اور خریدار پر بھی لازم ہے کہ وقتِ مقررہ میں قسطوں کی ادائیگی کا اہتمام کرے تاکہ جرمانہ کے لین ودین کی نوبت ہی نہ آئے۔ ❶

www.sukkurvi.com

مُعاملہ ۲ رشوت لینا اور دینا حرام ہے

آج کل کے مروّجہ معاملات میں درجِ ذیل صورتیں رشوت کی ہیں اور رشوت لینا دینا حرام ہے جس سے بچنا واجب ہے۔

رشوت دے کر نوکری حاصل کرنا

رشوت دیکر نوکری حاصل کرنا ہمارے معاشرے میں بہت عام ہے، اور خصوصاً سرکاری ملازمت کیلئے رشوت لینے، دینے کا عمومی رجحان پایا جاتا ہے،

---

❶ فتویٰ دار العلوم کراچی: ۱۷/۱۸۱/۹۴

حالانکہ عام حالات میں رشوت دے کر نوکری حاصل کرنا جائز نہیں ہے، اور سرکاری نوکری حاصل کرنا بھی کوئی لازم نہیں ہے، بلکہ روزگار کے دیگر جائز ذرائع بھی اختیار کئے جاسکتے ہیں۔ لہٰذا رشوت کے بغیر کوئی نوکری حاصل کرنی چاہیئے۔

البتہ اگر تمام کوششوں کے بعد بھی رشوت دیئے بغیر کوئی جائز نوکری حاصل نہ ہو تو شدید مجبوری کی حالت میں یہ حکم ہے کہ اگر ملازم میں اُس ملازمت کی اہلیت اور صلاحیت موجود ہو، اور اس کے تقاضوں کے مطابق اُس نے مستند ادارے سے باقاعدہ تعلیم حاصل کرلی ہو، اور اُس کے پاس جعلی اور فرضی سندات نہ ہوں، بلکہ اصل سندات موجود ہوں جن کی بنیاد پر ملازمت ملنے کا استحقاق حاصل ہوگیا ہو، نیز اُس ملازمت کے علاوہ کوئی اور جائز روزگار بھی میسر نہ ہو، اور رشوت دیئے بغیر ملازمت نہ ملنے کی وجہ سے شدید تنگی ہو رہی ہو، اور متعلقہ عملہ رشوت لئے بغیر نوکری پر تقرر نہ کرتا ہو تو ایسی صورت میں رشوت دینے کی گنجائش ہے، تاہم رشوت لینے والا گناہگار ہوگا، اور رشوت کا مال اس کیلئے حرام ہوگا۔ ❶

www.sufkulvi.com

سرکاری ملازمین کا اپنی ذمہ داری کا کام کرنے پر پیسے لینا

بعض سرکاری اداروں میں سرکاری ملازمین اپنی ذمہ داری کا کام کرنے پر لوگوں سے پیسوں کا مطالبہ کرتے ہیں، مثلاً شناختی کارڈ یا پاسپورٹ آفس وغیرہ میں، جبکہ وہ حکومت کی طرف سے اسی کام کیلئے ملازم رکھے جاتے ہیں اور انہیں اسی کام کی تنخواہ بھی ملتی ہے، لیکن اس کے باوجود وہ لوگوں کے کام کو ٹالتے

❶ فتوٰی دار العلوم کراچی: ۴۸/۱۴۳۴

رہتے ہیں اور پیسے لئے بغیر کام نہیں کرتے، یا پیسے کے بغیر بہت دیر لگاتے ہیں اور پیسے لیکر جلدی کام کر دیتے ہیں۔ اس صورت میں ان کا پیسے لئے بغیر کام نہ کرنا یا کام میں بلا وجہ دیر کرنا کام چوری ہے اور جو پیسے لئے جاتے ہیں وہ رشوت ہیں، اس سے اجتناب کرنا لازم ہے۔ ❶

عصری تعلیمی اداروں میں امتحان میں نقل کرنے کیلئے پیسے دینا

دورانِ امتحان نقل کرنا شرعاً بھی ناجائز ہے اور قانوناً بھی جرم ہے، لیکن بعض اوقات امتحان میں نگرانی پر مامور حضرات طلبہ سے پیسے لے کر انہیں نقل کی اجازت دیدیتے ہیں۔ اس صورت میں پیسوں کا لین و دین رشوت میں داخل ہے اور ناجائز ہے۔ ❷

امتحان میں پاس ہونے کیلئے پرچوں کی چیکنگ کے دفتر میں پیسے دیکر اچھے نمبر لگوانا

اسی طرح اگر کوئی طالبعلم امتحان میں نقل نہ کر سکے اور اسے فیل ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ پرچوں کی چیکنگ کے دفتر میں پیسے دیکر اپنے اچھے نمبر لگوا لیتا ہے۔ اس صورت میں بھی پیسوں کا لین، دین رشوت میں داخل ہے اور ناجائز ہے۔ ❸

---

❶ فتویٰ دار العلوم کراچی: ۱۵۱۷/۱۳ ❷ فتویٰ دار العلوم کراچی: ۱۳۹۵/۶۶
❸ فتویٰ دار العلوم کراچی: ۱۳۹۵/۶۶

www.sukkurvi.com

پلاٹ پر خلافِ قانون تعمیر کی منظوری کیلئے پیسے دے کر بلڈنگ یا گھر وغیرہ بنانا

حکومت کا قانون ہے کہ پلاٹ کی تعمیر کے وقت مختلف اطراف میں حکومت کی طرف سے مقرر کردہ جگہ چھوڑنا ضروری ہے، اور ہمارے علم کے مطابق اس کا مقصد یہ ہے کہ ہوا کی آمد و رفت رہے، دھوپ میسّر ہو، اور مکانات ایک دوسرے کے اتنے قریب نہ ہوں کہ ایک دوسرے کی آوازوں سے آرام اور دیگر اُمور میں خلل ہو، اور بے پردگی کے امکانات بھی کم سے کم ہوں وغیرہ، اور ظاہر ہے کہ یہ سب اُمور عوام کے فائدے کیلئے ہیں، اس لئے تعمیر کے وقت مصلحتِ عامہ کی خاطر بنائے گئے مذکورہ قانون کی پاسداری کرنا ضروری ہے۔لیکن بعض ٹھیکیدار پلاٹ پر خلافِ قانون تعمیر کی منظوری کیلئے حکومت کے لوگوں کو پیسے دے کر بلڈنگ بنالیتے ہیں، ایسا کرنا شرعاً جائز نہیں، یہ بھی رشوت ہے جس میں لینے اور دینے والا دونوں گنہگار ہوں گے، کیونکہ حکومت کے وہ جائز قوانین جو مفادِ عامہ کی خاطر بنائے گئے ہوں اُن کی خلاف ورزی جائز نہیں، اور ناجائز کام کیلئے رشوت دینا بھی جائز نہیں۔ ❶

یونٹ کے تبادلے اور چھٹی کیلئے رشوت دینا

بعض سرکاری اداروں میں ملازمین کو ایک مقررہ مدت کے بعد ایک جگہ سے دوسری جگہ یا ایک یونٹ سے دوسرے یونٹ میں ٹرانسفر ہونا پڑتا ہے، اب بعض جگہیں ایسی بھی ہوتی ہیں جہاں رہنے میں ملازمین کیلئے (موسم کے اعتبار

---

❶ فتویٰ دار العلوم کراچی: ۸۷ / ۱۴ / ۵۴

www.sukkurvi.com

سے یا گھر سے دور ہونے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے) سہولت نہیں ہوتی، اسی طرح بعض لازمی سروس والے اداروں میں چھٹی کیلئے ایک ترتیب ہوتی ہے، اس ترتیب کے مطابق یکے بعد دیگرے ملازمین کو چھٹیاں ملتی ہیں، اب بعض ملازمین اپنے سینیئر افسروں کو پیسے دیکر یونٹ کے تبادلے سے بچ جاتے ہیں یا جلدی چھٹی لے لیتے ہیں، حالانکہ خلافِ ضابطہ یونٹ میں رہنے اور جلدی چھٹی کیلئے سینیئر آفیسر کا رشوت لینا اور خلافِ ضابطہ کام کرنے پر اسے رشوت دینا دونوں دینا ناجائز اور گناہ ہیں، جس سے اجتناب کرنا لازم ہے، البتہ اگر ضابطہ میں ملازم کا حق بنتا ہو مگر افسر رشوت لئے بغیر کام نہ کرتا ہو تو افسر کیلئے رشوت لینا حرام ہے، لیکن ملازم کیلئے قاعدہ اور ضابطہ کے مطابق کام کرانا جائز ہوگا اور مجبوری کی وجہ سے اُمید ہے کہ رشوت دینے کا گناہ نہ ہوگا۔ ❶

آرڈر حاصل کرنے کیلئے سپلائر کا پرچیز آفیسر کو رشوت دینا

کمپنیوں اور فیکٹریوں میں مال کی خرید وفروخت کا انتظام سنبھالنے کیلئے ملازم رکھے جاتے ہیں، جو پرچیز آفیسر اور مینیجر کہلاتے ہیں، کسی مال کی خریداری کا آرڈر دینا ہو تو وہی سارے معاملات کرتے ہیں، اب اس معاملہ میں بھی بددیانتی عام ہوگئی ہے کہ یہ لوگ اُسی پارٹی کا مال لیتے ہیں جو اُنہیں پیسے دے، اگرچہ وہ مال کمپنی/فیکٹری کے معیار کے مطابق نہ ہو، اور جو پیسے نہ دے اُس کا آرڈر ہی نہیں لیتے خواہ اُس کا مال معیاری ہو اور ریٹ بھی کم ہو۔ اس صورت میں مینیجر کا رقم لینا اور آرڈر لینے کیلئے اُسے رقم دینا رشوت ہے جو حرام ہے، نیز

❶ فتویٰ دار العلوم کراچی: ۱۸۳۵/۵۹

www.sukkurvi.com

اس میں رشوت کے ساتھ ساتھ کمپنی کے ساتھ خیانت کا بھی گناہ ہے۔ ❶

غیر قانونی طریقہ سے حج وعمرہ ادا کرنے کیلئے رشوت

بعض لوگوں کیلئے حکومت کی طرف سے حج وعمرہ کی پابندی ہوتی ہے، مثلاً وہ پاکستانی جو سعودی عرب میں کام کرتے ہیں، اسی طرح جن کا اقامہ مدینہ منورہ، جدہ یا ریاض کا ہے، ان کیلئے حکومت کے قانون کی پاسداری لازم ہے، اس طرح اگر وزٹ ویزہ، بزنس ویزہ، اور تعلیمی ویزہ پر جانے والوں کیلئے حج / عمرہ کرنا قانوناً منع ہو تو انہیں بھی اس ویزہ پر حج / عمرہ نہ کرنا چاہئے، کیونکہ یہ طے شدہ معاہدہ کی خلاف ورزی ہے، لیکن بعض اوقات کچھ لوگ تعلقات اور رشوت کا سہارا لیکر چوری چھپے چلے جاتے ہیں، اس صورت میں بھی غیر قانونی کام کیلئے رشوت دینا اور لینا دونوں ناجائز ہیں، بلکہ اس میں دو خرابیاں ہیں:

(۱)...قانون کی خلاف ورزی

(۲)...رشوت کا لین ودین

اس لئے ایسا کرنے سے بھی بچنا ضروری ہے۔ ❷

مالک مکان کا کرایہ دار سے پگڑی اور رسید بدلائی کی رقم لینا

آجکل یہ معاملہ بھی بکثرت رائج ہے کہ مالک اپنا مکان یا دوکان کسی کو کرایہ پر دیتے وقت کرایہ دار سے یکمشت کچھ رقم لیتا ہے جس کو پگڑی کہتے ہیں، اور ماہانہ کرایہ الگ ہوتا ہے، اسی طرح جب ایک کرایہ دار وہ مکان / دوکان خالی کرکے کسی دوسرے کو دینا چاہے تو وہ دوسرے کرایہ دار سے پگڑی

❶ فتویٰ دار العلوم کراچی: ۲۰۱۲/۲۵ ❷ فتویٰ دار العلوم کراچی: ۱۵۲۵/۳۹

www.sukkurvi.com

کی رقم لیتا ہے، اور کرایہ دار تبدیل ہونے کے موقع پر جب اس مکان یا دوکان کی رسید دوسرے کرایہ دار کے نام پر بنائی جاتی ہے تو مالک رسید بدلائی کے نام سے کچھ رقم لیتا ہے۔ شرعی لحاظ سے پگڑی اور رسید بدلائی کی رقم رشوت ہے جس کا لینا و دینا ناجائز ہے۔

پگڑی کا جائز متبادل طریقہ

البتہ مرّوجہ پگڑی کے جائز متبادل کی یہ صورت ہے کہ ایک متعین لمبے عرصہ مثلاً پچاس یا سو سال کی مدت کیلئے مکان/دوکان کرایہ پر دینے کا معاملہ کریں اور ماہانہ کرایہ طے کرلیں، جس میں کرایہ کی اکثر حصہ باہمی رضامندی سے پیشگی لینا طے کریں اور باقی کرایہ ماہوار لینا طے کریں، مثلاً دو ہزار روپے ماہوار کرایہ پر پچاس سال کیلئے مکان دے دیں اور پندرہ سو روپے کرایہ پچاس سال کا حساب لگا کر پیشگی لے لیں اور پانچ سو روپے کرایہ ماہوار لے لیں۔ اس طرح مالک مکان کے پاس ایک معقول رقم آجائے گی اور ہر ماہ کرایہ کی مد میں بھی کچھ رقم ملے گی۔ لہٰذا اگر دونوں فریق اس پر راضی ہوں تو یہ معاملہ کیا جاسکتا ہے اور اس طرح کرنے کے بعد اگر کرایہ دار کسی اور کو یہ مکان کرایہ پر دینا چاہے تو طے شدہ مدت (پچاس سال) تک دے سکتا ہے اور اس عرصہ میں دستبرداری کا معاوضہ بھی لے سکتا ہے، اور مالکِ مکان طے شدہ مدت سے پہلے کرایہ دار کو اس کی رضامندی کے بغیر نہیں نکال سکتا۔ [1]

---

[1] مأخذہ بحوث قضایا فقھیہ معاصرۃ، بیع الحقوق المجردۃ

www.sukkurvi.com

معاملہ ۳ کاروبار اور ملازمت میں جھوٹ بولنا، خیانت کرنا اور دھوکہ دینا حرام ہے

آج کل کاروبار اور ملازمتوں میں جھوٹ، دھوکہ اور خیانت کا گناہ عام ہے، ذیل میں اس کی چند معروف صورتیں لکھی گئی ہیں، ان سے بچنا واجب ہے۔

اُوپر اچھا مال رکھ کر نیچے گھٹیا مال رکھنا اور پورے عمدہ مال کے برابر قیمت لینا

بعض تاجر یہ طریقہ اختیار کرتے ہیں کہ اُوپر اچھا مال رکھتے ہیں اور نیچے گھٹیا مال رکھتے ہیں، خریدار مال کے اُوپر والے حصہ کو دیکھ کر مطمئن ہوجاتا ہے اور پورے عمدہ مال کے برابر قیمت دے کر مال خرید لیتا ہے۔ جیسے آم کی پیٹی میں اُوپر بڑے اور اچھے آم اور نیچے چھوٹے اور خراب آم رکھ کر بیچے جاتے ہیں۔ اسی طرح سیب، امرود اور انگور وغیرہ بیچے جاتے ہیں۔ تاجر کیلئے ایسا کرنا شرعاً جائز نہیں، کیونکہ اس میں دھوکہ دہی ہے جس پر حدیث شریف میں سخت وعید آئی ہے۔

نقلی چیز کو اصلی ظاہر کرکے فروخت کرنا

نقلی اور دو نمبر چیز کو اصلی اور ایک نمبر بتا کر بیچنا جھوٹ اور دھوکہ ہے، جس سے بچنا واجب ہے۔ اسی طرح اگر بیچے جانے والے سامان میں کوئی عیب اور نقص ہو تو وہ عیب خریدار کو بتانا ضروری ہے، تاکہ اُسے دھوکہ نہ ہو، اور عیب کے ساتھ خریدنا چاہے تو خرید لے ورنہ چھوڑ دے۔ عیب چھپا کر سامان فروخت

www.sukkurvi.com

کرنا جائز نہیں، گناہ ہے۔

ٹیکسی/رکشہ والوں کا میٹر تیز کر کے زیادہ کرایہ وصول کرنا

ٹیکسی اور رکشہ والے جو اپنا کرایہ میٹر کے حساب سے طے کرتے ہیں اُن پر لازم ہے کہ وہ اپنا میٹر معمول کے مطابق رکھیں، تاکہ سواریوں سے جائز طریقہ سے کرایہ وصول ہو سکے، لیکن اگر کوئی ڈرائیور اپنا میٹر تیز کرے، تاکہ زیادہ سے زیادہ کرایہ حاصل ہو تو یہ مسافر کی حق تلفی ہے، کہ جتنا سفر اس نے طے کیا ہے اس سے زیادہ کرایہ اس کو ادا کرنا پڑا۔ اور ڈرائیور گناہگار ہوگا کہ اس کو جتنی رقم میں سہولت دینی چاہیئے تھی اس سے زیادہ وصول کی، اور جتنی رقم وصول کی اس کے بقدر سہولت نہیں دی۔ ❶

www.sukkurvi.com

کمپنیوں اور اداروں کے ملازمین کا سستا مال خرید کر زیادہ کا بِل بنوانا اور خفیہ کمیشن رکھنا

بعض لوگ کمپنیوں اور اداروں کی طرف سے خریداری کیلئے مقرر ہوتے ہیں، اداروں اور کمپنیوں کے مالکان انہیں چیزیں خریدنے کیلئے بھیجتے ہیں، وہ سستا مال خرید کر مثلاً نوسو روپے کی چیز خرید کر ہزار روپے کا بِل بنوا لیتے ہیں، سو روپیہ اپنے لئے خفیہ کمیشن رکھتے ہیں، حالانکہ وہ اسی کام کی تنخواہ بھی لیتے ہیں۔ یہ رشوت ہے اور مالکان کے ساتھ خیانت ہے جو ناجائز ہے۔

ملازم کا اپنے جاننے والے کو چیز سستی فروخت کرنا

بعض ملازمین اپنے تعلق والے گاہک کو چیز مفت میں دیدیتے ہیں یا اس

---

❶ احسن الفتاویٰ: ۸/۹۰

کی حقیقی قیمت سے کم قیمت پر دیتے ہیں، حالانکہ ملازم ان چیزوں کا مالک نہیں ہوتا کہ کسی کو مفت یا سستی دے سکے، بلکہ یہ مال تو ملازم کے پاس مالک کی امانت ہوتا ہے، اس لئے یہ خیانت ہے جو ناجائز ہے۔ البتہ مالک اور سیٹھ کی اجازت کے بعد ایسا کرے تو جائز ہے۔

بیماری کی چھٹیاں لینے کیلئے جھوٹا میڈیکل سرٹیفکیٹ بنانا

بعض اداروں میں ملازم کو ماہانہ/سالانہ چند چھٹیوں کا اختیار ہوتا ہے جن پر تنخواہ کی کٹوتی نہیں ہوتی، ان میں سے بعض چھٹیاں اتفاقی ہوتی ہیں اور بعض بیماری کی ہوتی ہیں، اب جس ملازم کی اتفاقی چھٹیاں پوری ہوجائیں اور وہ کسی کام سے چھٹی کرنا چاہے تو اس کی تنخواہ سے کٹوتی ہوگی، اس کٹوتی سے بچنے کیلئے میڈیکل سرٹیفکیٹ بنا لیا جاتا ہے جس میں لکھا جاتا ہے کہ یہ شخص بیمار ہے اور اتنے دن آرام کی ضرورت ہے، حالانکہ حقیقت میں ملازم بیمار نہیں ہوتا، چنانچہ اس سرٹیفکیٹ کی بنیاد پر وہ بیماری کی چھٹیاں منظور کرواتا ہے جس پر تنخواہ نہیں کٹتی۔ یہ جھوٹا میڈیکل سرٹیفکیٹ بنوانا سراسر ''جھوٹ'' میں داخل ہے اور ناجائز ہے، اور بعض اوقات جھوٹا سرٹیفکیٹ بنوانے کیلئے رشوت بھی دینی پڑجاتی ہے، تو جھوٹ کے ساتھ ساتھ رشوت کا گناہ بھی ہوا۔ لہٰذا اس سے بچنا ضروری ہے۔ [1]

ملازمت کیلئے یا مدرسہ/کالج میں داخلہ کیلئے جعلی سند بنوانا

ملازمت حاصل کرنے کیلئے جعلی سند بنوانا شرعاً جھوٹ اور دھوکہ دہی ہونے کی وجہ سے ناجائز اور سخت گناہ ہے اور شرعی وقانونی جرم بھی ہے، اس

---

[1] اسلام اور ہماری زندگی: ۸/۲۲

www.sukkurvi.com

سے توبہ کرنا واجب ہے، اور اس جعلی سند کو ضائع کرنا ضروری ہے۔ تاہم جعلی سند کی بنیاد پر حاصل کی گئی ملازمت کے بارے میں یہ حکم ہے کہ اگر وہ شخص اس ملازمت کی صلاحیت واہلیت رکھتا ہو اور ملازمت کے سلسلے میں عائد ہونے والی ذمہ داریوں کو دیانتداری کے ساتھ صحیح طریقے سے انجام دیتا ہو تو اس کیلئے تنخواہ لینا حلال ہوگا، اور اگر وہ اس ملازمت کی صلاحیت واہلیت نہیں رکھتا اور ملازمت کے سلسلے میں عائد ہونے والی ذمہ داریوں کو دیانتداری کے ساتھ صحیح طریقے سے پورا نہیں کرسکتا تو اس کیلئے تنخواہ لینا بھی جائز نہیں۔

یہی حکم مدرسہ اور کالج وغیرہ میں داخلہ لیتے وقت جعلی سرٹیفکیٹ بنوانے کا ہے۔ اور جو لوگ جعلی سرٹیفکیٹ بناکر دیتے ہیں وہ گناہ کے کام میں تعاون کرتے ہیں جو کہ جائز نہیں ہے، لہٰذا جعلی سند بنانے اور بنوانے سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔ [1]

سرکاری ملازمین کا کسی دوسرے کے مکان کے کاغذات جمع کرواکر ماہانہ کرایہ لینا

بعض سرکاری اداروں میں ملازمین کو یہ سہولت دی جاتی ہے کہ اگر وہ کرایہ کے مکان میں رہائش پذیر ہوں تو مکان کے کاغذات جمع کرواکر ماہانہ کرایہ حاصل کرسکتے ہیں، اس صورت میں اگر دفتر سے ماہانہ کرایہ کی سہولت صرف اُس شخص کیلئے ہو جس کا ذاتی مکان نہ ہو۔ تو اس صورت میں جو لوگ ذاتی مکان ہونے کے باوجود کسی دوسرے کے مکان کے کاغذات دفتر میں جمع کروائیں

---

[1] احسن الفتاویٰ: ۸/۱۹۸

www.sukkurvi.com

اور یہ ظاہر کریں کہ اپنا مکان نہیں ہے اور ہم دوسرے کے مکان میں کرایہ دیکر رہ رہے ہیں اور ماہانہ کرایہ حاصل کریں، تو شرعی لحاظ سے اس طرح کرنا جائز نہیں، کیونکہ یہ سراسر دھوکہ اور بد دیانتی ہے، نیز اس میں جھوٹ کا گناہ بھی ہے۔ لہٰذا اس سے بچنا ضروری ہے۔

دوسرے کی گاڑی کے کاغذات دفتر میں جمع کرواکر سواری الاؤنس لینا

www.sukkurvi.com

اسی طرح بعض دفاتر / کمپنیوں وغیرہ میں ایسے ملازمین کو جن کے پاس ذاتی سواری مثلاً موٹر سائیکل وغیرہ ہو اُنہیں الاؤنس ملتا ہے تاکہ وہ اپنی سواری کا خرچہ پورا کرسکیں، اس میں بھی کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے پاس اپنی سواری نہیں ہوتی، اور وہ پبلک ٹرانسپورٹ کے ذریعہ سفر کرتے ہیں جو اپنی سواری کی نسبت سستا پڑتا ہے، لیکن وہ کسی دوسرے شخص کی موٹر سائیکل وغیرہ کے کاغذات جعلی طریقہ سے اپنے نام بنوا کر دفتر / کمپنی میں پیش کرتے ہیں اور الاؤنس حاصل کرتے ہیں، حالانکہ جس شخص کے پاس ذاتی سواری نہ ہو اُس کیلئے کسی دوسرے شخص کی سواری کے کاغذات اپنے نام کرکے کمپنی میں پیش کرنا دھوکہ، خیانت اور جھوٹ ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے، اور اس طرح سے حاصل ہونے والے الاؤنس کو استعمال میں لانا بھی جائز نہیں ہے۔ لہٰذا اس طرزِ عمل سے مکمل طور پر اجتناب کرنا لازم ہے۔ [1]

---

[1] فتویٰ دار العلوم کراچی: ۶۷/۱۳

معاملہ ۴ ناپ تول میں کمی کرنا، اسی طرح ملازمت کے فرائض میں کوتاہی کرنا، ناجائز ہے

آج کل کاروبار اور ملازمت میں کم تولنے، کم ناپنے، ڈیوٹی پوری نہ دینے اور اُجرت پوری لینے کا گناہ بھی عام ہے جو حرام و ناجائز ہے جس سے بچنا واجب ہے۔ اس کی چند مثالیں درجِ ذیل ہیں:

مال فروخت کرتے وقت ناپ تول میں کمی کرنا

بعض تاجر مال فروخت کرتے وقت ناپ تول میں کمی کرتے ہیں اور خریدار کو اس کی مطلوبہ مقدار سے کم مال دیکر پورے مال کی قیمت وصول کرتے ہیں، ایسا کرنا بھی شرعاً جائز نہیں، سخت گناہ ہے، اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

ملازم کو تنخواہ مقررہ وقت پر نہ دینا یا بلاوجہ کچھ کم کر کے دینا

ملازم کو معاہدہ کے مطابق طے شدہ تنخواہ مقررہ وقت پر دینا ملازم کا حق ہے اور مالک پر فرض ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے ملازم سے کام پورا پورا لے، اور کام میں ذرا سی نرمی کرنے کیلئے بھی تیار نہ ہو، لیکن جب تنخواہ دینے کا وقت آئے تو ٹال مٹول سے کام لے، پوری تنخواہ نہ دے یا صحیح وقت پر نہ دے تو یہ بھی ناجائز ہے۔ اس لئے اس گناہ سے بچنا چاہئے اور وہ حدیث شریف یاد رکھنی چاہئے جس میں مزدور کو اس کی مزدوری پسینہ خشک ہونے سے پہلے دینے کا حکم ہے۔ ❶

---

❶ اسلام اور جدید معاشی مسائل: ۱/۲۴۵

www.sukkurvi.com

ملازمت کے اوقات میں کام صحیح نہ کرنا اور ڈنڈی مارنا

اسی طرح ملازم جس نے اپنے مالک یا ادارہ یا کسی کمپنی سے چند گھنٹے ڈیوٹی کرنے کا معاہدہ کرلیا تو گویا اب یہ گھنٹے ملازم نے فروخت کردیئے اور اس کے عوض تنخواہ لے رہا ہے، لہٰذا اگر وہ تنخواہ پوری پوری لے لیکن ڈیوٹی پوری نہ دے مثلاً آٹھ گھنٹے کے بجائے سات گھنٹے کام کرے یا اوور ٹائم میں کام نہ کرے اور اس کی اُجرت وصول کرے یا اس وقت کو مالک کی مرضی کے خلاف اپنے ذاتی کاموں میں صَرف کرے یا ڈیوٹی کے وقت میں فرائضِ منصبی پوری طرح انجام نہ دے جیسا کہ آجکل اکثر مستری مزدور اور کاریگروں کا حال ہے، تو اس کا یہ عمل بھی حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ کیونکہ یہ تنخواہ لیتے وقت اپنا حق پورا وصول کررہا ہے لیکن جب دوسروں کا حق دینے کا وقت آیا تو کم دے رہا ہے۔

اس میں یہ صورت بھی داخل ہے کہ بعض سرکاری ملازمتوں میں جیسا کہ آجکل محکمۂ تعلیم میں بعض جگہ دیکھا جاتا ہے کہ بعض ملازمین گھر بیٹھ کر ادارہ سے تنخواہ وصول کرتے رہتے ہیں یا بلا اجازت اپنی جگہ کوئی دوسرا ملازم کم تنخواہ پر رکھ کر خود پوری تنخواہ لیتے رہتے ہیں، یہ سب ناجائز اور گناہِ کبیرہ ہے، جس سے بچنا واجب ہے۔[1]

مُعاملہ ۵ چوری کرنا، ڈاکہ ڈالنا حرام ہے۔

ہمارے معاشرہ میں چوری، ڈاکہ تو عام ہے ہی جو حرام ہے، لیکن اس کی ایسی صورتیں بھی پائی جاتی ہیں جنہیں چوری نہیں سمجھا جاتا اور معیوب نہیں سمجھا

---

[1] اسلام اور جدید معاشی مسائل: ۱/۲۴۶

جاتا، حالانکہ یہ بھی چوری میں داخل ہوکر حرام و ناجائز ہیں جن سے بچنا واجب ہے۔ اس کی چند مثالیں یہ ہیں:

بجلی اور گیس کی چوری

اسی طرح بجلی کے سرکاری کھمبے سے کنکشن لیکر بجلی کا مفت استعمال کیا جاتا ہے، یا دوسرے کے میٹر میں تار لگا کر بجلی استعمال کی جاتی ہے اور بل کا بوجھ دوسرے پر پڑتا ہے، یا اپنا میٹر معمول کی رفتار سے آہستہ کروالیا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں استعمال سے بل کم آتا ہے، یہ سب صورتیں ''چوری'' میں داخل ہیں، اور آجکل اس کا رواج عام ہے اور ڈنکے کی چوٹ یہ گناہ کیا جاتا ہے۔

یہی حال گیس اور پانی کے استعمال کا ہے جس میں غیر قانونی طریقہ سے سہولیات حاصل کی جاتی ہیں اور کوئی معاوضہ نہیں دیا جاتا، جس کا نتیجہ یہ کہ ان کا بوجھ ان لوگوں پر پڑتا ہے جو قاعدہ کے مطابق بل دیکر گیس، پانی اور بجلی استعمال کرتے ہیں، ایسے لوگوں کو نہ صرف اپنے استعمال کا بوجھ برداشت کرنا پڑتا ہے بلکہ دوسروں کی بدعنوانیوں کا وبال بھی یہی لوگ اُٹھاتے ہیں۔ یہ بجلی اور گیس کی چوری کے گناہ کے علاوہ بل بھرنے والوں پر ظلم بھی ہے جو سراسر ناجائز اور گناہ ہے۔ [1]

ریل یا بس میں ٹکٹ کے بغیر سفر کرنا

اسی طرح اگر کوئی شخص ریل یا بس میں سفر کرے تو اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ ٹکٹ خریدے، نیز ایک ٹکٹ میں جتنا سامان ساتھ لے جانے کی اجازت

[1] اسلام اور جدید معاشی مسائل: ۱/۲۷۲

ہے صرف اُتنا ہی سامان لے جائے۔ اگر کوئی شخص ریل میں یا بس میں ٹکٹ لئے بغیر چوری چھپے سفر کرے یا جتنی مقدار سامان ساتھ لے جانے کی اجازت ہے اس سے زیادہ مقدار میں سامان چوری چھپے دھوکہ سے ساتھ لے جائے تو یہ بھی ناجائز ہے جس سے بچنا ضروری ہے۔ ❶

ٹیلیفون کی چوری

بعض اوقات ٹیلیفون ایکسچینج کے کسی ملازم یا افسر سے دوستی ہوجاتی ہے جس کے نتیجہ میں فون کا استعمال مفت میں کیا جاتا ہے اور بل نہیں دینا پڑتا، اور نہ صرف یہ کہ اسے کوئی عیب نہیں سمجھا جاتا بلکہ اپنے تعلقات کا حوالہ دے کر فخریہ طور پر بیان کیا جاتا ہے، حالانکہ یہ بھی چوری ہے اور بڑا گناہ ہے۔ ❷

دفتری اشیاء اپنے گھر لے جانا

دفتر میں بہت سی اشیاء صرف دفتری استعمال کیلئے رکھی جاتی ہیں، مثلاً کمپیوٹر، لیپ ٹاپ، دفتری موبائل، انٹرنیٹ ڈیوائس، چارجر، لیٹر پیڈ اور قلم وغیرہ۔ یہ چیزیں اگر دفتر سے باہر اپنے ذاتی استعمال میں لانے کی اجازت نہ ہو تو کسی ملازم کا ان چیزوں کو مالک کی اجازت کے بغیر اپنے گھر لے جانا اور ذاتی استعمال میں لانا بھی چوری کے گناہ میں داخل ہے اور ناجائز ہے۔

کسی دوسرے کا وائی فائی کنکشن اس کی اجازت کے بغیر استعمال کرنا

کچھ لوگ اپنے گھر اور دفتر وغیرہ میں انٹرنیٹ کا کنکشن لیتے ہیں اور ماہانہ

---

❶ اسلام اور جدید معاشی مسائل: ۱/۲۷۳ ❷ اسلام اور جدید معاشی مسائل: ۱/۲۷۲

www.sukkurvi.com

اس کا معاوضہ ادا کرتے ہیں، یا وہ ڈیوائس میں کارڈ ڈال کر انٹرنیٹ کیلئے ڈیوائس استعمال کرتے ہیں، اسی طرح کچھ لوگ اپنے موبائل میں سم کا نیٹ بامعاوضہ استعمال کرتے ہیں۔ ان تمام صورتوں میں انٹرنیٹ استعمال کرنے والا اگر کوڈ وغیرہ کے ذریعہ تحفظ نہ کرے تو اس کا کنکشن کوئی دوسرا شخص بھی وائی فائی کے ذریعہ استعمال کرسکتا ہے، اور کوڈ ہونے کی صورت میں اگر کوڈ کسی طرح معلوم ہو جائے تو بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص مالک کی اجازت سے وائی فائی استعمال کرے تو جائز ہے، اور اگر مالک کی اجازت کے بغیر استعمال کیا جائے تو یہ بھی چوری ہے اور گناہِ کبیرہ ہے۔ آجکل بہت سے لوگ اس قسم کی چوری کے گناہ میں مبتلا ہیں، اور نہ صرف یہ کہ خود استعمال کرتے ہیں بلکہ دوسرے دوست و احباب کو بھی وائی فائی کنیکٹ (connect) کر دیتے ہیں، یہ ناجائز اور گناہ ہے جس سے بچنا ضروری ہے۔[1]

چوری کے مال کی خرید و فروخت

جس چیز کے بارے میں معلوم ہو کہ یہ چوری کی ہے یا کسی سے چھینی ہوئی ہے اُس کی خرید و فروخت کرنا اور نفع کمانا شرعاً جائز نہیں۔

مُعاملہ ۶ کسی کا مال ناحق وصول کرنا حرام ہے

آج کل کاروبار اور میراث وغیرہ کے معاملات میں ناحق دوسرے کا مال لینے کی متعدد صورتیں پائی جاتی ہیں جو سراسر ناجائز ہیں، ان سے بچنا ضروری ہے، اور وہ یہ ہیں:

[1] فتویٰ دار العلوم کراچی: ۱۰/۱۳۴۹

www.sukkurvi.com

سودے سے انکار پر بیعانہ کی رقم ضبط کرنا یا دُگنی رقم واپس کرنا

ہمارے یہاں خرید وفروخت کے معاملات میں بیعانہ لینے کا رواج ہے، یعنی بیچنے والا سودے کے وقت خریدار سے قیمت کا کچھ حصہ پیشگی لے لیتا ہے، بقیہ قیمت کی ادائیگی قبضہ کے وقت ہوتی ہے،اوراس میں عام دستور یہ ہے کہ بعد میں اگر خریدار کسی وجہ سے سودے سے انکار کردے تو بیعانہ کی رقم پوری یا کچھ ضبط کرلی جاتی ہے۔ عام حالات میں بیعانہ ضبط کرنا یا اس میں سے کٹوتی کرنا شرعاً جائز نہیں ہے ،اور خریدار کیلئے بھی جائز نہیں ہے کہ وہ بیچنے والے کی رضامندی کے بغیر یکطرفہ طور پر معاملہ کو ختم کردے، لہٰذا خریدار کو سودے پر قائم رہنے اور باقی ماندہ رقم ادا کرنے پر مجبور کیا جاسکتا ہے، لیکن بیعانہ ضبط کرنا جائز نہیں، البتہ اگرفروخت کرنے والے کو حقیقی نقصان ہو رہا ہوتو اس صورت میں صرف حقیقی نقصان کے بقدر بیعانہ سے کٹوتی کی گنجائش ہے۔

اسی طرح اگر بیچنے والا سودے سے انکار کردے تو خریدار اُس سے اپنے بیعانہ کی رقم دُگنی واپس کرنے کا مطالبہ کرتا ہے ۔یہ بھی ناجائز ہے، اگر اس طرح بیعانہ لے لیا ہوتو واپس کرنا اور آئندہ اس سے بچنا ضروری ہے۔ [1]

والد مرحوم کے ساتھ تعاون کرنے والے بیٹوں کا کاروبار پر قبضہ جمائے رکھنا

جو بیٹے والدِ مرحوم کے ساتھ اُن کی زندگی میں کاروبار میں معاونت کرتے ہیں اور کاروبار سنبھالتے ہیں وہ اپنے والد کے انتقال کے بعد اس کاروبار کے

---

[1] فتویٰ دار العلوم کراچی: ۱۸۸۵/ ۹۲

مالک بن کر بیٹھ جاتے ہیں، اور یہ کہتے ہیں کہ شروع سے ہم نے کاروبار سنبھالا ہے، لہٰذا یہ سب ہماری محنت کا کمایا ہوا ہے، اور یہ سب ہمارا ہے، یہ میراث میں شامل نہیں ہوگا۔ حالانکہ عموماً اس کاروبار میں بیٹوں کا اپنا ذاتی سرمایہ کچھ نہیں ہوتا، بلکہ ان کی صرف محنت ہوتی ہے اور یا وہ اپنی محنت کا کچھ عوض لیکر کام کرتے ہیں، ایسی صورت میں شرعی لحاظ سے کاروبار والد ہی کا ہوتا ہے، اس لئے دیگر مال و جائیداد کی طرح یہ بھی ترکہ میں شامل ہوگا۔ ہاں اگر مرحوم کی میراث تقسیم کرتے وقت اگر کاروبار سنبھالنے والے بیٹوں کا حصہ اتنا بنے جتنی مالیت کا کاروبار ہے تو وہ اپنے حصہ میں کاروبار لے سکتے ہیں۔

شوہر کے انتقال کے بعد گھر کے ساز وسامان پر بیوہ کا قبضہ کرنا

بعض جگہ یہ ہوتا ہے کہ مرحوم کے کاروبار، کارخانے اور دکان وغیرہ پر تو لڑکے قبضہ کر لیتے ہیں، اور گھر کا جتنا سامان ہوتا ہے وہ سب بیوہ کے قبضے میں آجاتا ہے، اور بیوہ اس کی مالک بن کر بیٹھ جاتی ہے اور جس طرح چاہتی ہے اس میں تصرف کرتی ہے، اور جب تک بیوہ زندہ ہوتی ہے وہ میراث تقسیم نہیں کرتی، بلکہ اس کو ماں کی نافرمانی شمار کیا جاتا ہے، حالانکہ جس طرح لڑکوں کا جائیداد پر قبضہ کرنا ناجائز ہے اسی طرح بیوہ کا گھر کے سامان پر قبضہ کرنا اور تقسیم نہ کرنا بھی ناجائز ہے، بلکہ یہ تمام مال و جائیداد اور ساز وسامان ورثاء کا حق ہے، اور باپ کے انتقال کے بعد ماں کی زندگی میں میراث تقسیم کرنے میں ماں کی نافرمانی ہرگز نہیں ہے، کیونکہ میراث کی تقسیم شریعت کا حکم ہے۔

www.sukkurvi.com

بیوہ سے مہر معاف کرانا یا اسکو مہر دے کر میراث کا حصہ نہ دینا

بعض جگہ پر یہ رواج ہے کہ شوہر کے انتقال کے بعد بیوہ سے زبردستی مہر معاف کروایا جاتا ہے، یا اس کو میراث میں سے حصہ نہیں دیا جاتا، بلکہ مہر دے کر جان چھڑا لیتے ہیں۔ یہ طریقہ بھی غلط ہے، کیونکہ شرعی لحاظ سے مہر کا بیوی کے میراث کے حصہ سے کوئی تعلق نہیں، لہٰذا مہر الگ ادا کیا جائے گا، اور میراث کا حصہ الگ دینا ضروری ہے۔

www.sukurvi.com

بیوہ اگر دوسرا نکاح کر لے تو اُسے شوہر کی میراث سے محروم کرنا

بعض جگہ یہ دستور ہے کہ بیوہ اگر دوسرا نکاح کر لے تو اُسے شوہر کی میراث سے محروم کر دیتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بیوہ یا تو تنہائی کی زندگی سے بچنے کیلئے دوسرا نکاح کر کے مال سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہے یا اپنا حصۂ میراث محفوظ رکھنے کی خاطر دوسرا نکاح نہیں کرتی، عمر بھر بیوہ رہتی ہے اور طرح طرح کی مصیبتیں برداشت کرتی ہے۔ یاد رکھیں کہ دوسرا نکاح کرنے سے بیوہ کا حقِ میراث ہرگز ختم نہیں ہوتا، بلکہ دوسرے ورثاء کی طرح وہ بھی اپنے مقررہ حصے کی پوری پوری حقدار ہوتی ہے۔

جو عورت شوہر کے قبیلہ سے نہ ہو اُسے میراث کا حصہ نہ دینا

بعض خاندانوں میں یہ رواج ہے کہ جو عورت شوہر کے قبیلہ سے نہ ہو اُسے میراث کا حصہ نہیں دیتے، یہ بھی بہت بڑا ظلم اور جہالت ہے۔ بیوہ ہر حال میں اپنے شوہر کی میراث میں حصہ دار ہے خواہ وہ شوہر کے خاندان سے ہو یا کسی دوسرے خاندان سے۔

بہنوں کو میراث سے محروم کرنا اور زبردستی ان کا حصہ معاف کروانا

یہ بدترین رسم تو اکثر دیندار گھرانوں میں بھی پائی جاتی ہے کہ میراث میں بہنوں کو حصہ دار نہیں سمجھا جاتا، اور یہ سمجھتے ہیں کہ باپ کی میراث میں صرف بیٹے حقدار ہیں، بیٹیوں کا کوئی حق نہیں۔ اور بعض لوگ جو بہنوں کو حصہ دار سمجھتے ہیں وہ بھی کسی نہ کسی طرح بہنوں سے ان کا حصہ معاف کروالیتے ہیں،اور ان سے کہتے ہیں کہ تم اپنے حصۂ میراث سے ہمارے حق میں دستبردار ہوجاؤ، چنانچہ بہنیں مجبور ہوکر زبانی طور پر یہ کہہ دیتی ہیں کہ ہم اپنا حصہ چھوڑتی ہیں، اس کے بعد بھائی یہ سمجھتے ہیں کہ اب ہم اکیلے اس میراث کے حقدار ہیں۔ یاد رکھئے! یہ سراسر ظلم ہے، زمانۂ جاہلیت کی رسمِ بد ہے،اور اس میں خلافِ شرع ہندوؤں کی ظالمانہ رسم کی تائید و ترویج ہے،اور اس طرح زبانی دستبرداری اور شرما شرمی میں معاف کرنے کا شرعاً کوئی اعتبار نہیں،اور اس طرح معاف کرنے سے بہنوں کا حق ختم نہیں ہوتا اور نہ ہی بھائیوں کیلئے بہنوں کا حصہ اپنے استعمال میں لانا حلال ہوتا ہے۔ لہٰذا بھائیوں پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف کھائیں، اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہی سے ڈریں اور آخرت کی پکڑ سے بچتے ہوئے بہنوں اور دیگر تمام ورثاء کو ان کا پورا پورا حصہ علیحدہ علیحدہ کر کے عملاً ان کے قبضہ میں دیں، اس کے بعد اُنہیں اختیار ہوگا کہ جہاں چاہیں اسے خرچ کریں۔

شادی شدہ بہنوں کو میراث کا حصہ نہ دینا

ایک بُری رسم یہ بھی ہے کہ غیر شادی شدہ بہنوں کو تو میراث میں حصہ

www.sukkurki.com

دیدیتے ہیں، لیکن شادی شدہ بہنوں کو میراث میں حصہ نہیں دیا جاتا، اور اگر وہ مطالبہ کریں تو یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ والد صاحب نے تمہاری شادی کے موقع پر تمہارا جو جہیز تیار کر کے دیا تھا اس سے تمہارا حق ادا ہوگیا۔ خوب سمجھ لیجئے! یہ سوچ بھی بالکل غلط ہے، اوّل تو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں لڑکیوں کا حصہ مقرر فرمایا ہے، اس میں غیر شادی شدہ ہونے کی کوئی قید نہیں، دوسری وجہ یہ ہے کہ زندگی میں باپ اپنی اولاد کو جو کچھ دیتا ہے وہ ہدیہ اور تحفہ ہے، اس کا میراث سے کوئی تعلق نہیں، میراث تو وہ مال ہے جو انسان مرتے وقت چھوڑ کر جاتا ہے اور اس میں سارے ورثاء اپنے اپنے حصوں کے مطابق حقدار ہوتے ہیں، اس لئے زندگی میں کسی وارث کو کچھ مال دینے سے میراث میں اس کا حصہ ختم نہیں ہوتا، لہٰذا شادی شدہ بہنیں بھی اپنے حصہ کی حقدار ہیں اور اُنہیں اُن کا حصہ دینا ضروری ہے۔

www.sukurvi.com

معاملہ ۷ قمار اور جوا حرام ہے۔

موٹر سائیکل اور گاڑیوں کی ریس میں جیتنے والے آدمی کا ہارنے والے سے طے شدہ رقم لینا

دو یا دو سے زائد لوگ مل کر پیسے جمع کرتے ہیں اور پھر گھوڑے یا سائیکل/موٹر سائیکل اور گاڑیوں کی ریس کرتے ہیں، جو آدمی جیت جاتا ہے وہ تمام لوگوں کی جمع کردہ رقم لے جاتا ہے، اور ہارنے والا اپنی رقم سے بھی محروم ہوجاتا ہے۔ یہ بھی جوئے کی صورت ہے اور حرام ہے۔[1]

---

[1] جواهر الفقه: ۴/۵۶۴

پتنگ بازی، کبوتر بازی اور کرکٹ وغیرہ پر روپیہ کی ہار جیت کھیلنا

بعض لوگ پتنگ بازی اور کبوتر بازی پر روپیہ کی ہار جیت کھیلتے ہیں، یہ دونوں کھیل بذاتِ خود ممنوع ہیں، پھر ان میں روپیہ پیسہ کی ہار جیت دوسرا مستقل گناہ ہے۔ اسی طرح آج کل کرکٹ وغیرہ کے کھیلوں کی ہار جیت پر لاکھوں روپے کے جوئے کھیلے جاتے ہیں جو سراسر حرام ہیں۔ ❶

اشیاء کا بیمہ کروانا (General insurance)

جنرل انشورنس یعنی اشیاء کے بیمہ کیلئے رقم جمع کروانا سود اور قمار (جوا) پر مشتمل ہے، لہٰذا اس سے بچنا لازم ہے۔ ❷

البتہ اس کے متبادل کے طور پر "تکافل" کا نظام موجود ہے، لہٰذا اگر کسی کو اشیاء کا بیمہ کرانا ضروری ہو تو وہ کسی ایسی تکافل کمپنی سے پالیسی لے سکتا ہے جس کے معاہدات مستند علماء کرام کی زیرِ نگرانی تیار کئے گئے ہوں اور وہ مستند علماء کی زیرِ نگرانی شرعی اُصولوں کے مطابق کام کر رہی ہو۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ
اَجْمَعِيْنَ وَ عَلٰى مَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ

○

بندہ عبدالرؤف سکھروی
۵ر صفر المظفر ۱۴۴۳ھ
بروز منگل

بندہ عبدالرؤف سکھروی عفا اللہ عنہ
اُستاذ الحدیث و مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

❶ جواھر الفقہ: ۴/۵۶۶

❷ بیمۂ زندگی، مؤلفہ: حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ۔

www.sukkurvi.com

مکتبۃ الاسلام کراچی

کی درج ذیل نئی اور اہم مطبوعات منظر عام پر آچکی ہیں،
ہر شخص کو ان کا مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے۔

- پانچ حدیثیں
- ستر والی احادیث
- مختصر سیرتِ طیبہ
- شادی بیاہ کے اسلامی احکام
- زکوٰۃ کے فضائل و مسائل
- جنت کے پھول اور دوزخ کے کانٹے
- وصیت کی اہمیت اور اس کے لکھنے کا طریقہ
- موت کی بدعات اور رسمیں
- کرسی پر نماز کے مسائل
- ماہِ رمضان کے فضائل و مسائل
- تراویح کے اہم مسائل
- مسائلِ اعتکاف
- ناجائز معاملات کی فہرست
- منتخب خطباتِ جمعہ وعیدین
- لعنت والے کام
- عقیقہ کے فضائل و مسائل
- حفاظت کی دعائیں
- مجرب عمل
- ترکی کا سفر
- چند ہدایات اور نصیحتیں

www.sukkurvi.com

ملنے کے پتے

مکتبۃ الاسلام کراچی
کورنگی، انڈسٹریل ایریا کراچی
موبائل : 0300-8245793

ادارۃ المعارف کراچی
احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی
موبائل : 0300-2831960